رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری سنتیں

یعنی

ماں کے گود سے قبر تک کی سنتیں

جلد دوم

toobaa-elibrary.blogspot.com

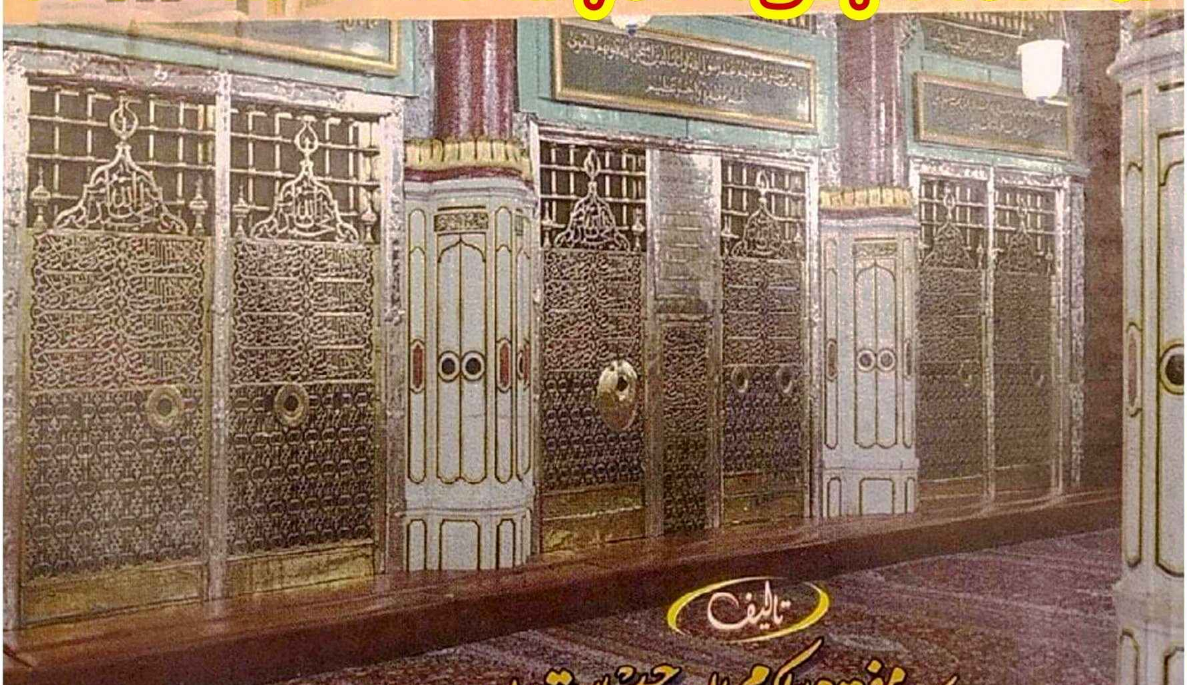

تالیف

حضرت مولانا مفتی محمد اکرام الدین صاحب پاتورڈوی

اُستاذ دار العلوم اشرفیہ، راندیر، سُورت

تیسرا ایڈیشن

لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ (القران)

من تمسک بسنتی عند فساد امتی فلہ اجر ماءۃ شہید (الحدیث)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری سنتیں

یعنی

ماں کی گود سے (جنت کے باغ) تک کی سنتیں

(جلد دوم)

﴿تالیف﴾

حضرت مولانا مفتی محمد اکرام الدین (صاحب) پاتورڈوی ثم راندیری

استاذ الحدیث دارالعلوم اشرفیہ راندیر، سورت (گجرات) انڈیا

خلیفہ، مجاز حضرت اقدس مولانا مفتی محمود حسن صاحب گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ

﴿ناشر﴾

مکتبہ فیض فقیہ الامت

دہلہ اسٹریٹ، اشرفیہ اپارٹمنٹ، بلاک نمبر۲، راندیر سورت (گجرات) انڈیا

موبائل نمبر : 09898525130, 09898378997

toobaa-elibrary.blogspot.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

تیسرا ایڈیشن

کتاب کا نام : رسول اللہ ﷺ کی پیاری سنتیں جلد دوم

مؤلف کا نام: حضرت مولانا مفتی محمد اکرام الدین (صاحب) پاتوڑوی ثم راندیری
استاذ الحدیث دار العلوم اشرفیہ راندیر، سورت (گجرات) انڈیا
خلیفہ، مجاز حضرت اقدس مولانا مفتی محمود حسن صاحب گنگوہیؒ

اشاعت اول : ۱۴۲۹ھ مطابق ۲۰۰۸ء، **اشاعت ثانی**: ۱۴۳۵ھ مطابق ۲۰۱۴ء

تیسرا ایڈیشن : ۱۴۴۲ھ مطابق ۲۰۲۱ء

تعداد کتب : ایک ہزار (۱۰۰۰) **قیمت**: ۱۶۰

ناشر : مکتبہ فیض فقیہ الامت راندیر، سورت (گجرات) انڈیا۔

کمپیوٹر سیٹنگ : مولانا محمد اسحاق خان اشرفی، ناندورہ، ضلع بلڈانہ، مہاراشٹر۔

ملنے کے پتے

☆...... مکتبہ فیض فقیہ الامت راندیر سورت (گجرات) انڈیا۔

☆...... مکتبہ صدیق مفتی ابوبکر ڈابھیل سملک (گجرات) انڈیا۔

☆...... دار الکتاب دیوبند (یوپی) ☆......مکتبہ فقیہ الامت دیوبند (یوپی) انڈیا۔

☆...... مولانا طلحہ صاحب مکتبہ یحیویہ سہارنپور (یوپی) انڈیا۔

☆...... ڈاکٹر علامہ اقبال بکڈپو۔ ولی چوک ملکاپور، ضلع بلڈانہ (مہاراشٹر) انڈیا۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

﴿انتساب﴾

بسم اللّٰه اللّٰهم يا مفتح الابواب يا فَتَّاحُ افتح لنا
ابواب الخير والعنايات

بندہ اپنی اس حقیر کوشش کو حبیب کبریا
محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ خاتم النبیین سید المرسلین
شفیع المذنبین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
الف الف مرة کے نام منسوب کرتا ہے۔

✦ ✦ ✦

بارگاہِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں ہدیۂ عشق ومحبت وعقیدت

✦ ✦ ✦

اللّٰهم صلّ علىٰ محمد وعلىٰ اٰل محمد واصحابه
وبارك وسلم بعدد كل ذرةٍ
کاش قبول ہو جائے۔

[محمد اکرام الدین]

toobaa-elibrary.blogspot.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست

صفحات	عناوین
۲۷	تقریظ حضرت مفتی احمد خانپوری صاحب [دامت برکاتہم]
۲۸	پیش لفظ مرتب محمد اکرام الدین
۳۰	باب (۱) اتباع سنت پر برانگیختہ کرنے والے ضروری مضامین
۳۰	قبولیت اعمال کے لئے کچھ شرائط ہے
۳۰	ایک شرط عقیدت ومحبت رسول ﷺ ہے
۳۴	باب (۲) اتباع سنت کی اہمیت پر مولانا سعد حسن صاحب کا جامع مضمون
۴۲	باب (۳) اتباع سنت کی اھمیت پر مولانا یوسف متالا کے مضمون کے چند اقتباسات
۴۲	دعویٰ محبت کا ہے۔ دلیل کہاں؟
۴۳	اتباع سنت کی برکات وانعامات
۴۵	سنت سے اعراض کا دنیاوآخرت میں وبال
۴۶	تارک سنت پر لعنت
۴۷	سنت سے اعراض ...... تو ہم سے قطع تعلق
۴۸	ہمارے سامنے ایک کامل نمونہ
۴۹	سنت سے محبت پر انعام
۵۰	اطاعتِ رسول اطاعتِ الٰہی ہے

toobaa-elibrary.blogspot.com

سنت اور خواہشات	۵۲
سنت کے سوا سب طریقے مردود ہیں	۵۳
اتباعِ سنت میں برکت ہے	۵۴
سہل بن عبداللہ تستری ؒ کا ارشاد	۵۶
باب (۴) اتباع سنت کی اھمیت پر چند مختلف علماء کے اہم مضامین	۵۷
اتباع سنت پر دخولِ جنت کا وعدہ	۵۷
عمل بالسنة	۶۰
سنت کی اھمیت	۶۱
احیاء سنت	۶۱
حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی ؒ کا ارشاد	۶۲
امام شافعی ؒ کا ارشاد	۶۳
ایوب سختیانی ؒ کا ارشاد	۶۳
عبداللہ بن شوذب ؒ کا ارشاد	۶۳
حضرت مجدد الفِ ثانی ؒ کا ارشاد	۶۴
حضرت مولانا شاہ وصی اللہ ؒ کا ارشاد	۶۴
عبداللہ دیلمی ؒ کا ارشاد	۶۵
باب (۵) مولانا تقی الدین ندوی مظاہری دامت برکاتہم کا ایک اہم مضمون	۶۶
باب (۶) اتباع سنت کے ساتھ محبت رسول بھی ضروری ہے	۷۴

toobaa-elibrary.blogspot.com

عشق رسول ﷺ کی اھمیت	۷۴
قرآن مجید سے دلائل	۷۷
حدیث نبوی ﷺ سے دلائل	۸۱
عقلی دلیل	۸۷
باب (۷) صحابہ کرامؓ اور عشق رسول ﷺ	۸۹
حضرت ابوبکرؓ کا عشق رسول ﷺ	۸۹
حضرت عمرؓ کا عشق رسول ﷺ	۱۰۱
حضرت عثمانؓ کا عشق رسول ﷺ	۱۰۴
حضرت علیؓ کا عشقِ رسول ﷺ	۱۰۵
باب (۸) صحابہؓ کے عشقِ رسول ﷺ کے متفرق واقعات	۱۰۶
باب (۹) صحابیاتؓ کا عشقِ رسول ﷺ	۱۲۰
باب (۱۰) بچوں کا عشقِ رسول ﷺ	۱۲۹
باب (۱۱) علماء دیوبند اور عشقِ رسول ﷺ	۱۳۳
حضرت مولانا قاسم نانوتویؒ کا عشقِ رسول ﷺ	۱۳۴
حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کا عشقِ رسول ﷺ	۱۳۷
حضرت شیخ الہندؒ کا عشقِ رسول ﷺ	۱۳۹
حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوریؒ کا عشقِ رسول ﷺ	۱۴۱
حضرت مولانا سید احمد شہیدؒ کا عشقِ رسول ﷺ	۱۴۲

toobaa-elibrary.blogspot.com

حضرت مولانا اسماعیل شہیدؒ کا عشقِ رسول ﷺ	۱۴۲
حضرت مولانا انور شاہ کشمیریؒ کا عشقِ رسول ﷺ	۱۴۲
حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ کا عشقِ رسول ﷺ	۱۴۴
حضرت شاہ عبدالقادر رائے پوریؒ کا عشقِ رسول ﷺ	۱۴۶
حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ کا عشقِ رسول ﷺ	۱۴۷
حضرت امیر شریعت مولانا عطاء اللہ بخاریؒ کا عشقِ رسول ﷺ	۱۴۸
باب (۱۲) شعراء میں عشقِ رسول ﷺ	۱۵۰
نعت مرزا مظہر جان جاناںؒ	۱۵۱
نعت حضرت حاجی امداد اللہ مہاجرِ مکیؒ	۱۵۲
نعت حضرت اقدس مولانا قاسم نانوتویؒ	۱۵۳
نعت علامہ سید سلیمان ندویؒ	۱۵۴
نعت قطب عالم حضرت مولانا بدرِ عالم میرٹھیؒ	۱۵۴
نعت حضرت مولانا مفتی شفیع صاحبؒ	۱۵۵
نعت حضرت مولانا مفتی محمود حسن گنگوہیؒ	۱۵۶
نعت حضرت خواجہ عزیز الحسن مجذوبؒ	۱۵۷
نعت حضرت شاہ نفیس الحسینی مدظلہ	۱۵۸
باب (۱۳) اتباع سنت کی اہمیت پر حکیم سعید شہیدؒ کا اہم مضمون	۱۶۰
ہدایت صرف اتباع سنت میں ہے	۱۶۰

toobaa-elibrary.blogspot.com

آپ ﷺ کی اطاعت ہر مسلمان پر فرض ہے	۱۶۰
آپ ﷺ کا اسوۂ حسنہ میں انسانوں کے لئے تقلید کا نمونہ ہے	۱۶۲
نوجوانوں کی خدمت میں	۱۶۳
اتباعِ سنت کے اہتمام پر چار عظیم انعام	۱۶۵
نوجوان اور جذبۂ اتباع سنت	۱۶۷
اتباع سنت عین اتباعِ قرآن ہے	۱۶۸
اتباع سنت پر دیگر آیات	۱۶۹
باب (۱۴) استنجاء کی بقیہ سنتوں کا بیان	۱۷۱
استنجاء سنت ہے	۱۷۱
استنجاء کن چیزوں سے سنت ہے	۱۷۱
استنجاء کی سنت	۱۷۱
عورتوں کے لئے پاخانہ و پیشاب میں صرف پانی ہی مسنون ہے	۱۷۱
باب (۱۵) مسواک کی سنتوں کا بیان اور مسواک کے فوائد اور مسواک کے سنت پر تحقیقی کلام	۱۷۲
مسواک دھو کر رکھنا سنت ہے	۱۷۲
مسواک پکڑنے کا سنت طریقہ	۱۷۲
مسواک غسل کے لئے بھی مسنون ہے	۱۷۲
عورتوں کے لئے بھی مسواک مسنون ہے	۱۷۳
مسواک کی توہین کے بارے میں عبرتناک واقعہ	۱۷۳

toobaa-elibrary.blogspot.com

سفرحضر میں آپ ﷺ پانچ چیزیں ہمیشہ اپنے ساتھ رکھتے تھے	۱۷۴
باب (۱۶) غسل کی سنتوں کا بیان	۱۷۴
اسلام قبول کرنے کے بعد غسل مسنون ہے	۱۷۵
باب (۱۷) مسح علی الخف کی سنتوں کا بیان	۱۷۵
مسح علی الخف کی سنت	۱۷۵
مسح ایک ہی مرتبہ سنت ہے	۱۷۵
موزہ پہننے سے پہلے موزہ جھاڑ لینا سنت ہے	۱۷۶
موزہ پر مسح کرنے کا مسنون طریقہ	۱۷۶
چمڑے کے موزہ پر مسح کرنا مسنون ہے	۱۷۶
چمڑے کا موزہ مسنون ہے	۱۷۶
سیاہ موزے پسندیدہ اور مسنون ہے	۱۷۶
باب (۱۸) جمعہ کے دن کی بقیہ سنتوں کا بیان	۱۷۷
جمعہ کے دن صبح کے وقت مسنون عمل	۱۷۷
جمعہ کے دن صلوٰۃ جمعہ کے بعد کھانا کھانا مسنون ہے	۱۷۷
نیا کپڑا جمعہ کے دن پہننا مسنون ہے	۱۷۷
جمعہ کے دن مونچھ اور ناخن تراشنا سنت ہے	۱۷۸
ناخن کے تراشہ کو دفن کرنا مسنون ہے	۱۷۸
جمعہ کے دن خوشبو اور عطر لگانا سنت ہے	۱۷۸

toobaa-elibrary.blogspot.com

جمعہ کے دن قیلولہ کا سنت وقت	۱۷۸
جمعہ کے دن عصر کی نماز کے بعد پڑھنے کا مسنون درود شریف	۱۷۹
جمعہ کے دن سورۂ کہف پڑھنا مسنون ہے	۱۷۹
جمعہ کی نماز میں کونسی سورت کا پڑھنا مسنون ہے	۱۷۹
جمعہ کے دن فجر کی نماز میں سورۂ الم سجدہ اور سورۂ دھر پڑھنا سنت ہے	۱۷۹
شبِ جمعہ میں سنت عمل	۱۸۰
باب (۱۹) اذان واقامت کی بقیہ سنتوں کا بیان	۱۸۰
اذان واقامت	۱۸۰
اذان واقامت میں پیروں کو اپنی جگہ رکھنا سنت ہے	۱۸۰
اذان سننے کے وقت کلماتِ اذان کو لوٹانا مسنون ہے	۱۸۰
اذان کے جواب میں حی علی الصلاۃ حی علی الفلاح کے وقت لاحول ولاقوۃ الا باللہ پڑھنا مسنون ہے	۱۸۱
فجر کی اذان میں الصلوٰۃ خیر من النوم کا اضافہ مسنون ہے	۱۸۱
باب (۲۰) نماز وتر کی بقیہ سنتوں کا بیان	۱۸۱
نمازِ وتر میں قرأت مسنونہ	۱۸۱
نمازِ وتر میں دعاءِ قنوت مسنون ہے	۱۸۲
باب (۲۱) قنوتِ نازلہ کی سنت کا بیان	۱۸۲
اعداء اسلام کی سخت اذیت پر قنوت نازلہ مسنون ہے	۱۸۲

toobaa-elibrary.blogspot.com

باب (۲۲) تشھد کی سنتوں کا بیان	۱۸۳
تشھد میں اشارہ کرنے کا مسنون طریقہ	۱۸۳
باب (۲۳) مسبوق کی بقیہ نماز کی ادائیگی کے مسنون طریقہ کا بیان	۱۸۴
مسبوق کی بقیہ نماز کی ادائیگی کا سنت طریقہ	۱۸۴
باب (۲۴) نمازِ تہجد کی سنیت پر تحقیقی تحریر	۱۸۴
نماز تہجد کی سنیت پر تحقیق	۱۸۴
باب (۲۵) تحیۃ المسجد کی سنت کا بیان	۱۸۵
تحیۃ المسجد کی نماز سنت غیر مؤکدہ ہے	۱۸۵
باب (۲۶) ماہ رمضان المبارک میں وتر نماز کی سنتوں کا بیان	۱۸۶
رمضان المبارک میں وتر جماعت کے ساتھ تراویح کے بعد مسنون ہے	۱۸۶
عورتوں کے لئے بھی تراویح کا انتظام مسنون ہے	۱۸۶
باب (۲۷) مساجد کی سنت	۱۸۶
مسجد کی سنت	۱۸۶
باب (۲۸) جوتا پہننے کی سنتوں کا بیان	۱۸۷
جوتا یا چپل چمڑے کا مسنون ہے	۱۸۷
جوتا چپل کس طرح پہنے	۱۸۷
جوتا چپل اٹھانے کا مسنون طریقہ	۱۸۷
جوتا چپل کہاں رکھے	۱۸۸

toobaa-elibrary.blogspot.com

جوتا چپل اپنے ہاتھ سے درست کرنا	۱۸۸
باب (۲۹) کھانے کی بقیہ چند سنتوں کا بیان	۱۸۹
کھانے کی ایک سنت	۱۸۹
جب کھانا قریب کیا جاتا تو آپ ﷺ یہ دعاء پڑھتے تھے	۱۸۹
جَو کی روٹی کھانا سنت ہے	۱۸۹
ککڑی اور اخروٹ کھانے کی سنت	۱۸۹
مرغی کا گوشت کھانے کا مسنون طریقہ	۱۹۰
باب (۳۰) کھجور کھانے کی سنتوں کا بیان	۱۹۰
کھجور کی گٹھلی پھینکنے کا مسنون طریقہ	۱۹۰
کھجور کھانا سنت ہے	۱۹۱
باب (۳۱) پینے کی بقیہ سنتوں کا بیان	۱۹۱
پانی پینے کے دو مسنون طریقے	۱۹۱
دودھ پینے کے بعد کلی کرنا مسنون ہے	۱۹۲
باب (۳۲) ٹھنڈا اور میٹھا پینے کی سنتوں کا بیان	۱۹۲
ٹھنڈی اور میٹھی چیز پسند کرنا سنت ہے	۱۹۲
ٹھنڈے اور میٹھے پانی کا اہتمام کرنا مسنون ہے	۱۹۲
باب (۳۳) رویت ہلال کی سنت کا بیان	۱۹۳
رویت ہلال کے موقع پر سنتِ نبوی ﷺ	۱۹۳

toobaa-elibrary.blogspot.com

رمضان المبارک کے چاند دیکھنے کی سنت	۱۹۳
باب (۳۴) نکاح کی بقیہ سنت کا بیان	۱۹۴
نکاح میں مہر کی ایک سنت	۱۹۴
باکرہ عورت سے نکاح کرنا بھی سنت ہے	۱۹۴
باب (۳۵) طلاق کی سنت کا بیان	۱۹۵
طلاق کی سنت	۱۹۵
باب (۳۶) حائضہ کے متعلق سنتوں کا بیان	۱۹۶
حائضہ کے ساتھ لیٹنا اور کھانا پینا	۱۹۶
حائضہ کی سنت	۱۹۶
عورتوں کے لئے غسلِ حیض ونفاس کے بعد عطر لگانا مسنون ہے	۱۹۶
مجامعت کے بعد سونے کی سنت	۱۹۶
باب (۳۷) ہدیہ کی سنتوں کا بیان	۱۹۷
ہدیہ قبول کرنا سنت ہے	۱۹۷
نقد روپیہ کا ہدیہ دینا سنت سے ثابت ہے	۱۹۷
ہدیہ دینے والے کا شکریہ ان الفاظ سے ادا کرنا مسنون ہے	۱۹۷
ہدیہ پر ہدیہ دینا سنت ہے	۱۹۸
مسواک کا ہدیہ دینا سنت ہے	۱۹۸
کافر ومشرک کے ہدیہ کی سنت	۱۹۸

toobaa-elibrary.blogspot.com

باب (۳۸) زائرین کی سنت کا بیان	۱۹۹
زائرین کی ایک سنت	۱۹۹
زائر یعنی ملاقاتی کا اکرام کرنا سنت ہے	۱۹۹
باب (۳۹) لوگوں کے اعزاز و اکرام کرنے کی سنتوں کا بیان	۱۹۹
ملاقات کے لئے آنے والے کی خاطر مدارات کرنا مسنون ہے	۲۰۰
معاشرت کی سنت	۲۰۰
باب (۴۰) تعلیم و تعلم کی سنتوں کا بیان	۲۰۰
مجمع میں فرد خاص کی اصلاح کا سنت طریقہ	۲۰۰
جواب دینے کی سنت	۲۰۱
لکھنے کی سنت	۲۰۱
عربی زبان کا سیکھنا سنت ہے	۲۰۱
باب (۴۱) قرآن مجید سے متعلق بعض سنتوں کا بیان	۲۰۲
قرآن کی بعض سنتیں	۲۰۲
قرآن مجید کے حفظ کی سنت	۲۰۲
قرآن مجید کے تفسیر کی سنت	۲۰۲
قرآن مجید کی تلات کی سنت	۲۰۳
سورۂ والتین کے آخر کی سنت	۲۰۳
سورہ قیامہ کے آخر کی سنت	۲۰۳

toobaa-elibrary.blogspot.com

شھِد اللہ انہ لا الٰہ الا اللہ کے بعد کی سنت	۲۰۳
باب (۴۲) قاری قرآن کی سنتوں کا بیان	۲۰۴
قاری قرآن کی سنت	۲۰۴
قاری قرآن تدبر سے قرآن پڑھے اور معانی سمجھنے کی کوشش کرے	۲۰۴
قرآن کو ترتیل و تجوید سے پڑھنا سنت ہے	۲۰۵
تلاوت کے درمیان وقف اور آیات رحمت وعذاب کی سنتیں	۲۰۵
روزانہ قرآن کی تلاوت مسنون ہے	۲۰۵
کبھی کبھی قرآن مجید کی تلاوت دوسرے سے سننا بھی مسنون ہے	۲۰۵
کسی آیت کی تاویل میں کسی سے معارضہ یا مجادلہ نہ کرے	۲۰۵
قرآن مجید کی روزانہ پانچ آیات یاد کرنا مسنون	۲۰۶
باب (۴۳) قربانی کی سنتوں کا بیان	۲۰۶
قربانی کے متعلق ایک متروکہ سنت	۲۰۶
تکبیرات تشریق کی سنت	۲۰۷
باب (۴۴) سر اور دیگر مقامات کے بالوں کے کاٹنے کی سنتوں کا بیان	۲۰۷
سر منڈانے کا مسنون طریقہ	۲۰۷
بالوں اور ناخن کی سنت	۲۰۸
مونچھ اور ناخن کٹوانے کی سنت	۲۰۸
سر کے بالوں کی سنت	۲۰۸

toobaa-elibrary.blogspot.com

بغل کے بالوں کی سنت	۲۰۸
موئے زیرناف کی سنت	۲۰۹
باب (۴۵) مجلس کی سنتوں کا بیان	۲۰۹
مجلس سے اٹھنے کی سنتیں	۲۰۹
باب (۴۶) تکیہ سے ٹیک لگانے کے متعلق سنتوں کا بیان	۲۱۰
تکیہ استعمال کرنا سنت ہے	۲۱۰
چمڑے کا تکیہ سنت ہے	۲۱۰
دن کے وقت بیٹھنے میں تکیہ کا استعمال سنت ہے	۲۱۰
آپ ﷺ کا تکیہ پر سہارا لگانے کا طریقہ	۲۱۱
تھوڑی دیر کے لئے لیٹنا ہوتا تو	۲۱۱
باب (۴۷) سردی گرمی سے بچنے کے متعلق سنت کا بیان	۲۱۱
گرمی یا سردی سے حفاظت کے لئے سر پر رومال ڈالنا	۲۱۲
باب (۴۸) لباس کے متعلق بقیہ چند سنتوں کا بیان	۲۱۲
سفید لباس مسنون ہے	۲۱۲
آپ ﷺ کے قمیص کی مسنون لمبائی	۲۱۳
آستین کی مقدار مسنون	۲۱۳
کرتے کا مسنون گریبان	۲۱۳
تہبند و لنگی کی مقدار مسنون	۲۱۴

toobaa-elibrary.blogspot.com

چادر انبیاء[علیہم السلام] کی سنت ہے	۲۱۴
باب(۴۹) سونے کی بقیہ چند سنتوں کا بیان	۲۱۴
بعد العشاء کی سنت	۲۱۴
سونے سے پہلے وضوء طہارت استنجاء وغیرہ کے لئے پانی کا انتظام کرنا سنت ہے	۲۱۵
سونے سے پہلے پینے کے پانی کا انتظام کرنا سنت ہے	۲۱۵
تہجد کی نماز کے لئے اٹھنے کا انتظام کرنا سنت ہے	۲۱۶
رات میں سونے اور عبادت کرنے کا مسنون طریقہ	۲۱۶
چارپائی پر سونا مسنون ہے	۲۱۶
ذکر کرتے ہوئے سوجانا سنت ہے	۲۱۷
کثرت سے سر پر تیل لگانا سنت ہے	۲۱۷
سوتے وقت سورۂ الم سجدہ پڑھنا مسنون ہے	۲۱۷
باب(۵۰) سرمہ لگانے اور داڑھی میں کنگھی کرنے کی سنت کا بیان	۲۱۸
سرمہ لگانے کے تین مسنون طریقے	۲۱۸
داڑھی میں کنگھی کرنا سنت ہے	۲۱۸
باب(۵۱) خط وکتابت سے متعلق سنتوں کا بیان	۲۱۹
خط وکتابت کا مسنون طریقہ	۲۱۹
خط کا مضمون لکھنے کی سنت	۲۱۹
باب(۵۲) عطر لگانے سے متعلق چند سنتوں کا بیان	۲۲۰

toobaa-elibrary.blogspot.com

عطردان اپنے پاس رکھنا سنت ہے	۲۲۰
سر اور داڑھی میں عطر لگانا مسنون ہے	۲۲۰
گھر میں عود اور کافور کی دھونی سنت ہے	۲۲۰
عطر مجموعہ لگانا سنت ہے	۲۲۱
عورتوں کا اپنے شوہروں کے کپڑوں کو عطر لگانا	۲۲۱
لوگوں کا اعزاز واکرام عطر سے کرنا سنت ہے	۲۲۱
آپ ﷺ کا پسندیدہ عطر مشک اور عود	۲۲۲
جمعہ کے دن عطر لگانے کا اہتمام کرنا سنت ہے	۲۲۲
باب (۵۴) بیعت کے سنت ہونے کا بیان	۲۲۲
بیعت سنتِ رسول ﷺ ہے	۲۲۳
تنہا اور سب کے ساتھ چلنے کی سنت	۲۲۳
باب (۵۵) مریض کے متعلق سنتوں کا بیان	۲۲۴
مسلمان مریضوں کی عیادت کرنا سنت ہے	۲۲۴
بعض مریضوں کی عیادت سنت غیر مؤکدہ ہے	۲۲۴
مریض کو تکلیف دینے سے بچنا بھی سنت	۲۲۴
مریض اور پریشان حال شخص سے متعلق سنت	۲۲۵
مریض کے لئے سنت کیا ہے؟	۲۲۵
مریض کے پاس پڑھنے کی مسنون دعاء	۲۲۵

toobaa-elibrary.blogspot.com

مریض سے بھی دعاء کی درخواست کرنا سنت ہے	۲۲۶
باب (۵۶) قریب المرگ سے متعلق سنتوں کا بیان	۲۲۶
قریب المرگ سے متعلق سنتیں	۲۲۶
میت کی سنتیں	۲۲۸
میت کے گھر والوں کے لئے سنت	۲۲۸
میت کی خبر سننے والوں کے لئے سنت	۲۲۸
باب (۵۷) میت کے کفن اور غسل وغیرہ اور دفن کے بعد کی سنتوں کا بیان	۲۲۹
آپ ﷺ کا کفن مبارک	۲۲۹
کفن کے کپڑوں کی سنت	۲۲۹
میت کے غسل کی سنت	۲۲۹
کسی مسلمان کا کافر باپ یا بھائی وغیرہ کو غسل دینا سنتِ موتیٰ ہے	۲۳۰
میت کو غسل دینے کا سنت طریقہ	۲۳۰
میت کو غسل دینے کے مستحقین	۲۳۰
میت کی سنت	۲۳۰
میت کو دفن کرنے کی سنت میت کے دفن کے بعد کی سنت	۲۳۱
میت کے غسل کی تحقیق	۲۳۱
باب (۵۸) جنازہ اور قبر سے متعلق سنتوں کا بیان	۲۳۲
صلوٰۃ جنازہ کی چار سنتیں	۲۳۲

toobaa-elibrary.blogspot.com

جنازہ کو اٹھانے کی سنت	۲۳۲
جنازہ کے متعلق سنت	۲۳۲
جنازہ کو دیکھ کر اٹھ جانا سنت	۲۳۳
جنازہ کو کندھا دینے کا سنت طریقہ	۲۳۳
جنازہ میں شرکت کرنے والے کے لئے سنت	۲۳۳
قبر کیسی بنانا سنت؟	۲۳۴
قبر میں کچی اینٹیں استعمال کرنا سنت	۲۳۴
میت کو قبر میں داہنی کروٹ پر لٹانا سنت ہے	۲۳۴
میت کو قبر میں رکھنے کی سنت	۲۳۴
قبور المسلمین کی زیارت سنت ہے	۲۳۵
میت کو دفن کرنے کے بعد کی سنت	۲۳۵
باب (۵۹) تعزیت کے متعلق سنتوں کا بیان	۲۳۵
تعزیت سنت ہے	۲۳۵
میت کے رشتے داروں کے لئے سنت	۲۳۶
پسماندگان کی تعزیت سنت ہے	۲۳۶
تعزیت کا مسنون طریقہ اور بذریعہ خط یا فون وغیرہ تعزیت کرنا	۲۳۶
باب (۶۰) میزبان اور مہمان سے متعلق سنتوں کا بیان	۲۳۸
مہمان کی خدمت بذاتِ خود کرنا مسنون ہے	۲۳۸

toobaa-elibrary.blogspot.com

دعوت قبول کرنا سنت ہے	۲۳۹
میزبان کی سنت	۲۳۹
پانچ چیزوں میں جلدی کرنا سنت ہے	۲۴۰
مہمان کی مہمانی سنت ہے	۲۴۰
اجنبی مہمان کی تین دن مہمانی سنت ہے	۲۴۰
رخصت کے وقت بھی مصافحہ مسنون ہے	۲۴۱
روانگی میں مہمان کو اپنے گھر کے دروازے تک پہونچانا سنت ہے	۲۴۱
وداعی کے وقت کی مسنون دعاء	۲۴۱
باب (۶۱) بیع وشراء یعنی خرید وفروخت کے متعلق سنتوں کا بیان	۲۴۲
ضرورت سے بازار جانا انبیاء کی سنت	۲۴۲
جب کسی کو وزن کر کے دیوے تو جھکتا تول کر دینا سنت ہے	۲۴۳
باب (۶۲) زکوٰۃ کے متعلق سنتوں کا بیان	۲۴۳
زکوٰۃ کی وصولی کے لئے عامل مقرر کرنا	۲۴۳
سونے چاندی کے زکوٰۃ کی سنت	۲۴۴
باب (۶۳) صدقۃ الفطر کی سنت کا بیان	۲۴۴
صدقۃ الفطر کس وقت ادا کرنا سنت ہے	۲۴۴
باب (۶۴) جہاد کی سنت کا بیان	۲۴۵
جہاد کی سنت	۲۴۵

toobaa-elibrary.blogspot.com

باب (۶۵) دورانِ سفر اور سفر سے واپسی کی سنتوں کا بیان	۲۴۵
سفر میں متعدد رفقاء ہوں تو ایک کو امیر مقرر کرنا سنت ہے	۲۴۵
توشہ سفر ساتھ رکھنا مسنون ہے	۲۴۵
سفر سے واپسی پر کھانے کی دعوت کا اہتمام کرنا سنت ہے	۲۴۶
سفر سے آنے والوں سے مصافحہ ومعانقہ مسنون ہے	۲۴۶
سفر سے پہلے نماز مسنون ہے	۲۴۷
سواری کے متعلق سنتیں	۲۴۷
سفر سے واپسی پر پہلے مسجد آنا مسنون ہے	۲۴۷
باب (۶۶) عصا کی سنت کا بیان	۲۴۸
عصا کا استعمال سنت ہے	۲۴۸
عصا کے سہارے خطبہ جمعہ دینا مسنون ہے	۲۴۸
چلتے وقت عصا کا رکھنا اور سہارا لینا مسنون ہے	۲۴۹
سفر میں بھی عصا کا استعمال مسنون ہے	۲۴۹
باب (۶۷) غصہ کے وقت کی سنت کا بیان	۲۴۹
غصہ کے وقت اعوذ باللہ پڑھے	۲۵۰
غصہ کے وقت کی سنت	۲۵۰
باب (۶۸) گھر میں نوافل وسنن پڑھنے کے لئے جگہ متعین کرنے کی سنت	۲۵۰
گھر میں نماز ذکر وغیرہ کی جگہ متعین کرنا مسنون ہے	۲۵۰

toobaa-elibrary.blogspot.com

نوافل اور سنتیں گھر میں پڑھنا سنت ہے	۲۵۱
باب(۶۹) قارن کی بقیہ سنتوں کا بیان	۲۵۲
قارن کے لئے سنت	۲۵۲
قران کی سنت	۲۵۲
طواف قدوم کا حکم	۲۵۲
باب(۷۰) ہدی کے جانوروں کی سنتوں کا بیان	۲۵۳
ہدی کے جانور کے ذبح کی سنت	۲۵۳
ہدی کے جانوروں میں تقلید اور تعریف سنت ہے	۲۵۳
صفاء مروہ کی سنت	۲۵۳
باب(۷۱) روزوں کی بقیہ سنتوں کا بیان	۲۵۴
رمضان المبارک کے روزوں کی سنت	۲۵۴
روزہ کی سنت	۲۵۴
عرفہ کا روزہ سنت ہے	۲۵۴
شوال کے چھ روزے	۲۵۴
جب آپ ﷺ کسی دوسرے کے یہاں روزہ افطار کرتے تو یہ دعاء کرتے	۲۵۵
باب(۷۲) خوشی اور غمی کے وقت کی سنتوں کا بیان	۲۵۵
خوشی کے وقت کی سنت	۲۵۵
غمی کے وقت کی سنت	۲۵۵

toobaa-elibrary.blogspot.com

باب (۷۳) گھر میں داخل ہونے اور بیٹھنے کے متعلق سنتوں کا بیان	۲۵۶
گھر میں بیٹھنے سے متعلق سنت	۲۵۶
بیٹھنے کی سنت	۲۵۶
رات کے وقت گھر میں سلام کرنے کی سنت	۲۵۶
کسی کے گھر میں داخل ہونے کی سنت	۲۵۶
باب (۷۴) امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی سنتوں کا بیان	۲۵۷
امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی سنت	۲۵۷
باب (۷۵) کوئی چیز اچھی معلوم ہو اس وقت کی سنت اور اچھا نام رکھنے کی سنتوں کا بیان	۲۵۸
کوئی چیز اچھی معلوم ہو اس وقت کی سنت	۲۵۸
کسی کا نام اچھا نہ ہو تو اچھے نام سے بدلنا سنت ہے	۲۵۸
باب (۷۶) دوا اور علاج کی سنتوں کا بیان	۲۵۸
بچھو کا منتر	۲۵۹
ہر قسم کے درد کے لئے	۲۵۹
بیماری سے بچنے میں آپ ﷺ کی سنت	۲۵۹
بخار کے علاج میں آپ ﷺ کی سنت	۲۶۰
نظر لگنے کے متعلق آپ ﷺ کی سنت	۲۶۰
جب کسی پریشانی میں مبتلا ہو جائے تو یہ دعاء پڑھے	۲۶۰
درد کی جگہ پر دم کرنے سے متعلق سنت	۲۶۱

toobaa-elibrary.blogspot.com

خاص سردرد کے لئے	۲۶۱
آگ لگنے کا علاج	۲۶۱
پھوڑے پھنسی کے علاج کے لئے دوسری دعاء مسنون	۲۶۲
پھنسی کے علاج میں حضور ﷺ کی سنت	۲۶۲
سحر و جادو سے حفاظت کا مسنون عمل	۲۶۲
باب (۷۷) متفرق سنتوں کا بیان	۲۶۳
بوڑھوں کی سنت	۲۶۳
خواب کی سنت	۲۶۳
لوگوں کو اپنی ذات کی طرف سے سوء ظن سے بچانا	۲۶۴
مصیبت کے وقت کی سنت	۲۶۴
صبر کی سنت	۲۶۵
چراغ بجھ جانے کے وقت کی سنت	۲۶۵
جادو کے اثر اور نظر لگ جانے کے اثر کے متعلق سنت	۲۶۵
موت کی سنت	۲۶۵
اگر گھر میں سانپ نظر آئے تو مسنون عمل	۲۶۶
جب آگ لگ جائے تو کیا کام کرنا سنت ہے	۲۶۶
حاکم قاضی اور والی کی سنتیں	۲۶۶
ایک مسلمان کو کسی مسلمان سے محبت ہو جائے تو اس کو مطلع کرنا مسنون ہے	۲۶۶

toobaa-elibrary.blogspot.com

چھینک کی آواز کو پست کرنا مسنون ہے	۲۶۷
عذاب کی جگہ سے ہٹ جانا	۲۶۷
قربانی کے جانور کو ذبح کرنے کا مسنون طریقہ	۲۶۷
قبر کی سنت	۲۶۷
گفتگو خاموشی اور رونے میں آپ ﷺ کی سنت	۲۶۸
باب (۷۸) دعاء کی سنتوں کا بیان	۲۶۹
دعاء کی مسنون ترتیب	۲۶۹
دعاء کی سنت	۲۶۹
کوئی شخص تکلیف دہ چیز کو ہم سے دور کردے اس کے لئے یہ دعا کرنا مسنون ہے	۲۷۰
بازار میں جاتے وقت پڑھنے کی مسنون دعاء	۲۷۰
سورج طلوع ہونے کے وقت پڑھنے کی مسنون دعاء	۲۷۰
آندھی کے وقت پڑھنے کی دعاء	۲۷۲
آندھی کے وقت تکبیر کہنا بھی مسنون ہے	۲۷۲
ادائیگی قرض اور تمام پریشانیوں کے دفعیہ کے لئے دعاءِ مسنون	۲۷۲
سخت مصیبت کے وقت کی دعاء	۲۷۳
گھبراہٹ اور نیند نہ آنے کا علاج	۲۷۳
ختم قرآن پر یہ دعا پڑھنا مسنون ہے	۲۷۴

toobaa-elibrary.blogspot.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تقریظ

شیخ المشائخ محبوب العلماء والصلحاء فقیہ العصر جامع الشریعت والطریقت عارف باللہ مفتی اعظم گجرات استاذی المکرّم

حضرت اقدس مفتی احمد خانپوری صاحب دامت برکاتہم

شیخ الحدیث وصدر مفتی جامعہ اسلامیہ تعلیم الدین ڈابھیل سملک

وخلیفۂ اجل مفتی اعظم ہند حضرت اقدس مفتی محمود حسن صاحب گنگوہیؒ

محبّ مکرم حضرت مولانا مفتی محمد اکرام الدین صاحب زید مجدہم نے ’’رسول اللہ ﷺ کی پیاری سنتیں‘‘ کے نام سے ایک کتاب ترتیب دی جس میں شعبۂ عبادات سے متعلق تمام سنتیں یکجا فرمادی تھی، آپ کی یہ تالیف بے حد پسند کی گئی، حضرات علماء نے اس کو خوب سراہا، بہت سے مدارس اور اداروں نے اپنے نصابِ تعلیم میں شامل کرلیا، اب موصوف نے اسی کتاب کی دوسری اور تیسری جلد کو بھی ترتیب دیدیا ہے، چنانچہ دوسری جلد میں معاشرت اور معاملات اور دیگر حالاتِ زندگی سے متعلق سنتوں کو جمع فرمایا ہے اور تیسری جلد میں صحابۂ کرامؓ تابعینؒ اور تبع تابعینؒ اور بزرگانِ دینؒ کا اتباع سنت کا اہتمام اور اس سلسلہ میں ان کے واقعات اور حالات کو پیش فرما کر اتباع سنت کے لئے بڑے دل نشین انداز میں امتیوں کو آمادہ فرمایا ہے، اللہ تعالیٰ موصوف کی اس مبارک سعی کو حسنِ قبول عطا فرما کر پہلی جلد کی طرح بقیہ دو (۲) جلدوں کو بھی مقبولیت سے نوازے، اور امت کو اس سے بیش از بیش فائدہ پہونچائے۔ اور مؤلف محترم کے حق میں صدقۂ جاریہ بنائے۔ آمین یارب العالمین۔ فقط

املاہ احمد خانپوری

۱۵ر شعبان المعظم ۱۴۲۹ھ

toobaa-elibrary.blogspot.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

الحمد للّٰہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید المرسلین سیدنامحمد وعلیٰ اٰ لہ وصحبہ اجمعین ومن تبعھم الیٰ یوم الدین. امابعد

کچھ عرصہ پہلے ’’رسول اللہ ﷺ کی پیاری سنتیں‘‘ کی جلداول ترتیب دے کراس کوطبع کرانے کی سعادت حاصل ہوئی تھی جس میں بچہ کی پیدائش سے لے کرحج تک کی ۵۵۱؍سنتیں درج تھیں اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل وکرم اورقدرت سے دوسری اورتیسری جلدکی بھی تکمیل فرمادی۔ فللّٰہ الحمد علیٰ ذٰلک

اس دوسری جلدمیں تقریباً۸۷؍ابواب کے ماتحت نکاح و طلاق بیع و شراء صدقہ و زکوۃ مہمان و میزبان رویتِ ھلال حائضہ ھدیہ و زائرین تعلیم و تعلم قرآن مجید کی تلاوت مجلس تکیہ سے ٹیک لگانا بال کٹوانے اورر کھنے خط و کتابت بیعت عطر لگانے مرض و تعزیت جنازہ جھاد موت کفن دفن قبر سے متعلق ۳۵۰؍سنتیں جمع کی گئی ہیں،اللہ تعالیٰ سب سے پہلے احقرکوسنتوں کا عامل عاشق بنائے،اورپھر پوری امتِ محمدیہ ﴿علیٰ صاحبھا الصلوٰۃ الف الف مرۃ ﴾کوبھی سنتوں کے معلوم کرنے کا شوق عطافرماکراس پرعمل کرنے کی توفیق دے اور پورے عالم میں اس کا شیوع اور ہرایک کواس کا ذوق

toobaa-elibrary.blogspot.com

عطا فرمادے۔

دلی آرزو اور تمنا اور اللہ تعالیٰ سے دعا یہ ہے کہ اللہ جل شانہ بقیہ پوری زندگی سنتوں پر عمل کرنے اور اس سے والہانہ لگاؤ اور اپنی ذات کی معرفت ومحبت اور رسول اللہ ﷺ کا عشق وفریفتگی عطا فرما کر کامل اتباعِ سنت اور اشاعتِ دین وسنت اور تبلیغ دین میں گذارنے کی توفیق بخشے، اخلاص وقبولیت عطا فرمائے، اور اپنی رضائے خاص سے نوازے، اور پوری دنیا میں سنت کا چلن اور رواج پیدا فرمادے۔

اخیر میں اپنے ان ساتھیوں کا شکر گذار ہوں جنھوں نے اس کارِ خیر میں میری کسی بھی نوع کی مدد کی ہے، اور خدائے عزوجل سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ ان سب کو بھی اپنے قُربِ خاص سے خوب خوب نوازے۔ آمین بحرمة سید المرسلین محمد و علیٰ آله اجمعین

فقط

محمد اکرام الدین غفرلہ ولوالدیہ

۲۹/شعبان المعظم ۱۴۲۹ھ مطابق ۳۱/اگست ۲۰۰۸ء

toobaa-elibrary.blogspot.com

باب ❁ اول ❁

اتباع سنت پر برانگیختہ کرنے والے بہت ہی اہم وضروری مضامین

قبولیت اعمال کے لئے کچھ شرائط ہے منجملہ ان کے محبت رسول اور اتباع رسول ﷺ بھی ہے۔

ایک شرط: عقیدت ومحبت رسول ﷺ

نبی کریم ﷺ سے والہانہ عقیدت اور شیفتگی کو بھی نعت کے لوازمات میں اساس و بنیاد کا درجہ حاصل ہے بلکہ مسلم شریف کی روایت میں اسے تکمیل ایمان کے لوازمات میں شمار کیا گیا ہے۔

عن انس رضی اللہ عنہ قال: قال رسول الله ﷺ لا يؤمن احدكم حتى اكون احب اليه من ولده و والده و الناس اجمعين۔

تم میں سے کوئی (مکمل طور پر) مؤمن نہیں جب تک کہ میں اس کے بیٹے، والد اور تمام لوگوں سے زیادہ اس کے نزدیک محبوب نہ ہو جاؤں۔

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کا یہ شعر اسی حقیقت کا آئینہ دار ہے:

فان ابی و والدتی و عرضی ☆ لعرض محمد منكم وقاء

(پس میرا باپ اور میری ماں اور میری آبرو حضرت محمد ﷺ کے واسطے ڈھال ہے)

یعنی: ''اتنا جی جان سے پیارا ہے کہ جی جانے ہے'' ایک مؤمن صادق کو آپ ﷺ سے کس قدر تعلق ومحبت ہونی چاہیے قرآن کریم میں اس کی طرف یوں اشارہ فرمایا گیا ہے۔

النبي اولى بالمؤمنين من انفسهم۔ نبی ﷺ سے لگاؤ ہے ایمان والوں کو اپنی جان سے زیادہ۔ (ترجمہ شیخ الہند)

toobaa-elibrary.blogspot.com

نبی کریم ﷺ کی تعظیم ومحبت ہی وہ نقطہ ہے جوایک عاشق صادق کواپنے محبوب کے خیال میں مگن کردینے اوراس کے وصف ونعت میں محوسخن رہنے پرآمادہ ومجبور کرتا ہےاوراسی کی بدولت اس کے کلام میں سوز وساز اور کیف واثر پیدا ہوتا ہے۔ (ندائے شاہی ،نعت النبی نمبر:۱۴۵)

ایک شرط:اطاعت رسول ﷺ

علماء نے فرمایا حب رسول کی ظاہری علامت یہ ہے کہ سنت رسول ﷺ کا پابند ہو، بدعات سے متنفر ہواور شریعت (نبی کریم ﷺ کے لائے ہوئے تمام احکام) کودل و جان سے قبول کرتا ہو۔جس درجہ عشق ہوگا اور جس قدر محبت ہوگی اسی درجہ اطاعت وفرمانبرداری ہوگی۔کسی نے کیا خوب کہا ہے ع

سب مدح وثنا ہیچ ہے بے نذر اطاعت
اے طالب خوشنودیِ سرکارِ مدینہ ﷺ

نیز کسی نے کہا ہے :خلال

تعصی الرسول و انت تظهر حبه هذا لعمری فی القیاس بدیع
لو کان حبك صادقا لا طعته ان المحب لمن یحب مطیع

(تو نبی کریم ﷺ سے محبت کا اظہار کرتا ہے حالانکہ توان کی نافرمانی کیے جارہا ہے، یہ تو میری جان کی قسم بڑا نرالا کام ہے۔اگر واقعی تو اپنی محبت میں سچا ہوتا تو یقیناً توان کی فرماں برداری میں لگ جاتا کیونکہ ہر عاشق اپنے محبوب کا مطیع وفرمانبردار ہوتا ہے)عامرعثمانی (دیوبندی) نے اسی کوان الفاظ میں کہا ہے :

یہ سچ ہے کہ میلاد و سیرت کے جلسے، بظاہر ہیں بام سعادت کے زینے

toobaa-elibrary.blogspot.com

یہ سچ ہے کہ نعت محمد ﷺ کے موتی، ہیں ایماں کی انگشتری کے نگینے
مگر اے قصیدہ گر ویہ تو سوچو، کہ بے روح لفظوں کی قیمت ہی کیا ہے؟
بنے ہیں کہیں "نقش" آب رواں پر، چلے ہیں کہیں خشکی میں بھی سفینے؟
یہ ذوق اطاعت سے خالی عقیدت، عقیدت نہیں صرف بازی گری ہے
جو ایثار و اقدام سے جی چرائے، محبت نہیں صرف بازی گری ہے

عاشقان رسول ﷺ سچے مصداق حضرات صحابہ کرامؓ تھے جنکا قول وفعل سب حضرت حسانؓ کے اس شعر کا مصداق تھا :

و اللہ ربی لا نفارق امرہ　ما کان عیش یرتجی لمعاد

(میرے رب ! اللہ کی قسم کہ ہم آپ کے حکم کو نہیں چھوڑیں گے جب تک کہ قیامت میں اچھی زندگی کی امید کی جا سکے) حضرت حمید بن ثورؓ اپنی اور دیگر صحابہ کی اطاعت شعاری یوں بیان فرماتے ہیں :

حتی ارانا ربنا محمدا　یتلو من اللہ کتابا مرشدا
فلم نکذب و خررنا سجدا　نعطی الزکاۃ و نقیم المسجدا

(یہاں تک کہ ہمارے رب نے ہمیں حضرت محمد ﷺ کو دکھایا جو اللہ تعالیٰ کی کتاب پڑھتے ہیں، جو رشد و ہدایت کی طرف لے جانے والے ہیں تو ہم نے تکذیب نہیں کی اور سجدہ میں گر پڑے ہم زکاۃ دیتے اور نماز پڑھتے ہیں)　حضرت کعب ابن مالکؓ نے فرمایا :

ویعیننا اللہ العزیز بقوۃ　منہ و صدق الصبر ساعۃ نلتقی
و نطیع امر نبینا و نجیبہ　و اذا دعا لکریھۃ لم نسبق
و متی ینادِ الی الشدائد نأتھا　و متی نر الحومات فیھا نعنق

toobaa-elibrary.blogspot.com

من یتبع قول النبی فانه فینا مطاع الامر حق مصدق

فبذاك ینصرنا و یظهر عزنا و یصیبنا من نیل ذاك بمرفق

ان الذین یکذبون محمدا کفروا و ضلوا عن سبیل المتقی

(سیرة ابن هشام : ۳/ ۲٦۲)

(جس گھڑی ہماری (دشمن سے) مڈبھیڑ ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ جو زبردست ہیں قوت اور صبر سے ہماری مدد فرماتے ہیں۔ اور ہم آپ کی فرماں برداری کرتے ہیں اور آپ کے حکم پر لبیک کہتے ہیں اور جب ہمیں آپ دشمنوں کے مقابلہ کے لئے بلاتے ہیں تو ہم ہی سب سے آگے رہتے ہیں۔ جب بھی آپ ہمیں سختیوں کی طرف پکارتے ہیں تو ہم چلے آتے ہیں اور جب موتوں کا ہجوم ہوتا ہے تو ہم ان سے گلے گیر ہوتے ہیں، کوئی ہے جو نبی کریم ﷺ کی بات کی پیروی کرے؟ اور آپ ﷺ کی ذات ہم میں ایسی ہے جس کا حکم مانا جاتا ہے، اور آپ ﷺ حق اور مصدق ہیں اسی کے طفیل ہماری مدد کی جاتی ہے اور ہمارے غلبہ کا ظہور ہوتا ہے۔ اور آسانی کے ساتھ ہمیں اپنا گوہر مقصود ہاتھ آجاتا ہے، بے شک جو لوگ حضرت محمد ﷺ کی تکذیب کر رہے ہیں وہ کافر ہیں اور پرہیزگاری کے راستہ سے گمراہ ہو چکے ہیں۔)

صحابہ کرامؓ عشق نبی ﷺ میں سرشار اور طاعت رسول میں سرتاپا غرق تھے ان کی پوری زندگی اسی حقیقت کی آئینہ دار ہے۔ (مستفاد: ندائے شاہی، نعت النبی ﷺ نمبر : ۱۴۸-۱۴۷)

toobaa-elibrary.blogspot.com

باب ۲

اتباع سنت کی اہمیت وضرورت پر مولانا سعد حسن صاحب کا جامع مضمون

قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ و یغفر لکم ذنوبکم۔۔۔۔

(ترجمہ) آپ کہہ دیجئے کہ اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو (جیسا کہ تمہارا دعوی ہے) تو میری پیروی کرو اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ معاف کریگا۔

یعنی اتباع رسول ﷺ ہی سب سے بڑا ثبوت ہے جو انسان محبت الٰہی کے دعوے میں پیش کرسکتا ہے۔اور یہ ہی وہ فخر ہے جو انسان کو اللہ رب العزت کی طرف سے محبت و مغفرت گناہ کا مژدہ سننے کا صحیح حقدار اور مستحق بناتا ہے۔مگر جیسا اہم مقصد ہوتا ہے اس کے حصول میں انسان کو اتنی ہی زبردست قربانی دینا پڑتی ہے۔ یحببکم اللہ کا مژدہ سننا اور اس پر یغفر لکم ذنوبکم کی خوشخبری حاصل کرنا چونکہ مسلمان کے لئے اعلی ترین و اہم ترین مقصد ہے اس لئے رسول اللہ ﷺ کی پوری پوری اور ہر فعل میں اتباع وہ سخت قربانی ہے جو ہر ایک اس مقصد کے راستہ میں پیش نہیں کرسکتا۔اس راستہ میں امتحان و آزمائش کی سخت گھاٹیاں سدراہ ہیں۔قدم قدم پر کڑی دشواریاں درپیش ہیں۔کہیں ذاتی وفطری رجحانات متابعت رسول سے مزاحم ہیں۔کہیں خاندانی وآبائی رسم ورواج پیروئ رسول سے مانع ہیں۔کہیں صحبت احباب وغیر اقوام کے ساتھ میل جول دامن گیر ہے البتہ جو اہل ہمت اس دشوار گزار راستہ کو کامیابی سے طے کر گئے ان کو دنیا ہی میں ان کے آقا کی طرف سے رضی اللہ عنہم کا مژدۂ جان پرور سنا دیا گیا۔دوسری جگہ دعوی ایمان کے ساتھ استقامت فی العمل کے نام سے اتباع رسول ﷺ کی شرط لگا کر اس کو بشارت جنت کا سبب ٹھیرایا اور یوں فرمایا ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا (آخر آیت تک) اتباع رسول ﷺ کی مشکلات زیادہ تر اس حقیقت میں مضمر ہیں کہ اس کا میدان عمل

toobaa-elibrary.blogspot.com

بہت وسیع ہے۔

کہنے اور بولنے میں تو صرف دو ہی لفظ ہیں مگر معنی و عمل کے لحاظ سے یہ انسان کی پوری زندگی پر حاوی ہیں کیونکہ زندگی کی ایک ایک حرکت وسکون کو رسول اللہ ﷺ کی متابعت کی پابندی میں جکڑ دینے کا نام ہی اتباع رسول ﷺ ہے۔ جو زندگی کے ہر شعبہ میں اس پابندی پر پورا اترا اس نے گویا انسانی ترقی کے سارے مدارج و مراحل طے کر لئے یہ ہی اس کی ولایت اور یہ ہی اس کی کرامت ہے۔ چنانچہ کسی بزرگ صاحب ولایت کے متعلق اسی بارے میں ایک سبق آموز قصہ زبان زد خلق ہے کہ ان کی خدمت میں کوئی عقیدتمند دور دراز ملکوں سے یہ لگن لے کر آیا کہ آپ کی صحبت بابرکت وسعادت میں رہ کر روحانی فیض حاصل کرے اور کرامت و خوارق عادات دیکھ کر و لکن لیطمئن قلبی کے عذر سے تصدیق قلبی کو پختہ تر بنائے۔ کہتے ہیں کہ ایک عرصہ تک حاضری کا شرف حاصل کرتا رہا مگر اس اثناء میں حضرت کی کوئی کرامت نہ دیکھ سکا سخت متعجب ہوا اور آخر بے نیل و مرام واپس ہونے کا ارادہ کیا واپسی پر رہا نہ گیا اور کہہ بیٹھا کہ حقیر بے مقدار کی حاضری کا سب سے بڑا سبب یہ ہی تھا کہ اپنی آنکھوں سے حضرت کی کرامت دیکھ کر علم کو مشاہدہ عینی سے پختہ کروں ایمان غیبی کو ایمان عیانی سے تبدیل کروں مگر چونکہ مدت قیام میں حضرت کی کوئی کرامت نہ دیکھ سکا اس لئے اس امید کو دل ہی دل میں لے جا رہا ہوں۔ جواب میں ارشاد ہوا کہ ''تم نے اپنی مدت قیام میں میرا کوئی قول یا فعل اتباع رسول کے خلاف پایا عرض کیا کہ نہیں تو پھر ارشاد ہوا کہ اس سے بڑھ کر کونسی کرامت دیکھنا چاہتے ہو'' واقعی متابعت رسول ﷺ کے اس درجہ تک پہنچ جانے پر بڑے سے بڑے بزرگ میں بھی مزید خوبی تلاش کرنے کی ضرورت ہی نہیں رہتی۔ یہ تھی اہمیت اتباع رسول ﷺ اب دیکھنا یہ ہے کہ دین کس نوعیت کی اتباع کا نقشہ ہمارے سامنے رکھتا ہے۔ (شمائل نبوی: ۳۹۷)

toobaa-elibrary.blogspot.com

اس میں شک نہیں کہ نبی کریم ﷺ کی دینی تعلیم کا صحیح عملی خاکہ اور آپ کی مبارک زندگی کی پوری پوری نقل اگر کسی نے اتاری ہے تو صحابہ کرامؓ کی جماعت ہے۔ کسی نے سچ کہا ہے کہ اگر نبی کریم ﷺ پر نبوت ختم ہوگئی تو صحابہ کرامؓ پر بھی متابعت رسول ختم ہوگئی۔ چلتے پھرتے، اٹھتے بیٹھتے، کھاتے پیتے غرض زندگی کے ہر حال میں حضور اکرم ﷺ کی صحبت بابرکت میں حاضر رہے جیسا کہ آپ کو فرماتے یا کرتے دیکھتے اس کی حرف بحرف متابعت کرتے جاتے۔ آنحضرت ﷺ بھی انسان تھے اور آپ بھی بتقاضائے بشریت وانسانیت اپنی حیات طیبہ میں ان ہی مراحل ومنازل سے گزرتے رہیجن کو ہمیں انسان ہونے کی حیثیت سے طے کرنا پڑتا ہے۔ آپ ﷺ نے بھی کھایا پیا، آپ ﷺ بھی سوئے جاگے چلے پھرے، لوگوں سے ملے جلے گھر بار کے بکھیڑوں سے بھی دوچار ہوئے اوران ہی لوازمات بشریہ کی طرف اشارہ ربانی ہوا ہے۔ قل انما انا بشر مثلکم یعنی کہد تیجئے کہ میں بھی تم جیسا انسان ہوں اس لئے صحابہؓ کو اپنی زندگی میں ہر ہر فعل وحرکت کی مثال حضور اکرم ﷺ کی حیات طیبہ میں ملتی چلی گئی۔ اور وہ اس کا عملی نمونہ دنیا کے سامنے پیش کرتے چلے گئے۔ جس کلام کو جیسے سنا ویسے ہی ہمیں سنایا اور جس کام کو جیسا کرتے دیکھا ویسا ہی ہمیں کر کے دکھایا اگر انہوں نے نمازیں پڑھ کر بتائیں روزے رکھ کر روزے سکھائے تو کھا پی کر حضور اکرم ﷺ کے کھانے پینے کے طریقہ کو بھی بتایا انہوں نے چل پھر کر حضور اکرم ﷺ کی چال ورفتار کی صحیح تصویر بھی ہمارے سامنے اتاری۔ غرض انہوں نے اپنی پوری زندگی حضور اقدس ﷺ کے رنگ میں رنگ لیا تھا۔ یا یوں کہنا چاہیئے کہ مطابق لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ صحابہ کرامؓ نے منشاء خداوندی کو صحیح طور سے عملی میدان میں ثابت کر کے بتایا۔ اگر صحابہؓ صرف عبادت یا کسی ایک شعبۂ زندگی میں رسول اللہ ﷺ کی متابعت چاہتے تو چند روز میں یہ مقصد حاصل ہوسکتا تھا مگر دربار نبوی کی ہر وقت

toobaa-elibrary.blogspot.com

حاضری میں اور چوبیس گھنٹے کی معیت وصحبت میں جو اندرونی اہم مقصد کام کر رہا تھا وہ یہ تھا کہ زندگی کا کوئی جزوی سے جزوی شعبہ بھی آپ کی متابعت سے خالی نہ رہ جائے۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ کی ذاتی وفطری عادات وخصائل ومذاق ورجحان طبع کی بھی ایسی نقل اتارتے چلے گئے جس طرح ایک عقلمند اطاعت شعار بچہ اپنے ماں باپ کی زندگی کی نقل اتارتا رہتا ہے۔

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ کھانا کھا رہا تھا میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ کدو یعنی گھیے کے قتلے پیالہ میں سے تلاش کر کر کے تناول فرما رہے ہیں تو فرماتے ہیں کہ اسی روز سے میری طبیعت کو بھی کدو مرغوب ہو گیا۔ اللہ اکبر! طبیعت کا ذوق جو تقریبا غیر اختیاری معلوم ہوتا ہے اس کو بھی حضور اکرم ﷺ کے فطری ذوق کے مطابق ڈھال لینے پر صحابہؓ کو کیسی قدرت حاصل تھی۔ اسی طرح مدینہ میں حضور اکرم ﷺ کی تشریف آوری کے وقت جب حضرت ابوایوبؓ کو دنیا کے مہمان اعظمؐ کی مہمانی وضیافت کی خوش نصیبی حاصل ہوئی تو جو کھانا انصار کے پاس سے یا خود حضرت ابوایوبؓ کے مکان سے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں پیش ہوتا تو حضور اکرم ﷺ کی عادت طیبہ تھی کہ اپنے سامنے کا بچا ہوا کھانا حضرت ابوایوبؓ کو عنایت فرماتے اور حضرت ابوایوبؓ بہت شوق سے اس کو لیتے اور جہاں انگشتہائے مبارک کے نشانات ہوتے وہیں سے کھانا شروع کرتے۔ ایک روز حضور انور ﷺ نے کھانا بغیر چھوئے حضرت ابوایوبؓ کو بھجوا دیا۔ حضرت ابوایوبؓ یہ دیکھ کر آپ ﷺ نے کھانا تو نوش نہیں فرمایا کانپ اٹھے اور اس کا سبب دریافت کیا۔ ارشاد عالی ہوا کہ اس میں کچا لہسن ہے اور کچا لہسن چونکہ ہمیں نا مرغوب ہے اس لئے ہم نے اس کو نہیں کھایا۔ حضرت ابوایوبؓ یہ جواب سنتے ہی بول اٹھے انی اکرہ ما تکرہ یعنی آج سے میں بھی اسی چیز یعنی لہسن کو ناپسند کرتا ہوں جس کو آپ ﷺ ناپسند فرماتے ہیں۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے کسی نے دریافت کیا کہ آپ بے بالوں والے چمڑے کا جوتا کیوں پہنتے ہیں؟ آپ نے جواب دیا کہ میں نے رسول اقدس ﷺ کو اسی کا جوتا پہنتے دیکھا ہے اس لئے میری طبیعت کو یہ ہی پسند ہے کہ میں بھی اسی چمڑے کا جوتا پہنوں۔ غرض اس قسم کی مثالیں صحابہؓ کی زندگی میں ایک دو نہیں بلکہ سیکڑوں ہزاروں ہیں۔ (شمائل نبوی:۳۹۹)

اب ان تمام واقعات کو پیش نظر رکھ کر اگر ہم اپنی موجودہ حالت پر غور کریں تو ہم کو معلوم ہوگا کہ ہماری ذہنیتیں اور ہمارے خیالات صحیح نقطۂ نظر سے کس قدر ہٹ چکے ہیں اور ہماری زندگیاں دینی مرکز سے کتنی دور جا چکی ہیں کسی وقت ہم رسول اللہ ﷺ کی مرضی پر مرمٹتے تھے آج ہم اپنی ذاتی مرضی کے بندے ہیں کسی وقت ہم ایسے کھاتے، پیتے، سوتے، جاگتے، چلتے، پھرتے، بات کرتے تھے جیسا کہ آپ ﷺ نے کھایا پیا، سوئے جاگے، چلے پھرے، اور گفتگو فرمائی آج ہم سب کچھ کرتے ہیں مگر اپنی جدا جدا ذاتی رجحان طبع کے مطابق۔

حقیقت میں دین دنیا کسی علیحدہ چیز کا نام نہیں بلکہ دنیا میں قدم قدم پر دین کو برتنے کا نام ہی دین ہے یا یوں کہیئے کہ دین کی روشنی میں دنیا گزارنا ہی دین ہے۔ حضرت ابوسلمہؓ نے حضرت ابوسعید خدریؓ سے دریافت کیا ''کھانے پینے اور پہننے کے بارے میں'' (یعنی یہ سب کچھ صرف دنیوی امور ہیں یا ان کو دین میں بھی کوئی اہمیت حاصل ہے) ابوسعید خدریؓ نے جواب دیا کہ، کھا اللہ کے لئے، پی اللہ کے لئے، پہن اللہ کے لئے، اور سوار ہو اللہ کے لئے یعنی یہ سب کچھ کرتا رہ مگر ساتھ ساتھ ان کاموں میں اللہ اور رسول ﷺ کی پوری پوری متابعت اور خوشنودی کا بھی دھیان رکھ، تو تیرے یہ سب کام دنیوی زندگی کے لئے ضروری ہونے کے علاوہ اللہ کے نزدیک بھی باعث اجر وثواب ہوں گے ورنہ آپ نے فرمایا کہ اگر ان کاموں میں تیری ذاتی خواہش ومخلوق کی تعریف وریاکاری کو دخل ہوگا تو ان سب کا شمار فخر وغرور گناہ میں ہوگا۔ یہ وہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

نقطۂ نظر ہے جس سے صحابۂ کرام نے دنیا کو دیکھا اور برتا آج ہم یا تو دنیا پر چلنا جانتے ہیں یا دین پر چلنا جانتے ہیں لیکن دین کی روشنی میں دنیا پر چلنا نہیں جانتے۔

افسوس کہ ہم میں سے اکثر کی زندگی تو متابعت رسول ﷺ سے یکسر خالی نظر آتی ہے یہ تو بہت قابل رحم ہستیاں ہیں لیکن جنہوں نے متابعت کے دائرہ میں قدم بھی رکھا تو ان کی متابعت اکثر عبادت کی حد سے آگے نہ بڑھ سکی حالانکہ یہ متابعت کا ایک پہلو ہے پوری متابعت نہیں۔ بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ اگر متابعت کے حدود اس قدر تنگ کر دیئے جائیں تو انسان کی زندگی کا ایک بہت بڑا حصہ متابعت رسول ﷺ سے خالی نظر آئے گا۔ اسی نظریہ کے پیش نظر فقہاء نے بیان سنن میں آنحضرت ﷺ کے افعال بشریہ کو بھی سنن کا درجہ دیا ہے۔ اب جس طرح رسول اللہ ﷺ کی نبوی زندگی مسائل شرعیہ کی صورت میں کتب دینیہ میں ہم موجود پاتے ہیں اسی طرح ہم کو آپ ﷺ کی خالص بشری زندگی میں آپ ﷺ کا ایک ایک فعل آپ ﷺ کی ایک ایک عادت وخصلت اور طبیعت کا ذوق کتب سیر میں مل سکتا ہے۔

یہ سب کچھ دینی ذخیرہ صحابہؓ سے تابعینؒ تک اور ان سے علماء کے ذریعہ ہم تک اس لئے منتقل ہوتا چلا آیا کہ ہم ان کو اپنی زندگی میں برتیں یہ صرف سننے اور پڑھنے کے قصے نہیں بلکہ کرنے کی باتیں ہیں۔ یہ حضور اکرم ﷺ کی کھانے پینے کی روزانہ کی عادتیں یہ صحابہؓ کی نظر میں آپ ﷺ کی وہ دلفریب ادائیں تھیں جن کے سیکھنے پر صحابہؓ اپنی دنیا کی بڑی سے بڑی مشغولیتوں کو قربان کر دینے پر تیار تھے اور اسی لئے ہر وقت حضور اکرم ﷺ کی ذات اقدس کو پروانہ وار گھیرے رہتے تھے۔ کیونکہ وہ یہ جانتے تھے کہ اگر عبادت میں ہمارا سر خدا کی مرضی کے مطابق جھکتا اور اٹھتا ہے تو دنیوی زندگی میں ہمارا ہر قدم صرف خدا اور رسول خدا ﷺ کی مرضی کے مطابق کیوں نہ اٹھے۔ کیا جن چیزوں کو آپ ناپسند فرماتے تھے ہم پسند کریں جن کو آپ

toobaa-elibrary.blogspot.com

ﷺ نا مرغوب رکھتے تھے ہم مرغوب رکھیں اور پھر بھی متابعت رسول کا لفظ ہم کو زیب دے؟ یہ کیسے ممکن ہے؟ پناہ خدا کی بہت سوں کو یہ کہتے سنا کہ بیشک کھانے کے بعد انگلیاں چاٹنا سنت ہے مگر ہماری طبیعت اس کو گوارا نہیں کرتی، زمین پر بیٹھ کر کھانا سنت ہے مگر ہم اگر زمین پر کھائیں تو سیری نہیں ہوتی۔ کھانے کے بعد ہاتھ دھو کر ہاتھوں کو سر چہرے اور ہاتھوں پر مل لینا سنت ہے مگر یہ عادت ڈالنا ہمارے لئے بہت مشکل ہے۔ غرض اسی طرح لغو و شرمناک عذر بیان کر کے شریعت سے اپنے کو معذور سمجھ لیتے ہیں۔ یہ سب کچھ حب رسول ﷺ سے بالکل نا آشنا ہونے کی علامت ہے ایمان کی سخت کمزوری کی دلیل ہے۔ صحابہ کرام کے قلوب مطہرہ میں حب رسول ﷺ نے جب جڑ پکڑ لی اور وہ سچے دل سے متابعت کے راستہ پر چل پڑے تو آنحضرت ﷺ کے مرغوبات خود بخود ان کے مرغوبات اور آنحضرت ﷺ کے مکروہات خود بخود ان کے مکروہات ہو گئے۔ ان کو کسی چیز سے سخت نفرت دلانے کے لئے صرف اس کا ثبوت پہنچا دینا کافی تھا کہ حضور ﷺ نے اس کو ناپسند فرمایا ہے اسی طرح ان کو کسی چیز کی طرف انتہائی رغبت دلانے کے لئے صرف اس کا ثبوت پہنچا دینا کافی تھا کہ حضور انور ﷺ نے اس کو پسند فرمایا ہے۔ یہ تھی حب رسول یہ تھی صحیح متابعت۔ (شمائل نبوی: ۴۰۱)

پھر ایک حیثیت سے آنحضرت ﷺ کی عادات بھی دو قسم کی ہیں ایک وہ جن کے کرنے میں ثواب اور جن کے نہ کرنے میں کوئی گناہ نہیں بلکہ صرف ثواب سے محرومی ہے۔ فرض کیجئے کہ حضور اکرم ﷺ چونکہ ہمیشہ سیدھی کروٹ پر سویا کرتے تھے اگر ایک شخص سیدھی کروٹ صرف متابعت رسول کی نیت سے سوتا ہے تو یقیناً اس کا سونا باعث اجر و ثواب ہے اور اگر الٹی کروٹ سوئے تو وہ صرف متابعت رسول ﷺ کے ثواب سے محروم ہوگا گناہگار نہیں۔ دوسری وہ عادتیں جن کے کرنے میں متابعت رسول کا ثواب اور جن سے غفلت برتنے میں نہ صرف

toobaa-elibrary.blogspot.com

ثواب سے محرومی بلکہ گناہ بھی ہے مثلاً آپ ﷺ نے پائجامہ تو کبھی پہنا نہیں البتہ تہبند ہمیشہ ٹخنے سے اونچی نصف پنڈلی تک باندھا ہے اب اگر کوئی شخص تہبند یا پائجامہ ٹخنے سے نیچا پہنے گا تو یقیناً گناہگار ہوگا کیونکہ اس کے بارے میں بڑی سخت وعیدیں آئی ہیں۔ایک جگہ یوں آیا ہے کہ ٹخنے کے نیچے جس جگہ پائجامہ کا حصہ لگے گا قیامت کے روز دوزخ کی آگ وہیں سے بدن کو چھوئے گی۔دوسری جگہ یوں آیا ہے کہ ایسے بندہ کی طرف قیامت کے روز اللہ تعالیٰ نہیں دیکھے گا جو اپنے پائجامہ کو تکبر سے ٹخنے کے نیچے لٹکائے رکھتا ہے۔

العیاذ باللہ صرف پائجامہ کی اونچ نیچ پر یہ سزا اور یہ ناراضگی اب ہماری غفلت کا اندازہ کیجئے کہ آج ہم میں سے بہت سے مسلمان جنہوں نے غیر اقوام کی عادات وطریق زندگی اپنا رکھا ہے وہ ایسے پائجامہ کا پہننا اپنے لئے فخر سمجھتے ہیں جس کے پائجامہ میں ان کے بوٹ یا جوتے کی ایڑی چھپی رہے گویا راستہ کی وہ نجاست جو ہم اپنے جوتے کے نیچے کے تلے میں لگانا مجبوراً گوارا کرتے ہیں یہ جدید تہذیب کے دلدادہ اس کو اپنے پائجامہ پر لگانا خوشی سے پسند کرتے ہیں افسوس کہ مذہب سے غفلت پر طبیعت کی پاکیزگی جو ہر نظافت پسند انسان فطرتاً اپنے میں پاتا ہے اس سے بھی یہ غریب محروم ہو گئے کیونکہ مذہب کی ہدایات سے قطع نظر ویسے بھی تو نظافت و پاکیزگی کے خلاف ہے کہ کپڑوں کو راستہ کی گندگی میں بھر لیا جائے۔ (شمائل نبوی:۴۰۲)

toobaa-elibrary.blogspot.com

باب ﴿۳﴾

اتباع سنت کی اہمیت پر مولانا یوسف متالا دامت برکاتہم کے مضمون کے چند اقتباسات

دعوی محبت کا ہے دلیل کہاں؟

قرآن پاک میں ارشاد باری ہے : قل ان کنتم تحبون الله فاتبعونی یحببکم الله و یغفر لکم ذنوبکم و الله غفور رحیم۔ قل اطیعو الله و الرسول فان تولوا فان الله لا یحب الکفرین (سورۂ آل عمران)

آپ فرما دیجئے کہ اگر تم خدا سے محبت رکھتے ہو تو تم لوگ میری اتباع کرو خدا تعالی تم سے محبت کرنے لگے گے۔ اور تمہارے گناہ معاف کر دیں گے اور اللہ تعالیٰ بڑے معاف کرنیوالے اور رحم کرنے والے ہیں۔

آپ ﷺ فرما دیجئے کہ تم اللہ اور رسول کی اطاعت کرو پھر اگر وہ اعراض کریں تو اللہ تعالیٰ کافروں سے محبت نہیں کرتے ہیں۔

ایک روایت میں ہے کہ جب یہود نے کہا کہ، نحن ابناء الله و احباؤه کہ ہم اللہ تعالیٰ کے بیٹے اور اللہ تعالیٰ سے محبت رکھنے والے ہیں تو اللہ جل شانہ نے یہ آیت مذکورہ نازل فرمائی کہ اگر اللہ سے محبت ہے تو خدا اور رسول کی عبادت و اطاعت کرو۔ جب حضور ﷺ نے یہ آیت یہود کے سامنے پیش کی تو انہوں نے اس کے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔

علامہ ابن کثیرؒ اسی تفسیر میں تحریر فرماتے ہیں کہ جو شخص خدا تعالی کی محبت کا دعوی کریں اور اس کے اعمال و اقوال و عقائد مطابق شرع محمدی ﷺ و فرمان نبوی نہ ہوں اور طریقۂ محمدیہ پر

toobaa-elibrary.blogspot.com

وہ کاربند نہ ہوتو وہ اپنے اس دعوی میں جھوٹا ہے۔

صحیح حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جو شخص کوئی ایسا عمل کرے جس پر ہمارا حکم نہ ہو وہ مردود ہے اسلئے یہاں بھی ارشاد ہوتا ہے کہ تم خدا سے محبت رکھنے کے دعوی میں سچے ہوتو میرے یہی طریقہ زندگی پر عمل کرو۔اسمیں تمہاری تمنا سے زیادہ خدا تعالی تم کو دیگا یعنی وہ خود تمہارا چاہنے والا بن جائیگا۔جیسا کہ بعض علماء وحکماء نے لکھا ہے کہ تمہارا چاہنا کوئی چیز نہیں لطف تو اسوقت ہے کہ خدا تجھکو چاہنے لگے۔غرض خدا کی محبت کی نشانی یہ ہے کہ ہر کام میں اتباع سنت مدنظر رکھو۔ابن ابی حاتم حضرت عائشہؓ سے ایک ضعیف روایت میں نقل کرتے ہیں جس کا مضمون صحیح ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ دین صرف اللہ کیلئے محبت اور اس کے لئے دشمنی کی نام ہے، پھر آپ ﷺ نے اس آیت کی تلاوت کی **ویغفر لکم ذنوبکم و** الآیۃ)

اور فرماتے ہیں کہ سنت نبویہ پر چلنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ تمہارے تمام گناہوں کو معاف کردے گا پھر ہر خاص وعام کو حکم ملتا ہے کہ سب خدا اور رسول کے احکام کو مانتے رہیں۔جو اس سے لوٹ جائیں یعنی خدا اور رسول کی اطاعت سے ہٹ جائیں تو وہ کافر ہیں اور خدا ان سے محبت نہیں رکھتا۔ (تفسیر ابن کثیر:۱/۳۵۸)

اس سے صاف واضح ہوگیا کہ رسول اللہ ﷺ کے طریقہ کی مخالفت کفر ہے یہ مخالفت کرنے والے خدا کے دوست نہیں ہوسکتے خواہ زبان سے محبت کے دعویدار ہوں جب تک کہ خدا کے سچے نبی رسول ﷺ خاتم الرسل کی تابعداری اور پیروی اور انکی سنتوں کا اتباع نہ کریں وہ اپنے اس دعوے میں جھوٹے ہیں۔ (اطاعت رسول : ۲۰ تا ۲۲)

اتباع سنت کی برکات وانعامات

سرور کائنات ﷺ کی اتباع پر جیسے اللہ جل شانہ نے بڑے بڑے انعامات کا وعدہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

فرمایا ہے کہ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ و یغفر لکم ذنوبکم و اللہ غفور رحیم۔ قل اطیعوا اللہ و الرسول فان تولوا فان اللہ لا یحب الکافرین۔ (آل عمران : ۱۱)

تو ایک قدرداں دل اور صاحب ایمان کے لئے اس سے بڑھ کر کونسی نعمت اور کیا فخر کی بات ہوسکتی ہے کہ مولی حق تعالی شانہ اسکو محبوب بنالے۔ جسکے ڈھانچے میں دل ہی نہ ہو عشق و محبت کی لذت اور اس کے مزے سے ناواقف ہو اس کوچہ سے اور اس در سے نابلد ہو اسکو اسکی نعمت کی کیا قدر ہوسکتی ہے اور اس سے محرومی پر اسکو کیا افسوس ہوسکتا ہے یہ تو اللہ جل شانہ نے جسے عشق و محبت کا کچھ حصہ عطا کیا ہو وہی اس محبوبیت کی قدر و منزلت جان سکتا ہے ع

ایں سعادت بزور بازو نیست

تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

الذن یتبعون الرسول النبی الامی (الآیۃ)

متبعین رسول اللہ ﷺ کے متعلق ارشاد ربی ہے اولئک ھم المفلحون تو یہاں حضور پاک ﷺ کے متبعین کے لئے فلاح کا تحفہ عطا کیا گیا ہے۔

دنیا میں اگر کسی کو معمولی سی ڈگری یا سرٹیفکیٹ مل جاتا ہے تو وہ پھولے نہیں سماتے اور ایسا خوش ہوتا ہے گویا اسکو مایۂ حیات مل گیا۔

اسکی اس طرح حفاظت کرے گا کہ کسی طرح بھی ضائع نہ ہو حالانکہ یہ عالم فانی یہ ڈگری فانی اور اس سے جو دولت و ثروت اور عزت حاصل ہوگی وہ سب زوال پذیر اور فانی ہے۔ مگر پھر بھی اس یقین و اعتقاد کے باوجود اس کے حصول کے لئے کتنی مشقت برداشت کیجاتی ہے کہ کسی طرح سے یہ ڈگری مل جائے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

اس کے لئے سفارشیں منتیں سماجتیں کی جاتی ہیں اور کرنی پڑتی ہیں غیروں کے سامنے جھکنا پڑتا ہے رشوتیں دیجاتی ہیں اور کس کس طرح سے اس کے حصول کی صورتیں اختیار کی جاتی ہیں۔ اور یہاں ایک ایسی ذات جو کہ ذات خداوندی وحدہ لاشریک کی محبوب ہماری اور تمہاری سب کی غرض پوری انسانیت کی انتہائی خیر خواہ کہ ایسی خیر خواہی کے پیچھے اس ذات محمدی ﷺ نے اپنا سب کچھ گھر بار خاندان قبیلہ بلکہ اپنی ذات ہی کو اس انسانیت کی خیر خواہی کے لئے وقف کر دیا تو ایسے محبوب اور ایسے محسن انسانیت ذات کا اتباع کرنے کے لئے کہا جا رہا ہے اور پھر اسپر اسقدر بڑا افلاح دارین کا سرٹیفکٹ بھی عطا کیا جا رہا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے و اطیعوا الله و الرسول لعلكم تفلحون ۔ تو یہاں اطاعت باری تعالیٰ اور اطاعت رسول اللہ ﷺ پر ثواب وانعامات کا وعدہ فرمایا گیا ہے۔ (اطاعت رسول)

سنت سے اعراض کا دنیا وآخرت میں وبال

اسی طرح اس سے روگردانی اور نافرمانی کرنے پر شدید عتاب بھی فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

ما آتاكم الرسول فخذوه و ما نهاكم عنه فانتهوا۔ و اتقوا الله ان الله شديد العقاب۔ آية

يا ايها الذين آمنوا اطيعوا الله و رسوله و لا تولوا عنه و انتم تسمعون۔ و لا تكونوا كاالذين قالوا سمعنا و هم لا يسمعون۔ ان شر الدواب عند الله الصم البكم الذين لا يعقلون۔

و لو علم الله فيهم خيرا لاسمعهم و لو اسمعهم لتولوا و هم معرضون۔ (انفال : ١٦)

اور رسول اللہ ﷺ جو کچھ تم کو دیدیا کریں وہ لے لیا کرو اور جس چیز سے تم کو روک دیں

toobaa-elibrary.blogspot.com

اس سے تم رک جایا کرو اور اللہ سے ڈرو بیشک اللہ تعالیٰ (مخالفت کرنے پر) سخت سزا دینے والا ہے۔

اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کا کہنا مانو، اور کہنا ماننے سے روگردانی مت کرو۔ اور تم اعتقاد سے سن تو لیتے ہی ہو اور تم لوگوں کی طرح مت ہونا جو دعوی تو کرتے ہیں کہ ہم نے سن لیا حالانکہ وہ سنتے سناتے کچھ نہیں۔

بے شک بدترین خلائق میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ لوگ ہیں جو بہرے ہیں اور گونگے ہیں جو کہ ذرا نہیں سمجھتے۔

اور اگر اللہ تعالیٰ ان میں کوئی خوبی دیکھتے تو انکو سننے کی توفیق دیتے۔ اور اگر انکو آپ سنا دیں تو ضرور روگردانی کریں گے بے رخی کریں گے۔

اس جگہ مؤمنین کو اطاعت خدا اور اطاعت رسول ﷺ اور خدا اور رسول ﷺ کی مخالفت چھوڑ دینے کا حکم ہوتا ہے اور یہ کہ کافروں سے مشابہت پیدا نہ کرو۔ جو کہ کہتے ہیں کہ ہاں ہم نے سنا حالانکہ وہ نہیں سنتے۔ (اطاعت رسول)

تارک سنت پر لعنت

اور اللہ کے رسول ﷺ اور آپ کے طریقوں کی مخالفت کرنے والے پر خود سید الکونین فخر دو عالم ﷺ لعنت کی بد دعا فرماتے ہیں چنانچہ حدیث میں آتا ہے حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ چھ آدمیوں پر میں بھی لعنت کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ بھی لعنت فرماتا ہے اور ہر نبی مستجاب الدعوات ہوتا ہے (۱) اللہ عز وجل کی کتاب میں زیادتی کرنے والا (۲) اللہ تعالیٰ کی تقدیر کو جھٹلانے والا (۳) اللہ تعالیٰ کی حرام چیزوں کو حلال سمجھنے والا (۴) میری آل اولاد میں سے جسکو اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے اسکو حلال کرنے والا

toobaa-elibrary.blogspot.com

(۵) سنت رسول ﷺ کو چھوڑنے والا۔ خدا اور اس کے محبوب اور مقبول رسول ﷺ کی لعنت کے بعد دنیا اور آخرت میں کہاں ٹھکانا رہ سکتا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں حفظ دامن میں رکھے اور ہمیں اپنی مرضیات پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

کتب حدیث میں بہت سے ایسے قصے ملیں گے کہ لعنت تو بہت زیادہ ہے جسکے لئے حضور ﷺ نے بددعا بھی فرمادی اسکی تو دنیا و عقبی برباد ہوگئی۔ کفار مشرکین کے قصے تو بکثرت ہیں لیکن بعض مسلمانوں کے ساتھ بھی یہ پیش آیا کہ حضور ﷺ ناراض ہو گئے اور کوئی بددعائیہ جملہ آپ کی زبان سے نکلا تو فوراً قبول ہوا اور فوراً اسکا اثر ظاہر ہوا۔

تو تارک سنت جسکے لئے حضور پاک ﷺ نے بددعا فرمائی ہے آپ یہی بتلائے کہ اسکا دنیا و عقبی میں کہاں ٹھکانا رہ سکتا ہے۔ مزید برآں سنت کے چھوڑنے کا ہی گناہ نہیں بلکہ سنت سے نفرت بھی دل میں ہو اور ساتھ ساتھ سنت پر عمل کرنے والوں کا مذاق بھی اڑاتا ہو تو پھر غیرت الٰہی ان منحوس ترین گناہوں کو کہاں گوارا کرسکتی ہے ایسے لوگوں کو اپنے ایمان کی فکر رکھنے چاہیئے کہ دنیا میں خواہ وہ خود اپنے آپ کو یا دیگر لوگ ان کو مسلمان سمجھتے رہیں لیکن کل قیامت کے دن مسلمانوں کے گروہ سے ان کو الگ کردیا جائے گا نہ ان کو جام کوثر ملے گا نہ شفاعت نصیب ہوگی۔

(اطاعت رسول :۴۹،۵۰)

سنت سے اعراض تو ہم سے قطع تعلق

اسی طرح حضور اقدس ﷺ کی سنتوں سے اعراض کرنے والے کو آپ ﷺ اپنے زمرے سے خارج قرار دیتے ہیں چنانچہ ارشاد فرمایا۔ فمن رغب عن سنتی فلیس منی کہ جو میری سنتوں سے اعراض کرے منہ پھیرے اسکا مجھ سے کوئی تعلق نہیں۔

جب سرکار خود ہی کسی کو اپنے زمرے سے خارج فرمادیں، پھر چاہے ہم ہزار بار اسلام

toobaa-elibrary.blogspot.com

اور امت محمد یہ میں ہونے کا دم بھرتے رہیں آپ کے زمرہ میں داخل نہیں ہو سکتے۔ سرکار دو عالم ﷺ کے فیصلے اور فتوی کے بعد دیگر علمائے کرام اس فتوی کا اظہار کسی پر کریں یا نہ کریں لیکن قطعی بات ہے کہ وہ مسلمان نہیں، پھر دنیا میں چاہے اسے اس پر یقین آئے یا نہ آئے لیکن کل قیامت کے دن حوض کوثر پر معلوم ہو جائے گا جب وہاں سے دھکے دے کر ہٹا دیا جائے گا اور خود حضور ﷺ بھی فرماویں گے **سحقاً** ، **سحقاً** ہلاکت ہو اور دوری ہو اس کے لئے جس نے میرے پیچھے اپنی روش بدلی اسلئے خدا و رسول ﷺ کی نافرمانی سے بہت ہی ڈرتے رہنا چاہیئے اور پوری قوتوں سے آپ کے مبارک طریقوں پر مبارک سنتوں پر عمل کرتے رہنا چاہیئے، لیکن یہ ملحوظ رہے کہ انسان کا نفس و شیطان اسکو ہمیشہ ہی سمجھاتا رہے گا کہ تو تو بہت کمزور ہے تجھ میں اس پر عمل کی طاقت کہاں۔ اسلئے شیطان کے اس مکروفریب میں نہ آنا چاہیئے ورنہ اسکا انجام بہت برا ہوگا۔

(اطاعت رسول:۵۳،۵۴)

ہمارے سامنے ایک کامل نمونہ ہے

ہمارے لئے تو اسوقت اسپر عمل کرنا بہت ہی آسان ہے کہ ہمارے سامنے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے اور اس پر رسول کریم ﷺ کا اسوۂ حسنہ اور صحابہ کرام کی مبارک زندگیاں ہیں کہ جس پر چلنا نہایت آسان ہے اور آج چودہ سو سال کی پوری تاریخ میں حق تعالی شانہ کے اس وعدہ کو پورا ہوتا ہوا پڑھ رہے ہیں، اور چودہ سو سال گذرنے پر اس کے آثار قدیمہ کو ہم دیکھتے ہیں پورا عالم اسلام اسکا باغ و بہار اور اسکی رونق و زینت ہمارے سامنے ہے اسکو دیکھنے پر بھی ہمیں اتباع سنت کی لالچ آسکتی ہے کہ جب اللہ جل شانہ نے مطیعین رسول ﷺ کے ساتھ کئے ہوئے وعدہ کو جو پورا کیا تھا اور اس کے قدیم آثار ہی جو ایسے دلکش ہیں تو خدا جانے کہ اسوقت کی اصل رونق کیا ہو گی۔ (اطاعت رسول :۶۴)

toobaa-elibrary.blogspot.com

سنت سے محبت پر انعام

حدیث پاک میں آتا ہے کہ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے مجھ سے فرمایا، بیٹا اگر تو اس بات پر قادر ہو کہ تیری طرف سے کسی کے دل میں کینہ نہ ہو تو اسکو اختیار کر کہ یہ میری سنت ہے اور جو میری سنت کو پسند کرتا ہے وہ مجھ سے محبت رکھتا ہے اور جو مجھ سے محبت رکھتا ہے وہ میرا جنت میں رفیق ہے۔ ہمیں اپنی حالت پر سوچنا چاہیئے کہ ہم کتنے دور جا چکے ہیں کہ سنت کی محبت بھی ہمارے دلوں سے نکل چکی ہے، حالانکہ حضور اکرم ﷺ صرف اپنی سنت سے محبت رکھنے پر بھی رفاقت جنت کا وعدہ فرمارہے ہیں۔

اصل میں قاعدہ یہ ہے کہ من تهاون باالآداب عوقب بحرمان السنة و من تهاون باالسنة عوقب بحرمان الفرائض و من تهاون بالفرائض عوقب بحرمان المعرفة کہ جو شخص شریعت کے آداب کو خفیف اور ہلکا سمجھے اسے سنت سے محرومی کا عذاب دیا جاتا ہے۔ اور جو شخص سنت کو خفیف اور ہلکا سمجھتا ہے اسے فرائض سے محرومی کی سزا دیجاتی ہے اور جو فرائض کو ہلکا سمجھتا ہے وہ معرفت کی محرومی میں مبتلا ہوتا ہے۔ تو جب کوئی شخص شریعت کی کسی چھوٹی میں چھوٹی جزئی چیز و مستحب کو ہلکا سمجھتا ہے اور اس سے توبہ کی توفیق نہ ہوئی تو پھر وہ اس راستہ میں آگے بڑھتا ہی رہتا ہے حتی کے چلتے چلتے یہاں تک نوبت پہنچ جاتی ہے کہ پھر یہ شخص حلال وحرام پر اصول وعقائد پر اشکالات و اعتراضات کرنے لگتا ہے اور آخر میں ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے۔ نعوذ باللہ من ذلک۔

اسلئے اگر کسی وقت کی مجلس میں بدقسمتی سے کوئی جملہ اپنے منھ سے ایسا نکل جائے جس سے شریعت کی کسی بات پر استہزاء معلوم ہوتا ہو تو فوراً توبہ و استغفار کر کے خدا سے معافی مانگنا چاہئے کیونکہ یہ شریعت سے اور سنت رسول اللہ ﷺ سے محبت نہ ہونے کی علامت ہے اور

toobaa-elibrary.blogspot.com

اس سے عذاب وسزا کے علاوہ آدمی حضور ﷺ کی رفاقت سے محروم ہو جائے گا اور عاشقوں کے لئے اس سے بڑھ کر کوئی اور سزا نہیں۔ کسی نے خوب کہا ہے

رباعی

گناہوں سے ہی بچنا اس جہاں میں ہوشمندی ہے
وہ توبہ ہی نہیں توبہ جو نذر جام ہو جائے
غم فرقت ہی کیا کم ہے میرے دل کے جلانے کو
ستم ہو اسپر تو یہ گل چراغ شام ہو جائے

(اطاعت رسول : ۸۴تا۸۶)

اطاعت رسول اطاعت الٰہی ہے

اللہ تبارک وتعالیٰ قرآن حکیم میں ارشاد فرماتے ہیں : من یطع الرسول فقد اطاع الله و من تولی فما ارسلنك علیهم حفیظا (سورۂ نساء : ۷۴)

جس شخص نے رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی، اور جو شخص روگردانی کرے سو ہم نے آپ ﷺ کو ان کا نگران بنا کر نہیں بھیجا۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

کہ میرا جو بندہ کہ رسول حضرت محمد ﷺ کا اطاعت گذار ہے وہی درحقیقت صحیح معنوں میں میرا اطاعت گذار ہے اور آپ ﷺ کا نافرمان میرا نافرمان ہے، اسلئے کہ آپ ﷺ اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتے، آپ کا قول وعمل وحی الٰہی کے مطابق ہوتا تھا، چنانچہ قرآن کریم میں متعدد جگہ اس مضمون کو بیان کیا گیا ہے۔ سورۂ نجم میں ارشاد ہے :

و ما ینطق عن الهوی ان هو الا وحی یوحی، علمه شدید القوی (سورۂ نجم)

toobaa-elibrary.blogspot.com

اور نہ آپ اپنی خواہش نفسانی سے باتیں سناتے ہیں انکا ارشاد میری وحی ہے جو بھیجی جاتی ہے ان پر، انکوایک قوی فرشتہ تعلیم کرتا ہے

ع گفتہ او گفتہ اللہ بود گرچہ از حلقوم عبداللہ بود

علامہ ابن کثیرؒ اس آیت کے ذیل میں فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کا علم کامل ہے، آپ ﷺ کا عمل مطابق علم ہے آپ ﷺ کا راستہ سیدھا ہے، اور آپ ﷺ عظیم الشان شریعت کے شارع ہیں۔ اور آپ ﷺ اعتدال والے راہ حق پر قائم ہیں۔ آپ ﷺ کا کوئی قول کوئی فرمان اپنی نفسانی خواہش اور ذاتی اغراض سے نہیں ہوتا ہے، بلکہ جس چیز کی تبلیغ کا آپ ﷺ کو حکم الہی ہوتا ہے آپ اسکو زبان مبارک سے فرماتے تھے اور وہی زبان مبارک سے ادا ہوتا تھا۔ کمی بیشی زیادتی ونقصان سے آپ ﷺ کا کلام پاک ہے۔

مسند احمد میں ہے کہ رسول پاک ﷺ نے فرمایا کہ ایک شخص کی شفاعت سے جو نبی نہیں ہوگا دو قبیلوں کے آدمیوں کے برابر یا ایک قبیلہ کے لوگوں کے برابر لوگ جنت میں داخل ہوں گے۔ وہ دو قبیلے یہ ہیں قبیلۂ ربیعہ، قبیلۂ مضر اس پر ایک شخص نے کہا کہ کیا قبیلۂ ربیعہ قبیلۂ مضر میں سے نہیں ہے (کہ آپ نے الگ الگ شمار فرمایا) تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں تو وہی کہتا ہوں جو مجھ سے کہلوایا جاتا ہے۔

مسند احمد کی ایک اور حدیث میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ فرماتے ہیں کہ میں جو کچھ حضور اکرم ﷺ سے سنتا تھا اسے حفظ کرنے کے لئے لکھ لیا کرتا تھا، پس بعض قریشیوں نے مجھے اس سے روکا، اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ بھی انسان ہیں کبھی کبھی غصہ وغضب میں کچھ فرمادیا کرتے ہیں چنانچہ میں لکھنے سے رک گیا، پھر میں نے اسکا ذکر حضور علیہ السلام سے کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ لکھ لیا کرو خدا کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے میری زبان

toobaa-elibrary.blogspot.com

سے سوائے حق بات کے اور کوئی کلمہ نہیں نکلتا ہے۔

مسند بزار کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں تمہیں جس اجر کی خبر خدا تعالی کی طرف سے دوں اسمیں کوئی شک وشبہ نہیں ہوتا ہے۔

نیز ایک حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں بجز حق کے اور کچھ نہیں کہتا، اس پر بعض صحابہ نے عرض کیا کہ حضور ﷺ تو کبھی کبھی خوش طبعی بھی کیا کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا اسمیں میری زبان سے ناحق نہیں نکلتا ہے۔ اس لئے اللہ جل شانہ نے جگہ جگہ آپ کی اتباع کا لوگوں کو حکم دیا ہے۔ کیونکہ اطاعت رسول درحقیقت اطاعت الٰہی ہے جیسا کہ حضور اکرم ﷺ فرماتے ہیں: من اطاعنی فقد اطاع الله و من عصانی فقد عصا الله و من اطاع امیری فقد اطاعنی و من عصا امیری فقد عصانی۔ جس نے میری اطاعت کی بے شک اس نے خدا کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی بے شک اس نے خدا کی نافرمانی کی اور جس نے میرے امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے میرے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔

عصیان رسول عصیان الٰہی کیوں نہ ہو جبکہ خود باری عزاسمہ کا ارشاد ہے و ما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی اس بناپر آپ کے ارشاد کو نہ ماننا اللہ تعالیٰ کے ارشاد کو ٹھکرانا ہے۔ (اطاعت رسول: ۸۷تا۹۰)

سنت اور خواہشات

ایک روایت میں ہے کہ [۷۲] فرقے دوزخ میں جائیں گے اور صرف ایک جنت میں جائے گا اور وہ اہل سنت والجماعت ہے اور عنقریب میری امت میں ایسے لوگ پیدا ہوں گے کہ خواہشات ان میں اس طرح سرایت کی ہوئی ہوگی جیسے باؤلے کتے کے زہر کا اثر کاٹے

toobaa-elibrary.blogspot.com

ہوئے آدمی میں سرایت کر جاتا ہے کہ اسکی کوئی رگ اور کوئی جڑ ایسا باقی نہیں رہتا ہے جس میں زہر کا اثر نہ پہونچتا ہو اسلئے خواہش کو چودہ سال پہلے گزرنے والے جناب رسول اللہ ﷺ کے مبارک طریقوں پر عمل کرنا چاہیئے اور اپنی خواہشات کو حضور اقدس ﷺ کے قول وفعل کے آگے بالکل قربان کر دینا چاہیئے جیسا کہ حضور ﷺ کا ارشاد پہلے بھی گذر چکا ہے کہ تم میں سے کوئی اسوقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ اس کی خواہش اس دین کے تابع نہ ہو جائے جس کو میں لے کر آیا ہوں۔

اسلئے اپنی خواہش کے مطابق چیزیں دین میں داخل کرنے کی کوشش نہ کرنی چاہیئے۔ اسلئے کہ حضور اقدس ﷺ بدعت کے ایجاد کرنے کے متعلق فرماتے ہیں کہ جو قوم بھی کوئی بدعت ایجاد کرتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں سنت اٹھا لیتے ہیں، لہذا سنت کو مضبوطی سے پکڑے رہنا ضروری ہے۔

اسی طرح حضرت حسان ؓ بھی فرماتے ہیں کہ جو قوم بھی اپنے دین میں کوئی نئی بات ایجاد کرتی ہے تو اس کے بدلے اللہ تعالیٰ ان سے سنت اٹھا لیتے ہیں۔ پھر اس سنت کو قیامت تک ان کی طرف واپس نہیں کرتے یعنی وہ قوم سنت کی برکت سے ہمیشہ کے لئے محروم کر دی جاتی ہے۔ (اطاعت رسول: ۱۱۲، ۱۱۳)

سنت کے سوا سب طریقے مردود ہیں

جیسے حضور اقدس ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آنے والا ہے اس طرح آپ ﷺ کے طریقۂ زندگی کے سوا کسی دوسرے طریقہ کو اپنانے کی اجازت نہیں۔ قیامت تک حضور ﷺ کے طریقے چلیں گے اور اسمیں کوئی تغیر نہیں ہوسکتا۔

حضرت جابر ؓ کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا میں تمہارے

toobaa-elibrary.blogspot.com

پاس ایک سفید چمکدار صاف ستھرا دین لیکر آیا ہوں اور اگر موسیٰ بھی زندہ ہوتے تو انہیں بھی میری اتباع کے سوا چارہ نہ تھا۔

حضرت جابرؓ سے ایک اور روایت ہے جو غالباً پہلے بھی گذر چکی ہے کہ حضرت عمر بن الخطابؓ حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں تورات کا ایک نسخہ لیکر حاضر ہوئے، اور کہنے لگے یا رسول اللہ یہ تورات کا ایک نسخہ ہے اسپر آپ ﷺ نے سکوت فرمایا، تو حضرت عمرؓ نے اسے پڑھنا شروع کر دیا آپ ﷺ کا چہرۂ انور متغیر ہونے لگا، تو حضرت ابو بکرؓ حضرت عمرؓ کو کہنے لگے، کہ تمہیں گم کرنے والیاں گم کریں، تم رسول اللہ ﷺ کا چہرۂ انور نہیں دیکھتے اسپر حضرت عمرؓ نے آپ ﷺ کے چہرۂ انور کی طرف دیکھا اور کہنے لگے میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں اللہ کے غصے سے اور اس کے رسول کے غصے سے، ہم اللہ کے رب ہونے پر اور اسلام کے دین ہونے پر اور محمد ﷺ کے نبی ہونے پر دل سے راضی ہیں۔

تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر موسیٰ تم میں آجائیں اور تم ان کا اتباع کرنے لگو اور مجھے چھوڑ دو تو بھی تم سیدھی راہ سے بھٹک جاؤ گے۔ اگر حضرت موسیٰ زندہ ہوتے اور میرے زمانۂ نبوت کو پاتے تو وہ بھی میری ہی اتباع کرتے۔

اس لئے قرب قیامت کے وقت جب حضرت عیسیٰ آسمان سے اتریں گے تو وہ بھی شرع محمدی ﷺ کے پیرو ہوں گے اور آپ ﷺ کے ہی طریقہ پر چلیں گے۔ (اطاعت رسول)

اتباع سنت میں برکت ہے

آپ ﷺ کی بعثت کے بعد ساری شریعتیں اور سارے طریقے منسوخ ہیں۔ شرع محمدی اور سنت نبوی علی صاحبہا الف الف تحیۃ وسلام کے سوا اور کوئی مقبول نہیں ہے اور قیامت تک

toobaa-elibrary.blogspot.com

کے لئے آپ ﷺ کے طریقہ ہی میں برکت رکھدی گئی ہے کہ پہلے زمانہ کے لوگ ہزار سال کی محنتوں اور ریاضتوں سے بھی اس درجہ کو نہیں پہنچ سکتے جس مرتبہ پر ایک محمدی صرف چند سال کی ریاضتوں میں پہونچ جاتا ہے۔

تو آپ ﷺ کے طریقوں اور سنتوں میں بڑی برکت ہے جیسا کہ حدیث میں آتا ہے۔

عمل قليل فی سنة خير من عمل كثير فی بدعة و كل بدعة ضلالة و كل ضلالة فی النار کہ سنت کے دائرے میں رہکر تھوڑا عمل بھی مبارک اور بہتر ہے بدعت میں پھنس کر بہت زیادہ اعمال کرنے سے اور ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی دوزخ میں لیجانے والی ہیں۔

اسی طرح نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ سنت کے دائرے میں رہ کر میانہ روی کے ساتھ عمل کرنا بہت بہتر ہے، بدعت میں پھنس کر بڑے مجاہدہ کرنے سے۔

حضور اقدس ﷺ کے طریقہ کو چھوڑ کر جو کوئی بھی نفسانی یا شیطانی راستہ اختیار کرے گا اسے آپ ﷺ کی شفاعت نصیب نہ ہوگی۔

چنانچہ حدیث میں آتا ہے کہ دو آدمی ایسے ہیں جنکو میری شفاعت نصیب نہ ہوگی۔

اور دوسری روایت میں ہے کہ میری امت میں دو قسم کے آدمی ہیں جنکو میری شفاعت نصیب نہ ہوگی ایک تو ظالم بادشاہ اور دوسرا وہ کہ دین کے اندر غلو کرے حتی کہ غلو کرتے کرتے طریقۂ اہل سنت والجماعت سے نکل جائے۔ اس لئے دین میں زیادتی اور غلو کرنے سے اور بدعتوں سے بہت ہی بچنا چاہیئے کہ بدعت شیطان کا بہت بڑا جال اور بہت بڑا مکر ہے۔

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ واللہ میں نہیں جانتا کہ آج روئے زمین پر کوئی دوسرا ایسا ہو کہ جس کا مرنا شیطان کو میرے مرنے سے زیادہ پسند ہو، عرض کیا گیا یہ کیوں؟ فرمایا کہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

شیطان کہیں مشرق یا مغرب میں کوئی بدعت نکالتا ہے جس کا حکم پوچھنے کے لئے کوئی مسلمان میرے پاس آتا ہے تو میں اس مسلمان کو رسول اللہ ﷺ کے راستہ پر لگا دیتا ہوں، پس شیطان کی نکالی ہوئی بدعت جوں کی توں اسپر پھینک کر ماردی جاتی ہے۔

نیز آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو کوئی طریقۂ سنت پر ہو اور بدعت سے لوگوں کو روکتا ہو اور سنت والے طریقہ کا حکم کرتا ہو تو ایسے آدمی کو دیکھنا بھی عبادت ہے اسی طرح آپ ہی کا ارشاد ہے کہ جس نے کوئی ایسی رائے ایجاد کی جو قرآن میں نہیں اور نہ آنحضرت ﷺ کی سنت کے موافق ہے تو اسے پتہ نہیں کہ کل قیامت میں اسکا کیا حشر ہونے والا ہے۔ (اطاعت رسول:۱۱۴ تا ۱۱۷)

سہل بن عبداللہ تستریؒ کا ارشاد

فرمایا جو مال اہل معاصی سے لیا جائے وہ حرام ہے اور دنیا میں سنت کی مثال ایسی ہے جیسے عقبیٰ میں بہشت، جو شخص بہشت میں گیا وہ بلا سے بے خوف ہو گیا، اور یونہی جو جادۂ سنت پر ہو گا وہ ہویٰ اور بدعت سے امن میں ہے۔

اور جو شخص کسب پر طعن کرے وہ سنت پر طعن کرتا ہے، اور جو توکل پر طعن کرے وہ ایمان پر طعن کرتا ہے، اور اہل توکل کا کسب جادۂ سنت پر ہی درست ہو سکتا ہے۔

(اطاعت رسول:۱۷۹،۱۸۰)

جو مبتدع سے دوستی رکھے اس سے سنت علیحدہ ہو جائے گی اور جو مبتدع کے ساتھ بیٹھے گا حق تعالیٰ اسکا نور ایمان چھین لیگا۔ (اطاعت رسول)

toobaa-elibrary.blogspot.com

باب ﴿۴﴾

اتباع سنت کی اہمیت پر چند مختلف علماء کرام کے اہم مضامین

اتباع سنت پر دخول جنت کا وعدہ

حضرت شیخ زادمجدہم نے اپنے رسالہ، اکابر علمائے دیوبندؒ اتباع سنت کی روشنی میں، عنوان سے تحریر فرمایا ہے۔ اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے ۔" قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ۔" اے محمد ﷺ اپنی امت سے کہہ دیجئے کہ اگر اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتے ہو تو میرا اتباع کرو اللہ تعالیٰ تمہیں اپنا محبوب بنالے گا۔

درمنثور میں کثرت سے روایات ذکر کی گئی ہیں کہ بہت سے لوگوں نے یہ دعوی کیا کہ ہمیں اللہ تعالیٰ سے محبت ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی اللہ جل شانہ نے حضور اقدس ﷺ کے اتباع کو اپنی محبت کے لیے علامت قرار دیا۔ حضرت ابن عمرؓ حضور اقدس ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ تم میں سے کسی کا ایمان اس وقت تک کامل نہیں ہوسکتا جب تک کہ اس کی خواہشات اس دین کے تابع نہ بن جائیں جو میں لے کر آیا ہوں۔ حضرت ابودرداءؓ اسی آیت کی تفسیر میں حضور اقدس ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ میرا اتباع کرو نیک کاموں، تقوی میں، تواضع میں، اور اپنے نفس کو ذلیل سمجھنے میں، حضرت حسن بصریؒ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں، کہ اللہ تعالیٰ کی محبت کی علامت اتباع سنت ہے۔

حضرت ابورافعؓ سے نقل کیا گیا ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ "میں نہ پاؤں کسی کو اپنی مسند پر ٹیک لگائے ہوئے کہ اس کے پاس میرے اوامر میں سے کوئی امر آئے یا نواہی میں سے کوئی نہی آئے اور وہ کہے کہ ہم نہیں جانتے جو قرآن میں ہمیں ملے گا اسی پر عمل کریں گے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

(مشکوۃ المصابیح:۲۹)

مشکوۃ میں مقدام بن معدیکربؓ سے حضور اقدس ﷺ کا ارشاد نقل کیا گیا ہے آپ نے فرمایا کہ مجھے قرآن دیا گیا اور قرآن ہی کے برابر دوسری چیزیں (یعنی سنت) قریب ہے کہ کوئی آدمی پیٹ بھرا اپنی مسند پر ٹیک لگائے ہوئے یہ کہے کہ تم لوگ صرف قرآن ہی کو لو اس میں حلال پاؤ اس کو حلال سمجھو اور جو حرام پاؤ اسکو حرام سمجھو حالانکہ جو رسول اللہ ﷺ نے حرام فرمایا ہے وہ ایسا ہی ہے جیسے قرآن سے ثابت ہو۔

حضور اقدس ﷺ نے ''پیٹ بھرا'' کا لفظ اس وجہ سے ارشاد فرمایا کہ اس قسم کی خرافات جب ہی سوجھتی ہیں۔ دوسری حدیث پاک میں عرباض بن ساریہؓ سے بھی یہی مضمون نقل کیا گیا ہے اس کے الفاظ یہ ہیں۔ ''تم میں سے کوئی شخص اپنے گاؤ تکیہ پر کمر لگائے یہ سمجھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کوئی چیز بجز اس کے جو قرآن پاک میں ہے حرام نہیں کی۔ خبر دار! خدا کی قسم میں نے بھی کچھ چیزوں کا حکم دیا ہے اور نصیحت کی ہے اور بہت سی چیزوں سے روکا ہے وہ بھی قرآن کی مقدار میں ہے بلکہ زیادہ ہی ہے۔ (مشکوۃ:۲۹) اس حدیث میں ''گاؤ تکیہ پر کمر لگائے'' کا مطلب وہی ہے جو پہلے میں پیٹ بھرے کا تھا ایسی حماقتیں ثروت ہی میں سوجھتی ہیں، ان صفات کے ذکر کرنے سے مطلب یہ ہے کہ یہ لغویات جب ہی سوجھتی ہیں جب تنعم بہت بڑھ گیا ہو جیسا کہ متکبرین و متجبرین کی عادت ہے۔ جن کا دین کے معاملات میں اہتمام بہت کم ہوتا ہے اپنے گھر میں تنعم میں پڑے رہتے ہیں علم کے سیکھنے سکھانے سے بے بہرہ ہوتے ہیں۔ حضرت عرباضؓ ہی سے ایک اور حدیث نقل کی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ایک دفعہ نماز پڑھائی پھر ہماری طرف متوجہ ہو کر بڑا بلیغ وعظ فرمایا کہ جس سے آنکھیں بہہ پڑیں، قلوب دہل گئے، ایک آدمی نے کہا کہ یا رسول اللہ! یہ تو ایسی نصیحت ہے جیسے رخصت ہونے والا خاص نصیحت کرتا ہے لہذا ہمیں کوئی

toobaa-elibrary.blogspot.com

(خاص) نصیحت فرمائیے، تو آپ ﷺ نے چند نصیحتیں فرمائی ان میں ایک تاکیدی نصیحت یہ فرمائی علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین ''میری سنت اور خلفاء راشدین کی سنت کو لازم پکڑو اور دین میں نئی باتوں سے بچو کیونکہ ہر نئی چیز بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔
(مشکوۃ:۲۹)

حضوراقدس ﷺ کا پاک ارشاد ہے کہ جسنے میری کسی ایسی سنت کو زندہ کیا جو میرے بعد چھوڑ دی گئی تھی تو اس کو اتنا اجر ملے گا جتنا عمل کرنے والے کو ملے گا۔ اوران کے اجروں میں کوئی کمی نہ ہوگی اور کوئی دین میں کوئی نئی چیز پیدا کرے جو اللہ تعالیٰ اوراس کے رسول کو ناپسند ہے تو اس کو عمل کرنے والوں کے برابر گناہ ملے گا اوران کے گناہوں میں کوئی کمی نہ ہوگی۔ (مشکوۃ:۳۰) نیز حضوراقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ امت گمراہی پر اکٹھی نہیں ہوسکتی اور اللہ تعالیٰ کی مدد جماعت کے ساتھ ہے جو جماعت سے نکلے گا جہنم میں جائے گا۔ (مشکوۃ:۳۰) حضوراقدس ﷺ کا پاک ارشاد ہے کہ جس نے میری سنت سے محبت کی اس نے گویا مجھ سے محبت کی اور جسنے مجھ سے محبت کی وہ میرے ساتھ جنت میں ہوگا۔ (مشکوۃ:۴۰) حضرت ابوہریرہؓ نے حضوراقدس ﷺ کا پاک ارشاد نقل کیا ہے کہ جو کوئی میری سنت پر عمل کرے میری امت کے فساد کے وقت تو اسکو سو شہیدوں کا اجر ملے گا۔ (مشکوۃ:۳۰) نیز ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ اگر حضرت موسیٰؑ زندہ ہوتے تو ان کو میری اتباع کے بغیر چارہ نہ ہوتا۔ (مشکوۃ:۳۰) موطا امام مالک میں حدیث مرسل نقل کی گئی ہے کہ حضوراقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو کسی بدعتی کی تعظیم کرے تو اس نے گویا اسلام کے منہدم کرنے پر اعانت کی۔ امام زہریؒ کا قول ہے کہ ہمارے اکابر فرمایا کرتے تھے کہ سنت کو پختہ پکڑنا نجات ہے، اور حضرت مالکؒ کا ارشاد ہے کہ سنت مثل کشتی حضرت نوح علیہ السلام کی ہے۔ جو اس میں بیٹھ گیا وہ بچ گیا اور جو اس سے پیچھے رہ گیا وہ غرق ہوگیا۔ (العبودیۃ:۴۷، اکابر دیوبند:۲۷)

toobaa-elibrary.blogspot.com

عمل بالسنۃ

حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ سے روایت ہے کہ جب حضرت مدنیؒ آخری حج سے تشریف لا رہے تھے تو ہم لوگ اسٹیشن پر شرف زیارت کے لئے گئے۔ حضرت متوسلین میں سے ایک صاحبزادہ محمد عارف ضلع جھنگ، دیوبند تک ساتھ گئے۔

ان کا بیان ہے کہ ٹرین میں ایک ہندو جنٹلمین بھی تھے جنکو ضرورت فراغت لاحق ہوئی وہ رفع حاجت کے لئے گئے اور الٹے پاؤں بادل ناخواستہ واپس ہوئے حضرت مولانا مدنیؒ سمجھ گئے فوراً چند سگریٹ کی ڈبیاں ادھر ادھر سے اکٹھی کی اور لوٹا لیکر پاخانہ میں گئے اور اچھی طرح صاف کر دیا اور ہندو دوست سے فرمانے لگے جایئے پاخانہ تو بالکل صاف ہے نوجوان نے کہا کہ مولانا میں نے دیکھا ہے پاخانہ بالکل بھرا ہوا ہے۔

قصہ مختصر وہ اٹھا اور جا کر دیکھا تو پاخانہ بالکل صاف تھا بہت متاثر ہوا، اور بھرپور عقیدت کے ساتھ عرض کرنے لگا یہ حضور کی بندہ نوازی ہے جو سمجھ سے باہر ہے۔ راقم الحروف (مولانا محمد اسلم شیخوپوری) کو بھی یہ بات پہنچی ہیکہ اس واقعہ کو دیکھنے پر یا اس طرح کے کسی دوسرے واقعہ پر اسی ڈبہ میں خواجہ نظام الدین تونسی مرحوم نے اس ڈبہ میں ایک ساتھی سے پوچھا کہ کھدر پوش کون ہے؟ جواب ملا کہ یہ حسین احمد مدنیؒ ہے۔ تو خواجہ صاحب مرحوم بے اختیار ہو کر حضرت مدنیؒ کے پاؤں سے لپٹ گئے اور رونے لگے۔ حضرت نے جلد پاؤں چھڑائے اور پوچھا کیا بات ہے تو خواجہ صاحب نے کہا سیاسی اختلافات کی وجہ سے میں نے آپ کے خلاف فتوے دیئے اور بُرا بھلا کہا، اگر آج آپ کے اس اعلیٰ کردار کو دیکھ کر تائب نہ ہوتا تو سیدھا جہنم میں جاتا۔

حضرت نے فرمایا میرے بھائی میں نے تو حضور ﷺ کی سنت پر عمل کیا ہے اور وہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

سنت یہ ہے کہ حضور ﷺ کے ایک یہودی مہمان نے بستر پر پاخانہ کر دیا تھا صبح جلدی اٹھکر چلا گیا۔ جب اپنی بھولی ہوئی تلوار لینے واپس آیا تو دیکھا کہ حضور ﷺ بنفس نفیس اپنے دست مبارک سے بستر دھو رہے ہیں یہ دیکھ کر وہ مسلمان ہوگیا۔ (خزینہ:۱۵۴تا۱۵۶)

سنت کی اہمیت

اہوال القیامہ میں علامہ زین الدین بن رجب نے لکھا ہے ایک مرتبہ انکے پاس ایک ایسا شخص آیا جو کفن چور تھا مگر اب وہ اس قبیح حرکت سے باز آ چکا تھا اور توبہ کر کے نیکی کی زندگی گذار رہا تھا۔

علامہ زین الدینؒ نے اس سے پوچھا تم مسلمانوں کے کفن چراتے رہے ہو اور تم نے مرنے کے بعد انکی حالت دیکھی ہے یہ بتاؤ کہ جب تم نے ان کے چہرے کھولے تو ان کا رخ کس طرف تھا؟ اس نے جواب دیا اکثر چہرے قبلے کے رخ سے پھرے ہوئے تھے حضرت زین الدینؒ کو بڑا تعجب ہوا کیونکہ دفن کرتے ہوئے تو مسلمان کا چہرہ قبلہ رخ کیا جاتا ہے۔انہوں نے امام اوزاعیؒ سے اس بارے میں پوچھا تو امام اوزاعیؒ نے پہلے تو تین بار انا للہ و انا الیہ راجعون پڑھا، پھر فرمایا وہ لوگ ہوں گے جو اپنی زندگی میں سنتوں سے منہ پھیرنے والے تھے۔

(اللھم لا تجعلنا منھم) (خزینہ:۱۹۱،۱۹۲)

احیاءِ سنت

مولوی عبدالقیوم صاحب اور مولوی محمد پھلتی بیان فرماتے تھے کہ مولوی اسمٰعیل شہیدؒ کی بہن کی شادی شاہ رفیع الدین صاحب کے بڑے بیٹے مولوی عبدالرحمٰن صاحب کے ساتھ ہوئی تھی، مولوی عبدالرحمٰن صاحب کا انتقال ہوگیا، ایک مرتبہ مولوی اسمٰعیل صاحب شہر قصبہ پھلت میں منبر پر کھڑے ہوکر نکاح ثانی کی ترغیب دلا رہے تھے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

پھلت کے صاحبوں میں سے ایک صاحب کھڑے ہوئے اور کہا کہ مولوی صاحب میں کچھ پوچھنا چاہتا ہوں مولانا نے فرمایا ابھی نہ پوچھو، پھر پوچھنا، اور یہ فرما کر وعظ بند کر دیا اور منبر پر سے اتر گئے اور اسی دن دہلی روانہ ہو گئے اور دہلی پہنچ کر بہن کے پاس پہنچے ان کی بہن مولوی صاحب سے بھی عمر میں بڑی تھی اور دوسرے مرض کی وجہ سے کمزور بھی بہت تھی۔ آپ نے اپنا عمامہ بہن کے قدموں پر ڈالدیا اور فرمایا کہ اگر بہن تم چاہو تو میں وعظ کہہ سکتا ہوں ورنہ نہیں کہہ سکتا انہوں نے کہا کیا بات ہے؟ فرمایا کہ تم نکاح کرلو۔ انہوں نے کہا کہ مجھے نکاح سے انکار نہیں، لیکن میں تو نکاح کے قابل بھی نہیں، مولانا نے فرمایا کہ یہ صحیح ہے مگر لوگ نہیں جانتے وہ یہی سمجھتے ہیں کہ تم رسم کی بناء پر نکاح نہیں کرتیں۔ اس پر وہ رضامند ہو گئیں اور ان کا نکاح مولوی عبدالحی صاحب سے کر دیا گیا۔

مولوی عبدالقیوم صاحب فرماتے تھے کہ میرے والد سے نکاح ہونے کے بعد بھی وہ بیمار رہیں، اور میرے والد کو ان سے صحبت کا بھی اتفاق نہیں ہوا۔ اور یہ بھی فرمایا کہ جب ہندوستان میں نکاح ثانی بند ہوا تھا اسوقت سے مولوی اسمٰعیل صاحب کی بہن کا نکاح ثانی سب سے پہلا نکاح تھا۔ (ارواح ثلاثہ: ۸۰، بحوالہ خزینہ: ۱۳۴، ۱۳۵)

حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی صاحبؒ کا ارشاد

جانو! کہ جو عبادت سنت نبی کریم کے مطابق ہے وہ تزکیۂ نفس تصفیۂ عناصر اور قرب الٰہی کے حاصل کرنے میں بہ نسبت دیگر عبادتوں کے زیادہ مفید ہے اس لئے بدعت حسنہ سے بھی دنیا میں اجتناب کرنا چاہیئے جیسا کہ بدعت قبیحہ سے۔

اور آنحضرت ﷺ کا ارشاد بھی یہی ہے کہ کل محدثة بدعة و کل بدعة ضلالة۔ ہر نئی بات بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ کل محدثة

toobaa-elibrary.blogspot.com

ضلالة (ہرنئی بات گمراہی ہے)

اس کا یہ نتیجہ بالکل بدیہی ہے کیونکہ اسکی وضاحت یہ ہوئی کہ لا شئ من الضلالة بهداية فلا شئ من المحدثة هداية، علاوہ ازیں دوسری حدیث میں بھی آیا ہے کہ ان القول لا يقبل مالم يعمل به و كلاهما لا تقبلون بدون النية و القول و العمل و النية لا تقبل مالم توافق السنة۔ یعنی کوئی بات اس وقت تک مقبول نہیں ہوتی جب تک کہ نہ کی جائے اور کوئی بات اور کوئی عمل اسوقت تک مقبول نہیں ہوتے جب تک اس کی نیت نہ ہو اور یہ تینوں یعنی [۱] بات [۲] عمل اور [۳] نیت اسوقت تک مقبول نہیں ہوتے جب تک کہ سنت کے موافق نہ ہوں، بات صاف ہوگئی کہ جو عمل سنت کے مطابق نہیں ہوتے وہ مقبول نہیں ہوتے ان کا ثواب بھی نہیں ملتا۔ (ترجمہ ارشاد الطالبین: ۴۷، ۴۸) چوتھا باب، مصنفہ قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ

امام شافعیؒ کا ارشاد

امام شافعیؒ کا ارشاد ہے کہ جب میں کسی شخص کو جو حدیث و سنت والا ہو دیکھتا ہوں تو ایسا ہے گویا میں نے رسول اللہ ﷺ کے اصحاب میں سے کسی کو دیکھ لیا۔ (اطاعت رسول: ۱۷۳)

ایوب سختیانیؒ کا ارشاد

فرماتے ہیں کہ میں طریقۂ نبوت پر عمل کرنے والوں میں سے جب کسی کے مرنے کی خبر سنتا ہوں تو اس کے جانے سے مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے گویا میرے بدن کا کوئی حصہ جاتا رہا، اور عرب و عجم کی نیک بختی کے آثار میں سے یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ان میں سنت کا پابند عالم پیدا فرماوے۔ (اطاعت رسول)

عبداللہ بن شوذبؒ کا ارشاد

فرماتے ہیں کہ جب کوئی نوجوان طاعت الٰہی کی طرف متوجہ ہو تو اس پر اللہ تعالیٰ کی

toobaa-elibrary.blogspot.com

بڑی نعمت یہ ہے کہ اس کا بھائی چارہ ایسے مرد صالح سے کردے جو طریقۂ سنت پر مستقیم ہوتا کہ وہ صاحب سنت اس نوجوان کو بھی طریق سنت پر ابھار لیجاوے۔ (اطاعت رسول:۱۷۶،۱۷۷)

حضرت مجدد الف ثانیؒ کا ارشاد

فرماتے ہیں کہ، فضیلت اور ثواب سنت کی تابعداری پر، اور اجر وثواب کی زیادتی شریعت کی بجا آوری پر موقوف ہے۔ مثلاً قیلولہ جو سنت کے مطابق، اور سنت کی متابعت کی نیت سے ہو وہ ان کروڑوں شب بیداریوں سے افضل ہے جو سنت کے مطابق نہ ہو۔ ایسے ہی عید الفطر کے دن روزہ نہ رکھنا، جس کا شریعت نے حکم دیا ہے شریعت کے خلاف کے صیام دھر سے افضل ہے۔ شارع علیہ السلام کے حکم سے ایک دمڑی کا دینا، اپنی خواہش سے سونے کا پہاڑ خرچ کرنے سے افضل ہے۔

ایک دوسرے مکتوب میں حضرت فرماتے ہیں کہ بطور زکوۃ ایک درہم کا خرچ کرنا جس کا شریعت نے حکم دیا ہے نفس کشی کے لئے ان ہزار دیناروں کے خرچ کرنے سے بہتر اور فائدہ مند ہے جو اپنی خواہش سے خرچ ہوں۔

اور شریعت کے حکم کے مطابق عید الفطر کے دن کا کھانا خواہشات کے زائل کرنے میں، اپنے طور پر کئی سال روزہ رکھنے سے بہتر ہے اور فجر کی دو رکعت نماز کا جماعت کے ساتھ ادا کرنا جو سنتوں میں سے ایک سنت ہے اس سے بہت بہتر ہے جو ساری رات نفل پڑھتا رہے اور فجر کی نماز بغیر جماعت کے تنہا پڑھے۔ (اطاعت رسول:۱۷۷،۱۷۸)

حضرت مولانا شاہ وصی اللہؒ کا ارشاد

میں تو اس چیز کو بہت دنوں سے سمجھ چکا ہوں، بلکہ اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کر چکا ہوں کہ اس زمانہ میں دین و دنیا دونوں کی فلاح حاصل کرنے کے لئے **بجز تسنن بسنت**

toobaa-elibrary.blogspot.com

النبی ﷺ اور کوئی صورت نہیں، یعنی رسول اللہ ﷺ کی سنت ہی پر چل کر اور اسے اختیار کر کے آج ہمیں دنیا کی بھی فلاح مل سکتی ہے۔ ورنہ اہل دنیا پر فلاح کا دروازہ بند اور عاقبت تنگ ہو گئی ہے۔ اور ہوتی جائے گی۔ پھر آگے چل کر حضرت فرماتے ہیں کہ اصل یہ ہے کہ فلاح عالم کے خدائی اصول اور صلاح عالم کا نبوی طریق کا رستہ ہمارے ہاتھوں سے چھوٹ گیا ہے اور وہ رستہ یہی تھا کہ علاوہ دین کے دنیوی امور میں بھی رسول اللہ ﷺ کی سنن کے ساتھ تسنن کیا جاتا۔ یعنی رسول اللہ ﷺ کی سنتوں پر عمل کیا جاتا (اطاعت رسول:۱۷۸،۱۷۹)

عبداللہ دیلمی ؒ کا ارشاد

آپ بڑے تابعی ہیں بعضوں نے ان کو صحابی بھی بتایا ہے فرماتے ہیں کہ مجھے اکابر سے یہ بات پہونچی ہے کہ دین کے جانے کی ابتداء سنت کے چھوٹنے سے ہوگی، ایک ایک سنت اس طرح چھوڑی جائے گی جیسا کہ رسّی کا بل اتارا جاتا ہے۔ (اطاعت رسول:۱۸۰)

toobaa-elibrary.blogspot.com

باب ﴿۵﴾

اتباع سنت کی اہمیت پر مولانا تقی الدین ندوی دامت برکاتہم کا بہت اہم مضمون

حضرت مولانا تقی الدین ندوی دامت برکاتہم نے حضرت مولانا یوسف صاحب مدظلہ کی کتاب اطاعت رسول ﷺ پر مقدمہ لکھا، جو سنت رسول ﷺ کی اہمیت پر بہت ہی مؤثر و جاندار مضمون کی حیثیت رکھتا ہے اس لئے ہدیۂ ناظرین کیا جارہا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد لله رب العلمين و الصلوة و السلام على سيد المرسلين محمد و آله و صحبه اجمعين و من تبعهم باحسان الى يوم الدين۔

امابعد! میرے لئے انتہائی خوشی اور مسرت کا مقام ہے کہ عزیز گرامی مولانا محمد یوسف متالاسلمہ کی گرانقدر کتاب ''اطاعت رسول'' پر بطور پیش لفظ و تعارف کے چند سطور لکھوں۔

اس لئے کہ عزیز موصوف یورپ کے مادی ماحول میں دعوت و تعلیم کی عظیم خدمت انجام دے رہے ہیں، ان کے دردمند قلب نے مسلمانوں کے انحطاط و تنزل ذلت و نکبت کا صحیح اندازہ لگایا کہ ؎

خلاف پیمبر کسے رہ گزید　　　　که ہرگز بمنزل نہ خواہد رسید

ان کے قلب مضطرب نے محسوس کیا کہ ملت اسلامیہ کی نشأۃ ثانیہ رسول اللہ ﷺ کی کامل اطاعت و فرمانبرداری کے بغیر ممکن نہیں، مگر یہ اسی وقت ہوسکتا ہے جب مسلمان ایمان و عمل اخلاق و کردار اور نبی اکرم ﷺ کے اسوۂ حسنہ کا چلتا پھرتا نمونہ ہو۔ اور اس کی زندگی قرآن کی

عملی تفسیر بنجائے، جیسا کہ ایک حقیقی مومن کو ہونا چاہئے ۔

یہ راز کسی کو نہیں معلوم کہ مومن
قاری نظر آتا ہے حقیقت میں ہے قرآن

اسلام میں دو چیزیں ہیں۔ کتاب اور سنت۔ کتاب سے مقصود خدا کے احکام ہیں جو قرآن حکیم کے ذریعہ سے ہم تک پہونچے ہیں۔ اور سنت جس کے لغوی معنی راستہ کے ہیں، وہ راستہ جس پر پیغمبر خدا ﷺ خدا کے احکام پر عمل کرتے ہوئے گذرے، یعنی آپ ﷺ کا عملی نمونہ جس کی تصویر احادیث میں بصورت الفاظ موجود ہے الغرض ایک مسلمان کی کامیابی اور تکمیل روحانی کے لئے جو چیز ہے وہ سنت نبوی ﷺ ہے۔

سنت نبوی درحقیقت کتاب اللہ کی شرح و بیان ہے، قرآن کے مجملات و مشکلات کی تفصیل اور عملی تشکیل آنحضرت ﷺ کے اقوال و اعمال اور آپ ﷺ کے احوال کے جانے بغیر نہیں ہوسکتی، آپ مراد الٰہی کے مبین (بیان کرنے والے) ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

و انزلنا الیك الذکر لتبین للناس ما نزل الیھم ۔ (سورۃ النحل : ٦)

اور آپ پر بھی ہم نے یادداشت (یعنی قرآن) نازل کیا جو کچھ ان کی طرف نازل کیا گیا ہے، آپ ﷺ ان کو لوگوں سے کھول کھول کر بیان کردیں۔

قرآن مجید میں وضوء، غسل، نماز، روزہ، زکوۃ، حج، درود، دعا، جہاد، ذکر الٰہی اسی طرح نکاح، طلاق، بیع وشراء، اخلاق و معاشرت، سیاسیات ملت و فصل قضایا وخصومات، غرض جملہ احکام دین کے متعلق کلی احکام موجود ہیں اور ان کو اجمالاً بیان کیا گیا ہے۔ مگر ان احکام کی تشریح اور ان کے جزئیات کی تفصیل آنحضرت ﷺ نے فرمائی ہے۔ اس لئے آپ کی اطاعت در حقیقت اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں صاف تصریح ہے من یطع

toobaa-elibrary.blogspot.com

الرسول فقد اطاع الله (نساء : ۱۱) جس نے رسول ﷺ کی اطاعت کی اس نے بلا شبہ اللہ کی اطاعت کی، آپ ﷺ کی اطاعت اور آپ کی سنتوں کا اتباع جس طرح آپ کے دور سعید میں کیا جاتا تھا، اسی طرح آپ کے بعد بھی ضروری ہے۔ قرآن وحدیث میں اس کی بکثرت تاکید کی گئی ہے۔ حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے :ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بھما کتاب الله و سنتی۔ (جامع بیان العلم بحواله مستدرك)

میں نے تم میں دو چیزیں چھوڑی ہیں جب تک ان دونوں کو مضبوطی سے پکڑے رہو گے گمراہ نہ ہو گے، کتاب اللہ اور میری سنت۔

نبی اکرم ﷺ ایک کامل ومکمل دین لیکر دنیا میں تشریف لائے تھے، آپ کی تعلیمات میں ہر دور کے انسانوں کے لئے پیغام ہے اور ہر شعبۂ زندگی کے لئے آپ کی شریعت رہنمائی کرتی ہے۔ آپ نے سیاست و جہانبانی سے لیکر بیت الخلاء تک کے آداب کی تعلیم دی ہے۔

ابو داؤد شریف کی روایت ہے کہ حضرت سلمان فارسیؓ سے ایک یہودی نے طنزاً دریافت کیا کہ تمہارے پیغمبر ﷺ نے استنجاء کے آداب تک بتائے تو انہوں نے جواب دیا، ہاں۔ ہاں! آپ نے ہم کو تعلیم دی ہے کہ تین ڈھیلے سے کم سے استنجاء نہ کریں اور داہنے ہاتھ سے استنجاء کرنے سے منع فرمایا اور لید وہڈی سے استنجاء کرنے سے منع فرمایا ہے۔ حضرت سلمان فارسیؓ نے پیغمبر اسلام کی تعلیم کی جامعیت پر کہ آپ نے استنجاء تک کے آداب کی تعلیم دی اس پر اس یہودی کے سامنے فخر کیا۔

چونکہ آپ ﷺ کی تعلیم قیامت تک کے لئے ہے اور اس میں ہر دور کے انسانوں کے لئے زندگی گذارنے کا سامان ہے سائنس وایجادات جس قدر ترقی کرتی جارہی ہیں آپ ﷺ کی تعلیمات کے حقائق مزید روشن ہوتے چلے جارہے ہیں۔ آپ ﷺ کی تعلیمات نے

toobaa-elibrary.blogspot.com

گذشتہ شریعتوں کو منسوخ کر دیا۔ اب ہدایت و رہنمائی کے لئے کسی دوسری طرف رخ کرنے کی یا خوشہ چین بننے کی مطلق حاجت نہیں ہے۔

حضرت معصوم میاں سرہندیؒ اپنے ایک مکتوب میں اتباع سنت کی اہمیت اور بدعت کی مذمت اس طرح بیان کرتے ہیں :

هر قدر كه در اتباع شريعت و اجتناب بدعت كوشيده آيد نور باطن بيفزايد و راهے بجناب قدسی بكشايد، اتباع سنت البته منجی است و نتيجه بخش و رفع درجات احتمال تخلف ندارد، و ماورائے آں خطره در خطره است و راه شيطان فالحذر كل الحذر فماذا بعد الحق الا الضلال۔ دين قويم راكه بوحی قطعی ثابت شده است بترهات اوهام و خيال نمی داشت و برداشت و ما علی الرسول الا البلاغ۔ (مكتوب خواجه معصوم سرهندیؒ)

چنانچہ جو شخص جس قدر اتباع سنت اور عمل با شریعت اور اجتناب بدعت میں کوشش کریگا اتنا ہی زیادہ اس کو نور باطن حاصل ہوگا اور حق تعالیٰ کی راہ اس پر کھلے گی بلا شبہ اتباع سنت اس کو نجات دینے والی چیز ہے بہرصورت نفع بخش ہے اور درجات کو بلند کرنیوالی ہے اس میں خلاف کا احتمال نہیں لیکن اس کے ماسوا چیزیں ہیں ان میں خطرہ ہی خطرہ ہے بلکہ شیطانی راستہ ہے لہذا ان سے بہت اجتناب کرو اور احتیاط کلی رکھو اس لئے کہ حق کے بعد بجز گمراہی کے اور رہ ہی کیا جاتا ہے دین قویم جو کہ وحی قطعی سے ثابت ہے محض لغو باتوں سے اور اوہام و خیالات سے تو چھوڑا نہیں جا سکتا۔ رسول کے ذمہ تبلیغ ہے بس۔

نبی کریم ﷺ کی دعوت کے اولین حاملین یعنی صحابۂ کرام جنہوں نے آپ کے پیغام

ودعوت کو قبول کیا تعامل وتوارث اور روایت کے ذریعہ محفوظ کر دیا، جو آپ کی زندگی کے ہر خد و خال اور ہر ہر گوشہ کے عملی پیکر تھے۔ وہ آپ ﷺ کی اطاعت اور فرمانبرداری میں اپنی کامیابی و کامرانی کا راز مضمر سمجھتے تھے۔ انہوں نے اس حقیقت کو اچھی طرح سمجھ لیا تھا کہ حضور ﷺ کے طریقۂ زندگی سے سرموانحراف دنیاوآخرت دونوں جگہوں میں ناکامی ونامرادی کا باعث ہے۔

صحابۂ کرامؓ نے غزوات ومعاملات اور زندگی کے ہر موقع پر اتباع سنت کو لازم پکڑ لیا تھا۔ اوراس طرح انہوں نے محبت رسول ﷺ کا کامل حق ادا کر دیا۔ من المؤمنین رجال صدقوا ما عاهدوا الله عليه فمنهم من قضى نحبه و منهم من ينتظر و ما بدلوا تبديلا۔ (سورہ احزاب) مسلمانوں میں کچھ فرد ایسے ہیں کہ سچے رہے اس عہد میں جو انہوں نے اللہ سے کیا تھا۔ تو ان میں کوئی ایسا ہے جو پوری کر چکا اپنی نذر۔ اور کوئی ان میں منتظر ہے اور انہوں نے ردوبدل نہیں کیا ذرا بھی۔

شعر

جو تجھ بن نہ جینے کو کہتے تھے ہم ...... سو اس عہد کو بھی وفا کر چلے

آپ ﷺ پر ایمان اور آپ ﷺ کی اطاعت وفرمانبرداری کے نتیجہ میں عرب کی پس ماندہ قوم میں ایک ایسا انقلاب پیدا ہوا کہ تھوڑے ہی عرصہ میں ان میں وہ عظیم الشان شخصیتیں دنیا نے دیکھی جو عجوبۂ روزگار اور دنیا کی تاریخ میں یادگار ہیں۔ وہ عمر جو اپنے باپ خطاب کی بکریاں چرایا کرتے تھے اوران کے باپ ان کو جھڑکا کرتے تھے۔ اور جو اپنی قوت وعزم کے لحاظ سے قریش کے متوسط لوگوں میں تھے جن کو کوئی غیر معمولی امتیاز حاصل نہ تھا اوران کے معاصران کو غیر معمولی اہمیت نہیں دیتے تھے، وہی عمرؓ تھے کہ یکبارگی تمام عالم کو اپنی عظمت وصلاحیت سے حیرت زدہ بنا دیتے ہیں اور قیصر وکسری کو تخت وتاج سے محروم کر دیتے ہیں۔ اور عدل وانصاف

toobaa-elibrary.blogspot.com

ورع وتقوی کا ایسا نمونہ چھوڑتے ہیں جو رہتی دنیا تک ضرب المثل رہے گا۔ یہ ولید کے فرزند خالدؓ ہیں قریش کے نوجوان حوصلہ مندوں میں ان کا شمار ہے۔ مقامی جنگوں میں انہوں نے اپنا نام پیدا کیا تھا جزیرۂ عرب کے باہر کوئی شہرت نہیں رکھتے تھے، مگر حضور اقدس ﷺ پر ایمان اور آپ کی اطاعت وفرمانبرداری اختیار کر کے وہ آسمانی تلوار بن کر **سیف من سیوف اللہ** چمکتے ہیں۔ یہ خدائی تلوار روم وایران پر بجلی بنکر گرتی ہے اور تاریخ کے طول وعرض میں اپنے تذکرے چھوڑ جاتی ہے۔ یہ ابو عبیدہؓ سعد بن ابی وقاص عمرو بن العاص ہیں جو دنیا کے وہ فاتح اعظم وسپہ سالار ثابت ہوتے ہیں جن کے فاتحانہ کارناموں کی دھاک آج بھی دنیا میں بیٹھی ہوئی ہے۔ خالدؓ وابو عبیدہؓ نے رومیوں کو شام سے نکال کر ابراہیمؑ کی موجودہ زمین کی امانت مسلمانوں کے سپرد کر دی عمرو بن العاصؓ نے فرعون کی سرزمین مصر کو رومیوں کے ہاتھوں سے زبردستی چھین لیا۔ سعدؓ نے عراق وایران کا تاج شاہی اتار کر اسلام کے قدموں پر ڈال دیا تھا۔ یہ بلال حبشیؓ ہیں فضیلت وعزت و اکرام میں اس درجہ پر پہنچتے ہیں کہ حضرت عمرؓ امیر المؤمنین ان کو اپنا سردار کہہ کر پکارتے ہیں۔ یہ علی بن ابی طالب اور حضرت عائشہؓ اور عبداللہ بن مسعودؓ اور زید بن ثابتؓ اور عبداللہ بن عباسؓ ہیں جو نبی امی ﷺ کی گود میں پرورش پا کر دنیا کے عظیم ترین عالموں میں شمار ہوئے، جن سے علم کی نہریں بہتی ہیں اور حکمت ان کی زبان پر جاری ہو جاتی ہے۔

یہ ابو ذرؓ مقدادؓ ابو الدرداءؓ عمار بن یاسرؓ معاذ بن جبلؓ اور ابی بن کعبؓ ہیں اسلام کی باد بہاری کا ایک جھونکا چل جاتا ہے اور دنیا کے نامور زاہدوں اور جلیل القدر عالموں میں دیکھتے دیکھتے شمار ہونے لگتے ہیں۔ یہ سب برکت تھی نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کی ذات گرامی سے عشق ومحبت اور اطاعت وفرمانبرداری کی۔ کہ ان معمولی درجہ کے انسانوں کو دنیا کا امام وپیشوا بنا دیا ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

عجب کیا گر مہ و پرویں میرے نخچر بنجائیں
کہ برفتراک صاحب ودولتے بستم سرخودرا
وہ دانائے سبل ختم الرسل مولائے کل جس نے
غبارِ راہ کو بخشا فروغ وادیٔ سینا

تاریخ شاہد ہے کہ مسلمانوں پر انفرادی طور پر یا اجتماعی حیثیت سے جہاں کہیں کوئی افتاد پڑی ہے اس کا سبب سنت کی خلاف ورزی یا اس سے بے اعتنائی ہے۔ غزوۂ احد میں ایک درہ پر آپ ﷺ نے پچاس تیراندازوں کو مقرر فرمایا تھا کہ خواہ ہماری شکست ہو یا فتح اپنی جگہ نہ چھوڑیں، مگر جب اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح و کامیابی عطا فرمائی تو ان لوگوں نے باوجود امیر کے اصرار کے اپنی جگہ چھوڑ دی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ یہ فتح شکست میں بدل گئی ہر زمانہ میں باطل طاقتوں اور ابلیس کے کارندوں نے اپنی مسلم دشمنی کی مہم میں اسی وقت کامیابی حاصل کی ہے جب وہ مسلمانوں کو نبی کریم علیہ الصلوۃ والسلام کے راستہ سے برگشتہ کر سکے۔

خاص طور سے موجودہ دور میں مسلمانوں کی نئی نسلوں میں مغربی تعلیم جس طرح دین سے بیزاری کی فضا پیدا کر رہی ہے کفر و باطل اپنے مقصد میں کامیاب ہو رہا ہے دینی شعور کمزور پڑ چکا ہے ایمان کی چنگاریاں بجھ چکی ہیں، مادیت و نفع پرستی اور دین و سنت کے ساتھ استہزاء کا دور دورہ ہے۔ شعر

قافلۂ حجاز میں ایک حسین بھی نہیں
گرچہ ہے تابدار بھی گیسوئے دجلہ و فرات

مسلمانوں کی موجودہ حالت زار پر نوجوان مصنف کا قلب بیچین و مضطرب ہے اس لئے وہ مسلمانوں کو اپنی اس کتاب کے ذریعہ پوری قوت سے دعوت رہے ہیں۔ لن یصلح آخر

toobaa-elibrary.blogspot.com

هذه الامة الا بما صلح بها اولها۔ اس امت کے آخری لوگوں کی اصلاح اسی راستہ پر چل کر ہو گئی، جس راستہ پر امت کے پہلے لوگ گامزن تھے اس لئے انہوں نے اس کتاب میں اتباع سنت کی برکات اور اس سے بیرخی اور اعراض پر دنیا و آخرت کی ناکامی و خسران کو پوری تفصیل سے بیان کیا ہے۔اس کتاب کے مطالعہ سے انشاء اللہ نبی کریم ﷺ کی محبت و عظمت اور آپ کی سنتوں پر عمل پیرا ہونے کا قلوب میں جذبہ پیدا ہوگا۔اور ایمان میں اضافہ ہوگا۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

باب ﴿۶﴾

اتباع سنت کے ساتھ عشق رسول اور محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم بھی ضروری

ہے ۔اتباع سنت کے ساتھ محبت رسول ﷺ بھی ضروری ہے، نیز آپ ﷺ کی ذات اقدس سے محبت کے بغیر سنت کے افعال کو اپنانا مطلوبہ اور اصطلاحی اتباع سنت نہیں کہلائے گا، بلکہ وہ عمل اعمال منافق کی طرح دیگر مصالح واغراض کے تحت ہوگا، کہ آپ ﷺ اللہ پاک کے بندے اور رسول بھی ہیں اور حبیب ومحبوب بھی ہیں جیسا کہ گزشتہ اوراق میں واضح ہوا۔

اور آیت شریفہ قل ان کنتم تحبون الله الخ میں اللہ تعالیٰ کی محبت کی علامت جو اتباع سنت ارشاد فرمائی گئی ہے وہ حقیقی اتباع سنت ہے جس کے لئے محبت لازم ہے۔بغیر محبت رسول کے نہ رسالت پر ایمان کا اعتبار نہ اتباع سنت کا اعتبار۔ (ایمان بالرسول ﷺ کے لوازمات:۳۱)

عشق رسول ﷺ کی اہمیت

اللہ تعالیٰ اپنی صفات میں کامل ہے اور زمین وآسمان کے خزانوں کا مالک ہے، اس رحیم وکریم ذات نے انسان کو بے حد وحساب نعمتوں سے نوازا ہے، اگر وہ ہدایت نہ دیتا تو انسان گمراہ ہوتا اگر وہ بینائی نہ دیتا تو انسان اندھا ہوتا۔اگر وہ سماعت نہ دیتا تو انسان بہرا ہوتا، اگر وہ گویائی نہ دیتا تو انسان گونگا ہوتا، اگو وہ ٹانگیں نہ دیتا تو انسان لنگڑا ہوتا، اگر سر پر بال نہ دیتا تو انسان گنجا ہوتا، اگر وہ دماغ نہ دیتا تو انسان پاگل ہوتا۔اگر رزق نہ دیتا تو انسان مفلس ہوتا اگر اچھی شکل نہ دیتا تو انسان بدصورت ہوتا اگر صحت نہ دیتا تو انسان بیمار ہوتا اگر اولاد نہ دیتا تو انسان لاولد ہوتا اور اگر عزت نہ دیتا تو انسان ذلیل ہوتا۔پس انسان کے پاس جو کچھ بھی ہے وہ اللہ تعالیٰ کی عطا ہے۔

عجیب بات تو یہ ہے کہ اتنی بے شمار نعمتیں دے کر بھی اللہ تعالیٰ نے اپنا احسان نہیں

toobaa-elibrary.blogspot.com

جتلایا، تاہم ایک نعمت اس نے ایسی دی کہ جس کو دے کر منعم حقیقی کو بھی انعام دینے کا مزہ آ گیا اور اس نے کھلے الفاظ میں یوں فرمایا :لقد من اللہ علی المومنین اذ بعث فیھم رسولا (تحقیق اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں پر احسان فرمایا کہ ان میں اپنے رسول کو بھیجا) نبی علیہ السلام کی تشریف آوری پوری انسانیت پر اللہ تعالیٰ کا خاص انعام ہے۔ انسانی فطرت ہے کہ اسے انعام سے بھی محبت ہوتی ہے اور منعم حقیقی سے بھی محبت ہوتی ہے۔ پس ایمان والوں کو اللہ تعالیٰ سے بھی شدید محبت ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے محبوب سے بھی شدید محبت ہوتی ہے۔

ترمذی شریف کی روایت ہے

احبوا اللہ لما یغدو کم بہ من نعمۃ و احبونی لحب اللہ

(اللہ تعالی سے محبت کرو کہ اس نے تمہیں نعمتیں دیں اور مجھ سے محبت کرو اللہ تعالیٰ کی وجہ سے) مقصود یہ تھا کہ چونکہ اللہ تعالیٰ کو مجھ سے محبت ہے لہذا تم بھی مجھ سے محبت کرو، محبت و عشق رسول ﷺ کی یہ کتنی صاف اور واضح دلیل ہے۔

محمد ﷺ کی محبت ہے سند آزاد ہونے کی
خدا کے دامن توحید میں آباد ہونے کی

جو انسان نبی علیہ الصلوۃ والسلام سے محبت کریگا وہ درحقیقت اللہ تعالیٰ کے انعام کی قدردانی کریگا اور اصول یہی ہے کہ قدردان کو نعمتیں اور زیادہ دی جاتی ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے لئن شکرتم لازیدنکم (اگر تم شکرادا کرو گے تو ہم اپنی نعمتیں اور زیادہ عطا کریں گے)

یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنا سب سے بڑا انعام تو نبی علیہ السلام کو بھیج کر ہمیں عطا کر دیا، اب اگر اس انعام کی ہم قدردانی کریں گے تو اور کون سی نعمت ہے جو ہمیں ملے گی تو اس کا جواب یہ ہے کہ اس سے بڑی نعمت اللہ تعالیٰ کی رضا و محبت ہے لہذا جو شخص نبی علیہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

الصلوۃ والسلام سے محبت کریگا تو اس عمل کے بدلے میں اللہ تعالیٰ اس سے محبت کریں گے اور اسے اپنی رضا عطا کریں گے۔

کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح قلم تیرے ہیں

نبی علیہ السلام کی محبت دنیوی اور اخروی کامیابیوں کے حاصل ہونے کی کنجی ہے، اس سے رحمت الٰہی چھم چھم برستی ہے بلکہ یہی سعادت مندی کی نشانی ہے۔

ہر کہ عشق مصطفیٰ سامان اوست
بحر و بر گوشہ داماں اوست

(جو بھی عشق مصطفیٰ میں مبتلا ہے بحر و بر اس کے دامن کے ایک کونے میں سما جاتے ہیں)

نبی علیہ السلام سے نسبت نصیب ہونا درحقیقت اللہ تعالیٰ سے نسبت نصیب ہونا ہے، قرآن مجید میں ارشاد ربانی ہے :

ان الذین یبایعونك انمایبا یعون الله ید الله فوق ایدیهم

(جنہوں نے آپ سے بیعت کی انہوں نے درحقیقت اللہ تعالیٰ سے بیعت کی، اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھ کے اوپر تھا)

لہذا جن صحابہ کرامؓ نے نبی علیہ السلام سے بیعت کی ان کی بیعت اللہ تعالیٰ سے ہوگئی، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ ان کے ہاتھوں پر اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ہے۔

ایک مرتبہ میدان جنگ میں نبی علیہ السلام نے کافروں کی طرف مٹھی بھر ریت پھینکی اللہ تعالیٰ نے اس کو اپنی طرف منسوب فرمایا و ما رمیت اذ رمیت و لکن الله رمیٰ

(اور جب پھینکا تھا آپ نے پتھر تو آپ نے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے پھینکا تھا)

toobaa-elibrary.blogspot.com

ان مثالوں سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ جب نبی علیہ السلام کے عمل کو اللہ تعالیٰ نے اپنے عمل سے منسوب کیا ہے تو پھر نبی علیہ السلام سے محبت ہونا درحقیقت اللہ تعالیٰ سے محبت ہونا ہے۔ یا یوں کہیے کہ نبی علیہ السلام سے نسبت ہونا اللہ تعالیٰ سے نسبت ہونا ہے، جس کو نبی علیہ السلام سے محبت و نسبت نہیں اس کو اللہ تعالیٰ سے نسبت نہیں ہے۔

نسبت مصطفیٰ بھی عجب چیز ہے　　جس کو نسبت نہیں اسکی عزت نہیں
خود خدا نے نبی سے یہ فرما دیا　　جو تمہارا نہیں وہ ہمارا نہیں

قرآن مجید سے دلائل

(۱) ارشاد باری تعالی ہے

النبی اولی بالمومنین من انفسهم

(نبی علیہ السلام کو مومنوں کے ساتھ ان کی جانوں سے بھی زیادہ قرب حاصل ہے)

اس آیت کے تحت انوار الباری ۳/۱۱۴ میں لکھا ہے کہ نبی کریم ﷺ کو روحانی اعتبار سے مومنوں کے ساتھ ان کی جانوں سے بھی زیادہ قرب و ولایت کا مرتبہ حاصل ہے، ایک قرأت میں و ھو اب لھم بھی ہے یعنی حضور اکرم ﷺ ان کے باپ ہیں پس اگر جسمانی تعلق مذکور محبت و مودت کا سبب ہوتا ہے تو روحانی تعلق محبت کا باعث کیوں نہ ہوگا، بلکہ روحانی تعلق اگر کم سے کم درجہ کا بھی ہو تو بڑے سے بڑے جسمانی تعلق سے زیادہ قوی ہوتا ہے، اس لئے اگر یہاں محبت ہوگی تو وہاں عشق کا درجہ ہوگا اگر یہاں عشق مجازی ہوگا تو وہاں عشق حقیقی کی کارفرمائی ہوگی، شیفتہ نے کہا ؎

شاید اسی کا نام محبت ہے شیفتہ
اک آگ سی ہے سینے کے اندر لگی ہوئی

toobaa-elibrary.blogspot.com

النبی اولی بالمومنین کی بہترین تشریح وتوضیح دیکھنی ہواور علوم نبوت کی سرسبز و شاداب وادیوں سے دل ودماغ کو بہرہ اندوز کرنا ہوتو حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی قدس سرہ کی کتاب ''آب حیات'' ملاحظہ کی جائے، علامہ محقق حافظ بدرالدین عینیؒ نے بھی اس پرخوب لکھاہے (عمدۃ القاری:۱/۱۶۹)

(۱)ارشاد باری تعالی ہے :

قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ و یغفر لکم ذنوبکم

(آپ کہہ دیجیے کہ اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہوتو میری اتباع کرو، اللہ تم سے محبت کریگا اورتمہارے گناہوں کوبخش دے گا)

عرائس البیان میں ہے کہ

قولہ تعالی ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ

یعنی ان لوگوں سے کہہ دے اگر تم اللہ سے محبت کا دعوی کرتے ہواور تم اپنے دعوے میں سچے ہوتو میری پیروی کرو میں تو محبین کا سردار ہوں اور صدیقین کا سرتاج ہوں اور رسولوں کا پیشوا ہوں اور طالبان حق کا امام مصطفیٰ ہوں تاکہ میں تم کودکھلا دوں کہ اس راہ میں کیسی کیسی چھپی چیزیں ہلاک کرنے والی ہیں اور کیسی کیسی چیزیں اس راہ میں نجات دینے والی تمہاری نظر سے پوشیدہ ہیں اور تم کو مشاہدہ کے احکام اور نزدیکی حاصل کرنے کے اسرار بتادوں اور اچھے کام کرنے اور عمدہ بندگی کرنے کی ہدایت کروں اور ادب سے چلنے کی اچھی صورتیں سکھلادوں اور عمدہ اخلاق بتا دوں تاکہ وہ تمہاری راہ میں کام آویں کیونکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے محبت کے آثار مجھ پر منکشف کرائے گئے اوراس کی نزدیکی کے انوار مجھ میں بھرے ہوئے ہیں اور میری پیروی درحقیقت شکر محبت محبوب ہےاور جب تم نے میری پیروی کر کے اللہ تعالیٰ کا شکرادا کیا تو اللہ تعالیٰ تمہاری محبت

toobaa-elibrary.blogspot.com

ومعرفت اورزیادہ کریگا،اللہ تعالیٰ نے فرمایا

فاتبعونی یحببکم اللہ اورفرمایا لئن شکرتم لازیدنکم
(اگرتم شکرادا کروگے میں تم کواورزیادہ دوں گا)

محبت کی حقیقت عارفوں اور محبوں کے نزدیک یہ ہے کہ''دل آتش شوق سے کباب ہو جاوے اور روح عشق کی لذت سے ماہی بے آب کی طرح تڑپے اور حواس روحی دریائے انس میں ڈوب جاویں اورنفس کو پاک پانی سے طہارت حاصل ہواور ہمہ تن آنکھ ہوکر فقط محبوب ہی کو دیکھے اور دونوں جہاں سے اپنی آنکھوں کو بند کر لے اور سر باطنی غیب الغیب میں سیر کرے اور محبوب کے جو اخلاق ہیں ان سے آراستہ ہواور یہی اصل محبت ہے۔

اتباع اطاعت کا وہ درجہ ہے کہ تعمیل ارشاد مارے بندھے اور مجبوراًنہ ہو بلکہ برضا و رغبت ہواور یہ رضا ورغبت اسی صورت میں پیدا ہوسکتی ہے کہ جب تابع کومتبوع سے کامل محبت اوروابستگی حاصل ہو۔ (عشق رسول ﷺ:۵۱)

اتباع کی لغوی تشریح میں امام راغب اصفہانیؒ نے بڑی عمدہ بات کہی ہے و التبیع خص بولد البقرة اذا تبع امه، (گائے کے بچھڑے کوتبیع اس لئے کہتے ہیں کہ(فرط شوق میں)ماں کے پیچھے پیچھے چلتا ہے)

اس میں اشارہ ہے کہ اتباع وہ عمل ہے جس میں ناگوار اطاعت کی جائے ،خوشگوار اطاعت کی کیفیت حاصل ہو،اس کی مثال یہ ہے کہ ایک آدمی اپنے خادم کوحکم دیتا ہے کہ فلاں چیز لاؤ،خادم اپنی نوکری کو بچانے کی خاطر کڑکتی دھوپ اور جھلسا دینے والی گرمی میں انتہائی ناگواری سے چیز لے آئے ،دل ہی دل میں مالک کوکوس رہا ہوکہ یہ کوئی وقت تھا کام کہنے کا بس منہ اٹھا کے زبان چلا دی۔ اس کو دوسرے کی تکلیف کا ذرا احساس نہیں، دوسری طرف ایک معلم اپنے

toobaa-elibrary.blogspot.com

سعادتمند شاگرد کو بلا کر کسی چیز کو لانے کیلئے کہتا ہے اور ساتھ مشورہ دیتا ہے کہ ابھی گرمی کی شدت زیادہ ہے، سورج ذرا ڈھل جائے تو یہ کام اس وقت سہولت سے کر لینا لیکن سعادتمند شاگرد کڑکتی و چلچلاتی دھوپ اور جھلس دینے والی گرمی کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے فرط سعادت سے دوڑتا ہوا جاتا ہے اور پورے قلبی اطمینان سے چیز لاتا ہے اسے پسینے میں شرابور ہونے کی پرواہ نہیں ہوتی بلکہ استاد کے دل کی خوشی مطلوب ہوتی ہے، پہلی صورت میں خادم نے ناگواری سے کام کیا، دوسری صورت میں شاگرد نے خوش گواری سے کام کیا۔ اسی دوسری کا نام اتباع ہے اور ہمیں اللہ تعالیٰ کا محبوب بننے کے لئے نبی علیہ السلام کی اتباع کرنے کا حکم دیا گیا ہے پس عشق الٰہی کے حصول کیلئے عشق رسول ﷺ ایک وسیلہ، ذریعہ اور زینہ کی مانند ہے۔

عجب چیز ہے عشق شاہ مدینہ یہی تو ہے عشق حقیقی کا زینہ
ہے معمور اس عشق سے جس کا سینہ اسی کا ہے مرنا اسی کا ہے جینا

(۳) ارشاد باری تعالیٰ ہے

قل ان کان اباء کم و ابناء کم و اخوانکم و ازواجکم و عشیرتکم و اموال ن اقترفتموها و تجارة تخشون کسادها و مساکن ترضونها احب الیکم من الله و رسوله و جهاد فی سبیله فتربصوا حتی یاتی الله بامره و الله لا یهدی القوم الفٰسقین۔

(اے نبی اکرم ﷺ! کہہ دیجئے کہ تمہارے باپ بیٹے، بھائی، بیویاں اور عزیز و اقارب اور تمہارے وہ مال جو تم نے کمائے ہیں تمہارے کاروبار جن میں نقصان کا تمہیں خطرہ ہے اور تمہارے وہ گھر جو تمہیں پسند ہیں اگر یہ تمہیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اکرم ﷺ اور اس کے راستے میں جہاد کرنے سے عزیز ہیں تو انتظار کرو کہ اللہ اپنا فیصلہ تمہارے سامنے لائے اور اللہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

تعالیٰ فاسق لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا)

دین اسلام چونکہ دین فطرت ہے وہ انسان کی ضروریات اور اس کے طبعی تقاضوں کا خیال رکھتا ہے لہذا اس نے یہ حکم نہیں دیا کہ سارے رشتے ناطے توڑ دیے جائیں، عزیز و اقارب سے محبت کا قلع قمع کر دیا جائے جیسا کہ تاریخ ادیان عالم میں ان لوگوں کا شیوہ رہا ہے جنہوں نے رہبانیت اختیار کی۔ بھرپور زندگی چھوڑ کر جنگلوں کی راہ لی اور غرق دنیا سے بچ کر ترک دنیا کی راہ لی اس مقام پر بہت سی قوموں نے ٹھوکر کھائی اسلام نے اعتدال اور توازن کی راہ دکھلاتے ہوئے کہا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف راستہ ان جنگلوں اور غاروں سے ہو کر نہیں جاتا بلکہ ان گلی کوچوں بازاروں سے ہو کر جاتا ہے۔ انسانی زندگی کی غرض و غایت دنیا کی چیزوں میں کھو جانے اور فقط رشتے ناتے کے تعلقات میں گم ہو جانے سے بہت آگے اور بلند ہے۔ لہذا ان چیزوں کی محبت منع نہیں ہے، احبیت منع ہے۔ لہذا یہ چیزیں تمہاری روحانی ترقی کے راستے میں حائل نہ ہوں اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اکرم ﷺ کے عشق سے نہ ٹکرائیں۔

ایثار و شہادت کے میدان میں جانے سے تمہارا راستہ نہ روکیں، اگر کبھی ایسی صورت حال پیدا ہو جائے تو پھر ان تعلقات کو اور ان چیزوں کو پاؤں کی ٹھوکر لگا کر آگے نکل جاؤ۔ پس ان آیات کریمہ سے یہ واضح ہو گیا کہ رسول اکرم ﷺ کی محبت تمام چیزوں سے زیادہ ہونی چاہیئے۔

کچھ نہیں مانگتا دنیا سے یہ شیدا تیرا
اس کو بس چاہیئے نقش کف پا تیرا

حدیث نبوی ﷺ سے دلائل

(۱) حضرت انسؓ سے روایت ہے

toobaa-elibrary.blogspot.com

عن النبی ﷺ قال ثلاث من کن فیه وجد حلاوة الایمان ان یکون اللـه و رسـولـه احـب الیـه مما سواهما و ان یحب المرء لا یحبه الا لله و ان یکره ان یعود فی الکفر کما یکره ان یقذف فی النار۔

(نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جس شخص میں یہ تین باتیں ہوں گی وہ ایمان کی حلاوت پائے گا، اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ اس کو تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہوں، جس سے محبت کرے اللہ کے واسطے کرے اور کفر وشرک اختیار کرنے سے اسقدر بیزار ہو جس قدر آگ میں ڈالے جانے سے)

انوار الباری میں لکھا ہے کہ حلاوت ایمان سے مراد یہ ہے کہ طاعات میں لذت محسوس ہو اور اللہ تعالیٰ اور نبی کریم ﷺ کی رضامندی کیلئے بڑی سے بڑی تکالیف بھی گوارا ہوں۔ حدیث پاک میں تین چیزوں کا ذکر ہے مگر ہمارا مقصد اس وقت فقط پہلے نمبر کی تشریح ہے کہ اللہ تعالیٰ ورسول ﷺ کی محبت دوسری تمام چیزوں سے زیادہ ہو۔ اللہ تعالیٰ کی محبت تو اس لئے کہ وہ رب الارباب اور منعم حقیقی ہے۔ ساری نعمتیں اسی کے فضل وکرم سے وابستہ ہیں اور رسول اکرم ﷺ سے محبت اس لئے کہ روحانی انعامات اور علوم الٰہیہ کیلئے وہی واسطہ ہیں، حلاوت ایمان کے بارے میں محدث عارف بن ابی جمرہؒ نے لکھا ہے

"فقہاء کی رائے میں حلاوت ایمان سے مراد یہ ہے کہ وہ ایمان میں پختہ اور احکام میں مطیع ہو۔ جبکہ سادات صوفیہ نے اس کو محسوس چیز قرار دیا ہے میرے نزدیک یہی رائے حق و صواب ہے۔ (بهجة النفوس : ۱/۲۵)

سادات صوفیہ کے قول کی تائید صحابہ وسلف کے درج ذیل واقعات سے ہوتی ہے

(۱) حضرت بلال کا تکالیف اٹھا کر بھی احد احد کہتے رہنا موت کے وقت اہل خانہ نے کہا

toobaa-elibrary.blogspot.com

وا حزناہ! آپ نے فرمایا واطرباہ غدا القی الاحبہ : محمد و حزبہ۔ یہی حلاوت ایمان ہے۔

(۲) ایک صحابیؓ نے چور کو گھوڑا لے جاتے دیکھا مگر نماز نہ توڑی کہ یہ زیادہ قیمتی ہے

(۳) ایک مجاہد پہریدار صحابی کو تیر لگے مگر فرمایا جی چاہتا تھا کہ تیروں پہ تیر کھاتا رہوں مگر سورۃ کہف مکمل کیے بغیر نماز کا سلام نہ پھیرتا۔

(۴) حضرت ابراہیم بن ادہمؒ فرمایا کرتے تھے کہ ہمیں اللہ تعالیٰ کے ذکر و عبادت میں وہ لذت حاصل ہے کہ اگر شاہان دنیا کو علم ہو جائے تو ہم پر لشکر کشی کر کے اس کو چھیننے کی کوشش کریں۔

حضرت جنید بغدادی کا قول ہے اهل الليل فى ليلهم اَلَذُّمن اهل الهوى فى هواهم

اہل ہوس کو اپنی عیاشیوں میں وہ لذت نہیں ملتی جو اہل اللہ کو رات کی عبادت میں ملتی ہے اگر کسی شخص کو یہ لذت عبادت والی لذت کیفیت حاصل نہیں ہو سکی تو اسے کم از کم اس کا انکار نہیں کرنا چاہیے بلکہ ان کاملین و واصلین کی گواہی قبول کر لینی چاہیے۔ ؎

و اذا لم تر الهلال فسلم لا ناس راوه بالابصار

تو نے اگر خود چاند کو نہیں دیکھا ان لوگوں کی بات ہی مان لے جنہوں نے اپنی آنکھوں سے اسے دیکھ لیا ہے، پس ثابت ہوا کہ نبی اکرم ﷺ سے عشق و محبت کا ہونا حلاوت ایمان نصیب ہونے کی علامات میں سے بڑی علامت ہے

(۳) عن انس عن النبى ﷺ لا يؤمن احدكم حتى اكون احب اليه من والده و ولده و الناس اجمعين۔

حدیث پاک میں آیا ہے حضرت انس راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص بھی اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک اس کو میری محبت اپنے آبا و اجداد،

toobaa-elibrary.blogspot.com

اولاد اور سب لوگوں سے زیادہ نہ ہو جائے۔ انسان کو اپنے والدین، اولاد اور عزیز واقارب سے فطری اور طبعی محبت ہوتی ہے اسی محبت کے ہاتھوں مجبور ہو کر وہ طرح طرح کی تکالیف اٹھاتا ہے بلکہ بعض اوقات تو گناہوں کا راستہ اختیار کر کے جہنم خریدتا ہے، مندرجہ بالا حدیث پاک میں نہایت وضاحت کے ساتھ بتا دیا گیا ہے کہ مومن کو نبی اکرم ﷺ کے ساتھ سب سے زیادہ محبت ہونی چاہیے۔ جب قلب میں عشق رسول ﷺ کا غلبہ ہوگا تو پھر انسان قرابت ورشتہ داری کی وجہ سے کوئی کام خلاف شرع نہیں کرے گا۔ والناس اجمعین کا لفظ استعمال فرما کر اس دائرے کو بہت وسیع کر دیا گیا ہے۔ لہذا مومن کے دل میں ساری مخلوق سے زیادہ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ محبت ہوگی، اس کو ایمان کی شرط بنا دیا گیا ہے جس سے اس کی اہمیت اور زیادہ اجاگر ہو گئی ہے۔

ایک روایت میں آیا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے دعا مانگی کہ اے اللہ مجھے میرے احباء سے جلدی ملا دے، حضرت ثوبانؓ یہ سن کر حیران ہوئے اور عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ آپ سے محبت کرنے والے ہم لوگ تو حاضر خدمت ہیں آپ کن سے ملنے کی دعا کر رہے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ثوبانؓ تم نے مجھے دیکھا ہے، وحی نازل ہوتے دیکھی ہے، فرشتوں کو اترتے دیکھا ہے، میری صحبت میں رہنے کا شرف پایا ہے لہذا تمہارا ایمان بہت قیمتی ہے تاہم قرب قیامت میں کچھ لوگ بھی ہونگے کہ انہوں نے مجھے نہیں دیکھا ہوگا، فقط کتابوں میں میرے تذکرے پڑھے ہونگے لیکن ان کو مجھ سے اسقدر والہانہ عشق ہوگا کہ اگر ممکن ہوتا کہ وہ اپنی اولادوں کو بیچ کر میرا دیدار کر سکتے تو وہ یہ بھی کر گزرتے ثوبان میں اپنے ان احباء سے ملنے کی دعا کر رہا ہوں۔

۴۔ حضرت عمرؓ نے ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا

toobaa-elibrary.blogspot.com

رسول اللہ ﷺ کیا میرا ایمان کامل ہے کیونکہ انت یا رسول الله احب الی من کل الا من نفسی (یارسول اللہ ﷺ آپ مجھے اپنی جان کے علاوہ ہر چیز سے زیادہ محبوب ہیں)

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا لا و الذی نفسی بیدہ حتی اکون احب الیك من نفسك (نہیں قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، (تمہارا ایمان مکمل نہیں ہوسکتا) جب تک کہ میں تمہیں تمہاری جان سے بھی زیادہ عزیز نہ ہو جاؤں)

یہ سن کر حضرت عمر فاروق ؓ تڑپ اٹھے اور فوراً عرض کیا فانك الان و الله احب الی من نفسی (اللہ کی قسم بے شک اب آپ مجھے اپنی جان سے بھی زیادہ پیارے ہیں) الان یا عمرؓ (اے عمرؓ اب تمہارا ایمان مکمل ہوا ہے)

یہاں ایک نکتہ ذہن نشین کر لینا چاہیئے کی حضرت عمرؓ کے دل میں یہ بات تھی کہ انسان کو چوٹ لگے تو جتنی تکلیف ہوتی ہے اتنی تکلیف دوسرے کو چوٹ لگنے پر نہیں ہوتی، لیکن جب نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میں تمہیں تمہاری جان سے بھی زیادہ عزیز نہ ہو جاؤں تو حضرت عمرؓ نے غور کیا اور یہ بات سمجھ میں آئی کہ اگر دشمن نبی ﷺ پر حملہ کرے تو آپ کو بچانے کیلئے تو میں جان بھی قربان کر دونگا لہذا فوراً جواب دیا، الحمدللہ اب آپ مجھے اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز ہیں۔

محمد ﷺ کی محبت دین حق کی شرط اول ہے
اس میں ہو اگر خامی تو سب کچھ نامکمل ہے

ایک اعرابی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر پوچھنے لگا۔ متی الساعة (قیامت کب آئے گی) نبی اکرم ﷺ نے پوچھا ما اعددت لها (تم نے اس کی کیا تیاری کر رکھی ہے) اعرابی نے کہا کہ میں نے قیامت کے لئے نہ تو بہت سی نمازیں پڑھی ہیں اور نہ بہت زیادہ روزے رکھے ہیں یعنی فقط فرض نمازیں اور روزے رکھے ہیں نفل نہیں رکھے تاہم میرا

toobaa-elibrary.blogspot.com

ایک عمل ہے کہ الا انی احب اللہ و رسولہ (میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت رکھتا ہوں) نبی اکرم ﷺ نے یہ سن کر کہا المرء مع من احب (آدمی اسی کے ساتھ ہوگا جس سے محبت ہوگی)

صحابہ کرامؓ فرمایا کرتے تھے کہ ایمان لانے کے بعد ہمیں اتنی خوشی کسی اور حدیث سے نہیں ہوئی جتنی کی اس حدیث مبارکہ سے ہوئی۔ عشاق کے لئے یہ نوید مسرت نہیں تو اور کیا ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ کا جتنا بھی شکر ادا کیا جائے اتنا ہی کم ہے۔ روایت میں ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے ایک عاشق زار حضرت ثوبانؓ حاضر ہوئے تو ان کا چہرہ اترا ہوا اور رنگ اڑا ہوا تھا، نبی اکرم ﷺ نے یہ حالت دیکھ کر وجہ پوچھی، دردمند عاشق نے جواب دیا یا رسول اللہ ﷺ نہ تو کوئی جسمانی تکلیف ہے اور نہ کوئی دنیاوی پریشانی ہے، بات یہ ہے کہ جب آپ کا رخ انور میری آنکھوں سے اوجھل ہوجاتا ہے تو دل بے تاب ہوجاتا ہے فوراً دیدار کے لئے حاضر ہوجاتا ہوں، اب دل میں رہ رہ کر یہ خیال آرہا ہے کہ جنت میں تو آپ کا مقام سب سے بلند ہوگا جبکہ یہ مسکین کسی نیچے کے درجے میں ہوگا۔ اگر وہاں آپ کی زیارت نصیب نہ ہوسکی تو جنت میں کیا مزہ آئیگا۔ نبی اکرم ﷺ یہ ماجرا سن کر خاموش ہوگئے۔ یہاں تک کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام یہ مژدہ جانفزا لیکر آئے کہ ہم اطاعت گذار عاشقوں کو جنت میں جدائی کا صدمہ نہیں پہنچائیں گے۔

من یطع اللہ و الرسول فاولئك مع الذین انعم اللہ علیھم من النبین و الصدقین و الشھداء و الصالحین و حسن اولئك رفیقا۔

ترجمہ (جو شخص اللہ اور رسول ﷺ کی اطاعت کرتا ہے پس وہ ان لوگوں کے ساتھ ہوگا جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام کیا وہ لوگ نبیوں، صدیقوں، شہیدوں اور صالحین میں ہونگے اور یہ بہترین ساتھی ہونگے)

toobaa-elibrary.blogspot.com

عقلی دلیل

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا **اول ما خلق الله نوری** سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میرے نور کو پیدا فرمایا، اس مضمون کو حضرت مولانا قاسم نانوتوی ؒ نے اپنے انداز میں کیا خوب بیان کیا ہے۔

سب سے پہلے مشیت کے انوار سے نقش روئے محمد بنایا گیا
پھر اسی نقش سے مانگ کر روشنی بزم کون و مکان سجایا گیا

پس تمام کائنات کا وجود تعین اول یعنی حقیقت محمدیہ کا مرہون منت ہوا عربی کا مشہور مقولہ ہے ترجمہ کل شئ یرجع الی اصلہ (ہر شے اپنی اصل کی طرف لوٹتی ہے) اسکی تصدیق بخاری شریف کی حدیث سے ہوتی ہے کہ بیشک ایمان مدینہ کی طرف ایسا کھینچ آئے گا جس طرح سانپ اپنے سوراخ کی طرف آتا ہے، اسی وجہ سے کائنات کی ہر شے کو اپنی اصل کی جانب جذب وکشش حاصل ہوتی ہے، جیسے کہ ہر پیدا ہونے والا بچہ فطرت اسلام پر پیدا ہوتا ہے، یہی وجہ ہے کہ اگر شرع شریف کی کسی بات کا علم نہ ہو تو انسان اپنے دل سے گواہی مانگے، دل ہمیشہ ٹھیک فتوی دیتا ہے۔ البتہ جن لوگوں نے گناہوں کی کثرت سے اپنے دلوں کو زنگ آلود کر لیا ہو اور جن کے دل کی آنکھوں پر پردہ پڑ چکا ہو ان کو سیدھے راستے کا پتہ نہیں چلتا البتہ فطرت سلیم ہو اور قلب منیب ہو تو اسی کا نام ہدایت ہے ایسے انسان اپنے دل میں نبی علیہ السلام کی فطری اور طبعی محبت محسوس کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ کی محبوبیت کا فطری جذبہ انسانوں میں ہی نہیں بلکہ حیوانات نباتات اور جمادات تک میں سرایت کر گیا۔ چند دلائل درج ذیل ہیں۔

حجۃ الوداع کے موقع پر جب نبی اکرم ﷺ اونٹوں کو اپنے دست مبارک سے قربان کرنے لگے تو صحابہ کرامؓ یہ دیکھ کر حیران ہوئے کہ اونٹ قربان ہونے کے لئے ایک دوسرے

toobaa-elibrary.blogspot.com

سے آگے بڑھ بڑھ کر اپنی گردنیں پیش کرنے لگے۔

سر بوقت ذبح اپنا ان کے زیر پائے ہے
یہ نصیب اللہ اکبر لوٹنے کی جائے ہے

اسی طرح ایک اونٹ کا نبی ﷺ کی خدمت میں پیش ہو کر اپنے دکھ اور غم کا اظہار کرنا اور رونا بھی، حیوانات میں حب نبی ﷺ کے موجود ہونیکی بین دلیل ہے۔

(۲) اسطوانہ حنانہ (کھجور کا تنہ) کا نبی اکرم ﷺ کی جدائی میں اس قدر رونا کہ مسجد گونج اٹھی اور صحابہ کرامؓ حیران رہ گئے۔

مختلف مواقع پر درختوں کا نبی اکرم ﷺ کو سلام پیش کرنا، نباتات میں حب نبوی کے موجود ہونے کی واضح دلیل ہے۔

(۳) بخاری و مسلم شریف کی روایت میں ہے کہ نبی ﷺ نے ایک مرتبہ جبل احد کی طرف دیکھ کر فرمایا **ھذا جبل یحبنا و نحبه** (یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں) یہ فرمان ذیشان جمادات میں حب نبوی ﷺ کے موجود ہونے کی سچی دلیل ہے، یہ تمام مثالیں نبی اکرم ﷺ کی محبوبیت عامہ کا ثبوت پیش کرتی ہیں۔ (عشق رسول ﷺ:۵۸)

toobaa-elibrary.blogspot.com

باب ﴿۷﴾

صحابہ کرامؓ کا عشق رسول ﷺ

صحابہ کرامؓ کا عشق رسول ﷺ

صحابہ کرامؓ اس امت کے وہ خوش نصیب حضرات ہیں جنھوں نے نبی علیہ السلام کا دیدار کیا، اور ایمان کی حالت میں آپ ﷺ کی صحبت پائی، درحقیقت یہ عشاق کی ایک جماعت تھی جنہیں اللہ تعالیٰ نے اس لئے چنا تھا کہ وہ محبوب کی اداؤں کو اپنائیں اور اپنے دل ودماغ میں محفوظ کر کے اپنے بعد والوں تک پہنچائیں۔ شمع رسالت کے ان پروانوں کے کچھ واقعات پیش خدمت ہے۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ کا عشق رسول ﷺ

(۱) سیدنا ابوبکر صدیقؓ اس امت کے سرخیل امام اور عشق رسول میں سب سے آگے بڑھنے والے ہیں، آپ کا نام عبداللہ اور کنیت ابوبکر تھی، آپ کی چار پشتیں صحابی بنیں، رنگ سرخ وسفید اور بدن دبلا تھا، آپؓ نے نبی علیہ السلام سے کمالات نبوت سب سے زیادہ حاصل کیے، قرآن مجید میں آپ کے لئے ثانی اثنین اور لصاحبه کے الفاظ وارد ہوئے ہیں، حضرت صدیق اکبرؓ کی صحابیت قرآن سے ثابت ہے اسی لئے حضرت صدیق اکبرؓ کی صحابیت کا انکار صریح کفر شمار ہوتا ہے۔

امام رازیؒ نے ثانی اثنین کی تشریح کرتے ہوئے لکھا ہے

کان ثانی محمد ﷺ فی اکثر المناصب الدینیة ۔

(تھے محمد ثانی اکثر عادات ومناقب میں)

toobaa-elibrary.blogspot.com

اس کی تفصیل یوں ہے کہ

☆ آپ دعوت الی اللہ میں نبی علیہ السلام کے ثانی تھے۔

☆ آپ غزوات میں نبی علیہ السلام کے ثانی تھے

☆ آپ مجلس میں نبی علیہ السلام کے ثانی تھے

☆ آپ نماز کی امامت میں نبی علیہ السلام کے ثانی تھے۔

☆ آپ روضہ انور میں دفن ہونے کیلئے نبی علیہ السلام کے ثانی تھے۔

علامہ سید محمود آلوسی نے اپنی شاہکار تصنیف روح المعانی میں لکھا ہے کہ غار ثور میں داخل ہونے سے پہلے ابوبکر صدیقؓ نے نبی علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا۔

و الذی بعثك بالحق لا تدخل حتی ادخله فان کان فیه شی نزل بی قبلك

(اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا، آپ غار میں ہرگز داخل نہ ہوں جبتک کہ میں اس میں داخل ہو کر جائزہ نہ لے لوں، اگر کوئی موذی چیز ہو تو آپ سے پہلے وہ مجھ پر وارد ہو۔)

جب صدیق اکبرؓ نے غار کی صفائی کر لی تو غار کے اندر کئی سوراخ تھے انہوں نے اپنے کپڑے پھاڑ کر اس کے ٹکڑوں سے سوراخ بند کر دیئے، ایک سوراخ باقی رہ گیا تھا، سیدنا صدیق اکبرؓ نے اس پر اپنی ایڑی رکھ دی، علامہ آلوسیؒ لکھتے ہیں۔

و کان فی الغار خرق فیه حیات و افاعی فخشی ابوبکر ان یخرج منهن شئ یوذی رسول الله ﷺ فالقمه قدمه فجعلن یضربنه و یلسعنه۔

(اور غار میں ایک سوراخ تھا جس میں سانپ کالے ناگ جیسے موذی جاندار تھے، پس حضرت ابوبکرؓ کو خدشہ لاحق ہوا کہ ان میں سے کوئی نبی علیہ السلام کو ایذا نہ پہنچائے، پس آپ نے

toobaa-elibrary.blogspot.com

اپنا قدم اس سوراخ پر رکھ دیا۔موذی جاندار نے آپ کو کاٹ لیا)

جب آپ کے جسم مبارک میں زہر کا اثر ہوا تو بے اختیار آنکھوں سے آنسو نکل آئے، بقول علامہ آلوسیؒ

و جعلت دموعة تنحدر و هو لا يرفع قدمه حبا لرسول الله ﷺ

(ان کے آنسو گرے مگر نبی علیہ السلام کی محبت کی بنا پر انہوں نے اپنے پاؤں کو نہ ہٹایا)

دنیائے عشق و محبت کی یہ ایک بے مثال داستان ہے، جب نبی علیہ السلام کے رخسار مبارک پر آنسوؤں کے قطرے گرے تو آپ ﷺ نے پوچھا ابوبکرؓ کیا بات ہے، صدیق اکبرؓ نے صورت حال سے آگاہ کیا۔ نبی علیہ السلام نے اپنا لعاب دہن لگایا تو زہر کا اثر جاتا رہا۔

(عشق رسول ﷺ :۶۰)

؎ عشق کی لذت مگر خطروں کی جانکاہی میں ہے

حضرت ابوبکرؓ نے سفر ہجرت کی رفاقت کے لئے خود تمنا پیش کی جو نبی علیہ السلام نے قبول فرمائی تھی، اس پر ابوبکرؓ رو پڑے، سیدہ عائشہؓ فرمایا کرتی تھیں کہ مجھے اس دن پتہ چلا تھا کہ انسان فرط خوشی میں بھی رو پڑتا ہے، مزے کی بات ہے کہ اس عاشق صادق سیدنا صدیق اکبرؓ کا سارا گھرانہ نبی علیہ السلام کی خدمت میں مشغول تھا، حضرت ابوبکرؓ رفیق سفر بنے، حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکرؓ سارا دن قریش مکہ کے حالات کی خبر لیتے اور رات کو غار ثور میں آکر حالات سے آگاہ کرتے، فہیرہؓ نامی غلام سارا دن بکریاں چراتا اور اسی بہانے غار ثور میں آکر دودھ دے جاتا، اسماء بنت ابی بکرؓ چونکہ کم عمر تھیں وہ غار ثور میں کھانا پہنچاتیں جبکہ زوجہ ابوبکرؓ گھر میں نبی علیہ السلام کا کھانا پکاتیں۔

ایک دفعہ اسماء بنت ابوبکرؓ کھانا لے کر آئیں تو نبی علیہ السلام نے دیکھا کہ اس کا چہرہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

مغموم دکھائی دیتا ہے، پوچھا اسماء کیا پریشانی ہے، عرض کرنے لگیں کہ اے اللہ کے محبوب! کل جب میں کھانا پہنچا کر واپس جا رہی تھی تو ابو جہل نے راستے میں مجھے پکڑ لیا، کہنے لگا تم جانتی ہو کہ تمہارے پیغمبر علیہ السلام کہاں ہیں، میں نے کہا ہاں! اس نے کہا بتاؤ میں نے کہا نہیں بتاتی۔ اس نے دھمکایا کہ میں تمہیں بہت ماروں گا ورنہ بتا دو، میں نے نہ بتایا تو اس نے ایک زوردار تھپڑ میرے رخسار پر مارا میں نیچے گر پڑی، میری پیشانی پتھر سے ٹکرائی اور اس میں سے خون نکل آیا، میں اٹھ کر کھڑی ہوئی اور روتے ہوئے ابو جہل سے کہا کہ یاد رکھ میری جان تو تیرے حوالے مگر میں محمد عربی ﷺ کو تیرے حوالے نہیں کروں گی۔ نبی علیہ السلام اسماء بنت ابی بکرؓ کی بات سن کر بہت زیادہ متاثر ہوئے اور فرمایا :

''میں نے سب کے احسانات کا بدلہ دے دیا مگر ابو بکرؓ کے احسانات کا بدلہ اللہ دے گا''

اس وجہ سے علامہ اقبال نے لکھا ہے

؎ آں امن الناس بر مولائے ما　　　آں کلیم اول سینائے ما

(وہ [صدیقؓ] ہمارے مولا ﷺ کا سب سے لوگوں میں سے بڑا محسن اور وہ ہمارے طور سینا ﷺ کا پہلا کلیم)

جب تین دن کے بعد غار ثور سے نکل کر مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہوئے تو نبی علیہ السلام نے دیکھا کہ ابو بکرؓ کبھی پیچھے چلتے ہیں، کبھی دائیں، کبھی بائیں، نبی علیہ السلام نے فرمایا ابو بکرؓ یہ کیا معاملہ ہے عرض کیا، اے اللہ کے محبوب! جب پیچھے چلتا ہوں تو ڈر لگتا ہے کہ دشمن کہیں دائیں سے نہ آ جائے تو ادھر چلنے لگ جاتا ہوں پھر ڈر لگتا ہے کہ کہیں بائیں سے نہ حملہ آور ہو تو ادھر چلنے لگ جاتا ہوں جس طرح شمع کے گرد پروانہ چکر لگا رہا ہوتا ہے، ایک عاشق صادق اپنے محبوب ﷺ کے گرد یوں چکر لگا رہا تھا۔ (عشق رسول ﷺ :۶۲)

toobaa-elibrary.blogspot.com

جب نبی علیہ السلام ام معبد کے گھر کے قریب پہنچے تو بھوک کی وجہ سے آگے سفر جاری رکھنا دشوار ہو رہا تھا۔ حضرت صدیق اکبرؓ نے ام معبد کی اجازت سے بکریوں کا دودھ نکالا، اور نبی علیہ السلام کی خدمت میں پیش کیا۔ جب نبی علیہ السلام نے خوب جی بھر کر پی لیا تو ابو بکرؓ کو خوشی ہوئی چنانچہ بعد میں کسی موقع پر یہ واقعہ سناتے ہوئے حضرت ابو بکر صدیقؓ نے کہا فشرب حتی رضیت (نبی علیہ السلام نے اتنا دودھ پیا کہ میں خوش ہو گیا)

عشق نبوی ﷺ کی یہ کتنی پیاری مثال ہے کہ دودھ تو محبوب ﷺ نوش فرما رہے ہیں اور محبِّ حقیقی کا دل خوشی سے پھولا نہیں سماتا حالانکہ بھوک صدیقؓ کو نڈھال کر رہی تھی، جب مدینہ طیبہ پہنچے تو اہل مدینہ نے دونوں مہمانوں کا استقبال کیا مگر چونکہ انصارؓ پہلے نبی علیہ السلام کی زیارت سے مشرف نہیں ہوئے تھے لہذا وہ غلطی سے حضرت ابو بکر صدیقؓ کے گرد جمع ہونے لگے۔ اتباع اتنی کامل تھی کہ تابع اور متبوع میں فرق کرنا مشکل ہو گیا تھا، رفتار، چال ڈھال، لباس وغیرہ میں اتنی مشابہت تھی کہ نقل اور اصل میں کوئی امتیاز کرنا مشکل تھا۔ حضرت امیر خسروؒ فرماتے ہیں

من تو شدم تو من شدی　　من تن شدم تو جاں شدی
تاکس نہ گوید بعد ازیں　　من دیگرم　تو دیگری

(میں تو ہو گیا تو میں ہو گیا، میں تن بن گیا تو جان بن گیا، اب کوئی نہیں کہہ سکتا کہ میں اور ہوں اور تو اور ہے [یہ فنافی الشیخ کا مقام ہے])

جب آفتاب کی تمازت میں شدت آنے لگی تو حضرت صدیق اکبرؓ نے اپنے آقا کے سر پر چادر پھیلائی تب لوگوں کو خادم و مخدوم میں پہچان ہوئی۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

بخاری شریف کی روایت ہے

"فاقبل ابو بکر حتی ظل علیه برد ائه فعرف الناس رسول الله عند ذلك

(جب ابوبکرؓ آگے بڑھے اور رسول اللہ ﷺ پر اپنی چادر کا سایہ کیا تو لوگوں نے اس پر نبی علیہ السلام کو پہچانا)

اس واقعے سے ایک عاشق صادق کی کامل اتباع کا پتہ چلتا ہے

علامہ ابن حجر عسقلانیؒ نے لکھا ہے کہ ایک مرتبہ نبی علیہ السلام نے فرمایا

حبب الی من دنیا کم ثلث ، الطیب، و النساء، جعلت قرة عینی فی الصلوة

(تمہاری دنیا سے مجھے تین چیزیں محبوب ہیں، خوشبو، نیک بیوی، اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے)

وفاؤں کے بادشاہ حضرت ابوبکرؓ یہ سن کر تڑپ اٹھے اور عرض کیا اے اللہ کے محبوب ﷺ! مجھے بھی تین چیزیں پسند ہیں۔

النظر الی وجهك، انفاق مالی علی امرك، و ان یکون بنتی فی بیتك

(آپ کے چہرہ انور کو دیکھنا، آپ کے حکم پر مال خرچ کرنا، اور یہ کہ میری بیٹی آپ کے نکاح میں ہے)

ان تینوں چیزوں کا مرکز ومحور دیکھا جائے تو آقائے نامدار ﷺ کی ذات بابرکت بنتی ہے یہی تو عاشق صادق کی پہچان ہوتی ہے، کہ اس کا سب کچھ اپنے محبوب پر قربان ہوتا ہے

(۳) حضرت عمرو بن عاصؓ کی روایت ہے

بینا النبی ﷺ یصلی فی حجر اذا اقبل عتبه بن ابی معیط فوجع ثوبه فی عنقه فخنقه شدیدا فاقبل ابو بکر حتی اخذ بمنکبه و دفعه

toobaa-elibrary.blogspot.com

عن النبی ﷺ و قال اتقتلون رجلا ان یقول ربی الله

(نبی اکرم ﷺ ہمارے درمیان کعبہ کے مقام حجر میں نماز پڑھ رہے تھے کہ عتبہ بن ابی معیط نے آگے بڑھ کر انکے گلے میں کپڑا ڈال کر زور سے دبایا، پس ابو بکرؓ آگے بڑھے اور اسے کندھوں سے پکڑ کر ہٹایا اور کہا تم ایسے شخص کو قتل کرنے کے درپے ہو جو کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے۔)

جب حضرت ابو بکرؓ نے خطبہ دیا تو کفار نے نبی علیہ السلام کو چھوڑ کر ابو بکرؓ کو پکڑ لیا اور اس قدر مارا کہ بعض نے سمجھا کہ کام تمام ہو گیا ہے، حضرت ابو بکرؓ کے رشتہ دار انکو اٹھا کر گھر لے آئے تو پورا جسم زخمی ہو چکا تھا، جب کافی دیر کے بعد غشی سے افاقہ ہوا تو آنکھیں کھولتے ہی آپ نے پوچھا کہ نبی علیہ السلام کس حال میں ہے؟ والدہ نے کہا ہمیں علم نہیں، علامہ ابن حجر عسقلانیؒ نے الاصابہ میں ام الخیر کے ترجمہ میں لکھا ہے

انـه سـأل عن رسول الله ﷺ بعد ان افاق من غشية فقالت له امه لا ندری فقال سلی ام جميل بنت الخطاب فذهبت اليها فسألها

(بے شک اس نے رسول اللہ سے بے ہوشی سے افاقہ کے بعد سوال کیا ہم اگر نہ پائیں تو کیا کریں فرمایا ام جمیل بنت خطاب سے پوچھنا وہ اس کی طرف گئی اور جا کر پوچھا)

عشق و وابستگی کی کتنی اعلیٰ مثال ہے کہ اپنی تکلیف کو یکسر بھول کر جب تک نبی علیہ السلام کی خیریت معلوم نہیں ہو گئی اس وقت تک چین نہیں آیا۔ (عشق رسول ﷺ: ۶۴)

کچھ عرصہ کے بعد نبی علیہ السلام نے حضرت ابو بکرؓ کو اجازت دی کہ تم حبشہ ہجرت کر جاؤ اس لئے کہ کفار تمہارے درپے ہے حضرت ابو بکرؓ چل پڑے، راستہ میں مقام برک اسما پر ایک کافر ابن الدغنہ سے ملاقات ہوئی اس نے کہا کہ تم جیسا اچھا آدمی یہاں سے کیوں جائے،

toobaa-elibrary.blogspot.com

چلو میں تمہیں اپنی امان میں رکھتا ہوں، چنانچہ ابن الدغنہ نے مکہ مکرمہ میں آ کر قریش مکہ میں اعلان کیا کہ آج کے بعد ابوبکرؓ میری امان میں ہے، قریش نے امان کو تسلیم کرلیا، مگر فرمائش کی ابوبکر کو سمجھادو کہ یہ قرآن اونچا نہ پڑھے، بخاری شریف کے الفاظ میں :

"و لا یستعلن به فان نخشی ان یفتن نسائنا و ابنائنا"

(یہ اونچی آواز سے قرآن نہ پڑھے ہمیں ڈر ہے کہ ہماری عورتیں اور بچے متاثر نہ ہو جائیں)

حضرت ابوبکر صدیقؓ کو عشق رسول ﷺ ہونے کی وجہ سے عبادت میں اتنا کامل شغف حاصل ہوگیا تھا کہ سوز وگداز کی وجہ سے رقت طاری رہتی تھی، جس کا دوسروں پر بھی اثر پڑتا تھا، بخاری شریف کے الفاظ میں و کان یسأل فیه و یقرء القرآن فینقذف علیه نساء المشرکین و ابناء هم وهم یعجبون فیه و ینظرون الیه و کان ابو بکر رجل بکاء لا یملك عینه اذا قرء القرآن۔

(آپ نماز ادا فرماتے اور قرآن مجید پڑھتے پس مشرکین کی عورتیں اور بچے آپ کو بنظر تعجب دیکھتے ابوبکرؓ کی یہ کیفیت ہوتی کہ جب قرآن پڑھتے تو زار وقطار روتے، انہیں اپنی آنکھوں پر قابو نہ رہتا)

قریش نے اس پر بھی اعتراض کیا تو ابن الدغنہ نے اپنی امان واپس لے لی، حضرت ابوبکرؓ نے جواب دیا

فانی ارد الیك جوارك و ارضی بجوار الله عز وجل

(میں تمہاری امان واپس کرتا ہوں، اور اللہ کی پناہ پر راضی ہوں)

(۴) حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ نبی علیہ السلام نے ہمیں انفاق فی سبیل اللہ کا حکم دیا، میرے

toobaa-elibrary.blogspot.com

پاس کافی مال تھا، میں نے سوچا آج میں ابوبکر سے سبقت لے جاؤں گا، چنانچہ میں نے آدھا مال صدقہ کیا، نبی علیہ السلام نے پوچھا، اہل خانہ کے لئے کیا چھوڑا، میں نے عرض کیا مثلہ (اس کے برابر) اتنے میں ابوبکرؓ بھی اپنا مال لیکر آئے، نبی علیہ السلام نے پوچھا :

ما ابقیت لاهلك قال ابقیت لهم الله و رسوله

(اہل خانہ کے لئے کیا چھوڑا؟ عرض کیا، اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو)

یہ سن کر حضرت عمرؓ نے کہا،

لا اسابقك الی شئ ابدا (میں تمہارے ساتھ کسی چیز میں مقابلہ نہ کروں گا)

علامہ اقبال نے اس واقعہ کو عجیب انداز میں پیش کیا ہے

اتنے میں وہ رفیق نبوت بھی آ گیا جس سے بنائے عشق و محبت ہے استوار
لے آیا اپنے ساتھ وہ مردِ وفا سرشت ہر چیز جس کا چشم جہاں میں ہو اعتبار
ملک یمین و درہم و دینار و رخت جنس اسپ قمر سم و شتر و قاطر و حمار
بولے حضور چاہیے فکر عیال بھی کہنے لگا وہ عشق و محبت کا رازدار
اے تجھ سے دیدہ مہ و انجم فروغ گیر اے تیری ذات باعث تکوین روزگار
پروانے کو چراغ ہے بلبل کو پھول بس صدیق کیلئے ہے خدا اور رسول ﷺ بس

(۵) ایک مرتبہ نبی علیہ السلام نے ابوبکرؓ کو پھٹے کپڑوں میں ملبوث دیکھا، تو فرمایا ابوبکر تم پر ایک وقت کتنا خوش حالی کا تھا، اب تمہیں دین کی وجہ سے کتنی مشقتیں اٹھانی پڑ رہی ہیں، حضرت ابوبکرؓ تڑپ کر بولے امالو عشت عمر الدنیا و اعذب بی جمیعا اشد العذاب لا یفر جنی فرج الملح (اگر ساری زندگی اسی مشقت میں گذاروں اور شدید عذاب میں مبتلا ہوؤں، پھر بھی دوست کی دوستی میں جو وسعت اور کشادگی ہے وہ حاصل نہیں ہوتی)

toobaa-elibrary.blogspot.com

(۶) حضرت ابوبکرؓ ایک مرتبہ اپنے گھر میں رو رو کر دعا مانگ رہے تھے، جب فارغ ہوئے تو اہل خانہ نے پوچھا، کہ کیا وجہ تھی؟ فرمایا کہ میرے پاس کچھ مال ہے جو نبی علیہ السلام کی خدمت میں پیش کرنا چاہتا ہوں، مگر دینے والے کا ہاتھ اوپر ہوتا ہے، اور لینے والے کا ہاتھ نیچے ہوتا ہے، میں اپنے آقا علیہ السلام کی اتنی بے ادبی بھی نہیں کرنا چاہتا، اس لئے رب کائنات سے رو رو کر دعا مانگ رہا تھا کہ اللہ میرے محبوب ﷺ کے دل میں یہ بات ڈال دے کہ وہ ابوبکر کے مال کو اپنا مال سمجھ کر خرچ کرے، چنانچہ دعا قبول ہوئی، حدیث پاک کا مفہوم ہے کہ نبی علیہ السلام ابوبکرؓ کے مال کو اپنے مال کی طرح خرچ کرتے تھے۔ ایک حدیث پاک میں ہے کہ نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا

ان من امن الناس علی فی صحبته و ماله ابو بکرؓ

(بے شک لوگوں میں سب سے بڑا محسن خدمت اور مال کے اعتبار سے ابوبکر ہیں)

جب نبی علیہ السلام مرض الوفات کی حالت میں تھے، تو حضرت ابوبکرؓ نماز کی امامت کرواتے تھے، ایک مرتبہ نماز پڑھا رہے تھے کہ نبی علیہ السلام تشریف لائے تو حضرت ابوبکرؓ فوراً پیچھے ہٹے نماز سے فراغت پر نبی علیہ السلام نے فرمایا "ابوبکر میں خود تمہیں حکم کر چکا تھا تو تم کو اپنی جگہ پر کھڑے رہنے سے کونسی چیز مانع تھی، عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! ابی قحافہ کا بیٹا اس لائق نہیں کہ رسول ﷺ کے آگے بڑھ کر نماز پڑھائے۔

(۸) جب نبی علیہ السلام نے دنیا سے پردہ فرمالیا تو صحابہ کرامؓ پر غم کا پہاڑ ٹوٹ پڑا، حضرت عمرؓ جیسے جلیل القدر صحابی ہاتھ میں تلوار لیکر کھڑے ہو گئے، کہ جس نے کہا کہ نبی علیہ السلام فوت ہو گئے، میں اسکا سر قلم کر دونگا۔ جب حضرت ابوبکرؓ کو پتہ چلا تو آپ تشریف لائے بخاری شریف میں ہے فجاء ابو بکر و کشف عن رسول الله ﷺ فقبله قال بابی انت و

toobaa-elibrary.blogspot.com

امی طبت حیا و میتا (پس ابوبکر آئے اور نبی علیہ السلام کے چہرہ سے چادر ہٹا کر پیشانی کا بوسہ لیا، اور کہا آپ پر میرے ماں باپ قربان، آپ نے زندگی بھی پاکیزہ گزاری اور پاکیزگی سے ہی خالق کو جا ملے)

سیدنا صدیق اکبرؓ کو بعض قرائن سے پتہ چل چکا تھا کہ اب محبوب سے جدائی ہونے والی ہے، اس لئے جب سورۃ النصر نازل ہوئی تو صحابہؓ خوش ہو گئے مگر عاشق زار ابوبکرؓ دل گرفتہ ہو کر مسجد کے کونے میں رونے بیٹھ گئے۔ صحابہ نے کہا کہ لوگ فوج در فوج داخل ہونگے تو یہ پیغام خوشی کا ہے، فرمایا ہاں! لیکن جب کام مکمل ہو گیا تو محبوب ﷺ بھی تو اپنے محبوب حقیقی سے جا ملیں گے۔ میں جدائی کے تصور سے بیٹھا رو رہا ہوں۔

(۹) جب فتح مکہ کے دن حضرت ابوبکرؓ کے والد ابو قحافہ ایمان لائے تو نبی علیہ السلام نے بہت خوشی کا اظہار فرمایا، اس پر عاشق صادق نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو دین حق کے ساتھ بھیجا ہے کہ ان کے اسلام کی نسبت مجھے آپ کے چچا ابو طالب کے اسلام لانے کی خوشی زیادہ ہوتی۔ (الاصابۃ)

(۱۰) حضرت ابوبکر صدیقؓ عشق رسول میں اتنا کمال حاصل کر چکے تھے کہ آپ انکو اپنے محبوب کی شان میں ذرا سی گستاخی کی بھی برداشت نہ تھی۔ چنانچہ ایمان لانے سے پہلے ایک مرتبہ انکے والد نے نبی علیہ السلام کی شان میں کوئی نازیبا بات کر دی تو حضرت ابوبکرؓ نے ایک زوردار تھپڑ رسید کیا، ایک مرتبہ ابوجہل نے نبی علیہ السلام کی شان میں کوئی گستاخی کی، تو ابوبکرؓ شیر کی طرح اس پر جھپٹے، اور فرمایا تو دفع ہو جا اور جا کر لات ومنات کی شرمگاہ کو چاٹ، یہ ثبوت ہے اس بات کا کہ عشق مصلحت اندیش نہیں ہوا کرتا۔

(۱۱) جب نبی علیہ السلام نے پردہ فرما لیا تو اطراف مدینہ کے بعض قبائل دین اسلام سے پھر

toobaa-elibrary.blogspot.com

گئے، سیاسی حالات نے سنگینی اختیار کر لی، اکثر صحابہؓ کی رائے یہ تھی کہ لشکر اسامہ کو واپس بلا لیا جائے، جس کو نبی علیہ السلام قیصر روم کے مقابلے میں روانہ کر چکے تھے۔لیکن حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا "قسم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں، ابوبکر سے یہ ہرگز نہیں ہوسکتا کہ اس لشکر کو واپس کرے، جسے اللہ کے محبوب ﷺ نے آگے بھیجا۔ میں اس لشکر کو واپس ہرگز نہیں بلاؤں گا۔ اگرچہ مجھے یقین ہو کہ کتے ہماری ٹانگیں کھینچ کر لے جائیں گے، عشق کا فیصلہ عقل کے فیصلے سے متصادم تھا۔لیکن دنیا نے دیکھا کہ خیر اسی میں تھی۔ سازشیں خود بخود دم توڑ گئیں۔ دشمنوں کے حوصلے پست ہو گئے۔ سیاسی حالات کی کایا پلٹ گئی، عشق ایک مرتبہ پھر جیت گیا۔

(۱۲) حضرت ابوبکرؓ نے اپنی وفات سے چند گھنٹہ پیشتر سیدہ عائشہ سے پوچھا کہ نبی علیہ السلام کی وفات کس دن ہوئی اور کتنے کپڑوں میں کفن دیا گیا، مقصد یہ تھا کہ مجھے بھی یوم وفات اور کفن دفن میں نبی علیہ السلام کی موافقت نصیب ہو، حیات میں تو مشابہت تھی ہی سہی، ممات میں بھی مشابہت مطلوب تھی۔

اللہ اللہ یہ شوق انتہائے آخر ...... تھے جو صدیق اکبر بلکہ عاشق اکبر

(۱۳) حضرت ابوبکرؓ نے وفات سے پہلے وصیت کی تھی کہ جب میرا جنازہ تیار ہو جائے تو روضہ اقدس کے دروازے پر لے جا کر رکھ دینا اگر دروازہ کھل جائے تو وہاں دفن کر دیں، ورنہ جنت البقیع میں دفن کرنا، چنانچہ جب آپ کا جنازہ دروازے پر رکھا گیا تو انشق القفل و افتح الباب (تالہ کھل گیا اور دروازہ بھی کھل گیا) اور ایک آواز سب صحابہؓ نے سنی، کہا ادخلوا الحبیب الی الحبیب (ایک دوست کو دوسرے دوست کی طرف لے آؤ) (شواہد النبوۃ)

جان ہی دے دی جگر نے آج پائے یار پہ
عمر بھر کی بے قراری کو قرار آ ہی گیا

(عشق رسول ﷺ :۶۹)

toobaa-elibrary.blogspot.com

حضرت عمرؓ کا عشق رسول

حضرت عمرؓ بہت شفاف اور نکھری ہوئی شخصیت کے مالک تھے، جب حالت کفر میں تھے تو نبی علیہ السلام کو شہید کرنے کی نیت سے گھر سے نکلے، جب ایمان قبول کرلیا، تو بیت اللہ شریف کے قریب ہوکر اعلان کیا اے قریش مکہ مسلمان برسرعام نمازیں پڑھیں گے جو اپنی بیوی کو بیوہ اور بچوں کو یتیم کروانا چاہے وہ عمرؓ کے مقابلے میں آئے، آپ کے ایمان سے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو تقویت بخشی، ایک مرتبہ دل میں اشکال پیدا ہوا کہ نبی علیہ السلام مجھے اپنی جان کے علاوہ ہر چیز سے زیادہ عزیز ہیں، جب نبی اکرم ﷺ نے حقیقت کو واضح فرمایا تو کہنے لگے کہ اے اللہ کے نبی ﷺ اب آپ مجھے اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز ہیں پھر ساری زندگی اسی پر جمے رہے چند مثالیں درج ذیل ہیں

(۱) حضرت عبید بن جریج نے حضرت عمرؓ سے کہا میں نے دیکھا ہے کہ آپ بیل کے دباغت کئے ہوئے چمڑے کا بے بال جوتا پہنتے ہیں آپؓ نے فرمایا میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ ایسا ہی جوتا پہنا کرتے تھے، جس پر بال نہ ہوں اس لئے میں بھی ایسا جوتا پسند کرتا ہوں۔

(شمائل ترمذی)

(۲) فتح مکہ میں حضرت ابن عباسؓ اپنے خچر پر سوار ابوسفیان بن حرب کو بٹھا کر لائے اور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ اے اللہ کے نبی میں نے ابوسفیان کو پناہ دی، حضرت عمرؓ نے عرض کیا اے اللہ کے نبی ﷺ اس دشمن خدا نے آپ کو بہت ایذا پہنچائی مجھے اجازت دیں کہ میں اس کا سر اڑادوں، حضرت عباسؓ نے حضرت عمرؓ کی طرف متوجہ ہوکر کہا اے عباسؓ جس دن اگر ابوسفیان قبیلہ بنوعدی میں سے ہوتے تو آپ ایسا نہ کہتے، جواب میں حضرت حضرت عمرؓ نے کہا اے عباس جس دن آپ اسلام لائے تو آپ کا ایمان لانا مجھے اپنے والد خطاب کے ایمان

toobaa-elibrary.blogspot.com

لانے سے زیادہ محبوب تھا اس لئے کہ آپ کے ایمان لانے سے نبی علیہ السلام کو خوشی ہوئی تھی اس سے معلوم ہوا کہ حضرت عمرؓ اپنے آقا کی خوشی کو ہر چیز پر ترجیح دیتے تھے۔ (بیہقی بزار، اصابہ)

(۴) نبی علیہ السلام کے سامنے ایک مرتبہ ایک یہودی اور منافق کا مقدمہ پیش ہوا، یہودی چونکہ حق پر تھا لہذا نبی علیہ السلام نے اس کے حق میں فیصلہ دے دیا، منافق نے سوچا کہ حضرت عمرؓ یہودیوں پر سخت گیر ہیں ذرا ان سے بھی فیصلہ کروالیں، جب حضرت عمرؓ کو معلوم ہوا کہ نبی علیہ السلام پہلے فیصلہ دے چکے ہیں اور یہ منافق اپنے حق میں فیصلہ کروانے کی نیت سے میرے پاس آیا ہے آپ اپنے گھر سے ایک تلوار لائے اور منافق کی گردن اڑادی، پھر کہا جو نبی علیہ السلام کے فیصلے کو نہیں مانتا عمرؓ اس کا فیصلہ اسی طرح کرتا ہے۔ (تاریخ الخلفاء : ۸۸)

یا رسول اللہ ابی انت و امی لقد کنت تخطبنا علی جذع النخلة فلما کثر الناس اتخذت منبرا لنسمعهم فحن الجذع لفراقك حتی جعلك یدك علیه فسکن فاتئك اولی بالحنین الیك نسا فازقهما

(یارسول اللہ ﷺ آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں آپ کھجور کے ایک تنے کے ساتھ ہمیں خطبہ دیا کرتے تھے جب لوگوں کی کثرت ہوئی تو آپ نے ایک منبر بنوایا تاکہ سب کو آواز پہنچا سکیں، آپ منبر پر رونق افروز ہوئے تو وہ درخت آپ کی جدائی پر رونے لگا آپ نے اپنا ہاتھ اس پر رکھا تو وہ چپ ہوا، جب ایک تنے کا آپ کی جدائی میں یہ حال ہوا تو آپ کی امت کو آپ کے فراق پر زیادہ نالہ وفریاد کرنے کا حق پہنچتا ہے۔) (عظمت اسلام: ۷)

(۵) حضرت عمرؓ نے اپنے دور خلافت میں حضرت اسامہ بن زیدؓ کا وظیفہ ساڑھے تین ہزار اور اپنے بیٹے عبداللہ بن عمرؓ کا تین ہزار مقرر کیا ابن عمرؓ نے پوچھا کہ آپ نے اسامہ کو ترجیح کیوں دی وہ کسی جنگ میں مجھ سے آگے نہیں رہے، حضرت عمرؓ نے جواب دیا کہ اسامہ تمہاری نسبت نبی

toobaa-elibrary.blogspot.com

علیہ السلام کو زیادہ محبوب تھا، اور اسامہ کا باپ تمہارے باپ کی نسبت نبی علیہ السلام کو زیادہ پیارا تھا۔ پس میں نے نبی علیہ السلام کے محبوب کو اپنے محبوب پر ترجیح دی۔

(ترمذی، کتاب المناقب زید بن حارثہ)

(۶) ایک مرتبہ حضرت عمرؓ نے شفاء بنت عبداللہ العدوی کو بلا بھیجا وہ آئیں تو دیکھا کہ عاتکہ بنت اسید پہلے سے موجود تھیں، کچھ دیر بعد حضرت عمرؓ نے دونوں کو ایک ایک چادر دی لیکن شفاء کی چادر کم قیمت تھی، انہوں نے کہا کہ میں آپ کی چچازاد بہن ہوں، قدیم الاسلام ہوں، آپ نے مجھے خاص اسی مقصد کے لئے بلایا ہے عاتکہ تو یونہی آ گئی تھیں آپ نے فرمایا واقعی یہ چادر میں نے تمہیں دینے کے لئے رکھی تھی، لیکن جب عاتکہ آ گئیں تو مجھے نبی علیہ السلام کی قرابت داری کا لحاظ کرنا پڑا۔ (اصابہ، تذکرہ عاتکہ بنت اسید)

(۷) اپنے دور خلافت میں حضرت عمرؓ ایک مرتبہ رات کو گشت کر رہے تھے آپ نے ایک گھر سے کسی کے اشعار پڑھنے کی آواز سنی جب قریب ہوئے تو پتہ چلا کہ ایک بوڑھی عورت نبی علیہ السلام کی محبت اور جدائی میں اشعار پڑھ رہی ہے حضرت عمرؓ آبدیدہ ہو گئے اور دروازہ کھٹکھٹایا بوڑھی عورت نے حضرت عمرؓ کو دیکھا تو حیران ہوئی اور کہنے لگی امیر المومنین آپ رات کے وقت میرے دروازے پر آپؓ نے فرمایا ہاں مگر ایک فریاد لے کر آیا ہوں، کہ وہ اشعار مجھے دوبارہ سنائیں جو آپ پڑھ رہی تھیں بوڑھی عورت نے اشعار پڑھے

علی محمد صلوۃ الابرار　　صلی علیہ الطیبون الاخیار

قد کان قواما بکی بالاسحار　　یا لیت شعری و المنایا اطوار

هل تجمعني و حبيبي الدار

(حضرت محمد ﷺ پر نیک اور اچھے لوگ درود پڑھ رہے ہیں، وہ راتوں کو جاگنے

toobaa-elibrary.blogspot.com

والے اور سحر کے وقت روزہ رکھنے والے تھے، موت تو آنی ہی ہے کاش مجھے یقین ہو جائے کہ مرنے کے بعد مجھے محبوب کا وصل نصیب ہوگا)

حضرت عمرؓ زمین پر بیٹھ کر کافی دیر تک روتے رہے، دل اتنا غمزدہ ہوا کہ کئی دن بیمار رہے۔ (عشق رسول ﷺ :۷۲)

حضرت عثمانؓ کا عشق رسول

(۱) جب صلح حدیبیہ کے موقع پر حضرت عثمان غنیؓ کو نمائندہ بنا کر مکہ مکرمہ بھیجا گیا، تو قریش مکہ نے مسلمانوں کو مکہ میں داخل ہونے کی اجازت نہ دی جب صحابہ کرامؓ کو پتہ چلا تو وہ بہت افسردہ ہوئے بعض نے کہا کہ وہ خوش قسمت ہیں کہ بیت اللہ کا طواف کر کے آئیں گے، نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ عثمانؓ میرے بغیر طواف نہیں کرے گا، حضرت عثمانؓ واپس آئے تو صحابہؓ نے پوچھا کہ کیا آپنے بیت اللہ کا طواف بھی کیا انہوں نے جواب دیا اللہ کی قسم قریش مجھے طواف کرنے کے لئے اصرار کرتے رہے اگر میں وہاں ایک سال بھی مقیم رہتا تو بھی نبی علیہ السلام کے بغیر طواف نہ کرتا۔

(۲) ایک مرتبہ حضرت عثمانؓ نے نبی علیہ السلام جب حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کے ہمراہ ان کے گھر کی طرف چلے تو حضرت عثمانؓ سارا راستہ نبی علیہ السلام کے قدم مبارک کی طرف دیکھتے رہے، صحابہ کرامؓ نے جب یہ بات نبی علیہ السلام کو بتائی تو آپ ﷺ نے حضرت عثمان سے اس کی وجہ دریافت کی، عرض کیا اے اللہ کے محبوب آج میرے گھر میں اتنی مقدس ہستی آئی ہے کہ میری خوشی کی انتہا نہیں میں نے نیت کی تھی کہ آپ جتنے قدم اپنے گھر سے چل کر یہاں آئیں گے میں اتنے غلام اللہ کے راستے میں آزاد کروں گا۔ (جامع المعجزات)

toobaa-elibrary.blogspot.com

حضرت علیؓ کا عشق رسول

(۱) حضرت علیؓ کو اپنے لڑکپن سے ہی سرور دو عالم ﷺ کے ساتھ گہرا تعلق تھا اسی لئے آفتاب رسالت کی کرنیں جیسے ہی طلوع ہوئیں انہوں نے لڑکوں میں سب سے پہلے ایمان لانے کی سعادت حاصل کی، چھوٹی عمر میں انسان میں خوف اور ڈر زیادہ ہوتا ہے مگر عشق کا یہ تاثر ہے کہ انسان کو نتائج سے بے پرواہ بنا دیتا ہے، لہذا حضرت علیؓ نے ایمان قبول کرنے میں دیر نہ لگائی جب نبی علیہ السلام نے ہجرت کا ارادہ فرمایا تو اس وقت آپ کے پاس لوگوں کی امانتیں موجود تھیں اس صادق اور امین ذات نے حضرت علیؓ کو منتخب کیا اور حکم دیا کہ علی تم میرے بستر پر لیٹ جاؤ اور صبح کے وقت امانتیں لوگوں کے سپرد کر دینا حضرت علیؓ کی دلیری، شجاعت و بہادری پر قربان جائیں کہ وہ بلا خوف وخطرے کے چارپائی پر لیٹ گئے نبی علیہ السلام کے حکم پر جان کی بازی لگا دینا ان کا محبوب مشغلہ تھا۔

(۲) حضرت علیؓ نے نبی علیہ السلام کو آخری غسل دیتے ہوئے تاریخی الفاظ کہے وہ پوری امت کے جذبات کی ترجمانی کرتے ہیں ''میرے ماں باپ آپ پر قربان آپ کی وفات سے وہ چیز جاتی رہی جو کسی دوسرے کی قوت سے نہ گئی تھی یعنی وحی آسمانی کا سلسلہ منقطع ہو گیا آپ کی جدائی عظیم صدمہ ہے اگر آپ نے صبر کا حکم نہ فرما دیا ہوتا اور آہ وزاری سے منع نہ کیا ہوتا تو ہم آپ پر آنسو بہاتے تاہم درد کا درماں اور زخم کا علاج پھر بھی نہ ہوتا ۔ (عشق رسول ﷺ ۷۴)

toobaa-elibrary.blogspot.com

باب ۸

صحابہؓ کے عشق رسول کے متفرق واقعات

صحابہؓ کے عشق رسول کے متفرق واقعات

(۱) حضرت انس بن نضرؓ جنگ احد میں لڑتے لڑتے بہت آگے نکل گئے جب ادھر ادھر نظر دوڑا کر دیکھا تو مسلمانوں کو پریشانی کے عالم میں پایا پوچھا کیا ہوا؟ جواب ملا کہ جن کے لئے لڑتے تھے وہ ہی نہ رہے تو اب کیا لڑیں ہم نے سنا ہے کہ نبی علیہ السلام شہید ہو گئے حضرت انس بن نضرؓ یہ سن کر تڑپ اٹھے اور فرمایا کہ لوگو ہم نبی علیہ السلام کے بعد زندہ رہ کر کیا کریں گے، چنانچہ آگے بڑھے اور لڑ کر شہادت پائی جب ان کی لاش دیکھی گئی تو تلوار، نیزے کے ۸۰ زخم تھے کوئی شخص نہ پہچان سکا ان کی بہن نے انگلیوں سے ان کو شناخت کیا۔ (بخاری، غزوہ احد: ۵۷۸)

(۲) نبی علیہ السلام کے پردہ فرمانے کے بعد حضرت بلالؓ شام کی طرف ہجرت کر گئے ایک سال کے بعد خواب میں نبی علیہ السلام کی زیارت ہوئی فرمایا اے بلالؓ تم نے ہم سے ملنا چھوڑ دیا اتنی دور ٹھکانہ بنا لیا، حضرت بلالؓ کی آنکھ کھل گئی عشق نبوی نے اتنا جوش مارا کہ رات کے وقت اونٹنی پر سوار ہو کر مدینے کی طرف چل پڑے، جب مدینے پہونچے تو صحابہ کرامؓ نے اذان دینے کی فرمائش کی ابتداً حضرت بلال نے انکار کیا لیکن جب حسنؓ و حسینؓ شہزادوں نے درخواست کی تو بات ماننی پڑی جب اذان دینی شروع کی تو صحابہ کرامؓ دور نبوی ﷺ کی اذان سن کر تڑپ اٹھے اور یاد رسول ﷺ میں زار و قطار رونا شروع کر دیا، جب **اشھد ان محمد رسول اللہ** پر پہنچے تو مدینے کی عورتیں بھی روتی ہوئیں گھروں سے نکل آئیں بچے اپنی ماؤں سے پوچھنے لگے کہ حضرت بلالؓ تو واپس آ گئے، بتاؤ رسول اللہ ﷺ کب واپس آئیں گے حضرت بلال دور

toobaa-elibrary.blogspot.com

نبوی ﷺ میں جب اذان کہتے تھے تو زیارت بھی کر لیتے تھے اس مرتبہ جب نبی علیہ السلام کے چہرہ انور کو سامنے نہ پایا تو غم میں بیہوش ہو کر گر گئے، کافی دیر بعد ہوش آیا تو روتے ہوئے ملک شام واپس آ گئے۔ (مدارج النبوۃ: ۲۳۶)

(۳) جنگ احد میں جب کفار نے نبی علیہ السلام پر حملے کے لئے زور ڈالا، تو چند نوجوان صحابہؓ سیسہ پلائی دیوار کی طرح ڈٹ گئے ان میں سے اکثر نے جام شہادت نوش کیا، حضرت زائد بن سکنؓ کو زخموں سے چور حالت میں دیکھا گیا کسی نے پوچھا کہ آپ کو کچھ چاہیے کہا کہ میں آخری لمحے میں اپنے محبوب ﷺ کا دیدار کرنا چاہتا ہوں وہ ان کو اٹھا کر نبی علیہ السلام کے پاس لے آئے انہوں نے جب چہرہ انور کو دیکھا تو آخری ہچکی لی اور جان جان آفریں کے سپرد کر دی۔

(مسلم، غزوہ احد)

نکل جائے دم تیرے قدموں کے نیچے
یہی ہے دل کی حسرت یہی آرزو ہے

اسی مضمون کو شاعر نے دوسرے انداز سے باندھا ہے

تیرے قدموں پہ سر ہو اور تار زندگی ٹوٹے
یہی انجام الفت ہے یہی مزے کا حامل ہے

(۴) فتح مکہ سے پہلے حضرت زیدؓ دشمنان اسلام کے ہاتھوں گرفتار ہو گئے ابوسفیان نے ان سے پوچھا کہ اے زید میں تمہیں اللہ تعالیٰ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں، سچ سچ بتا کیا تمہیں یہ بات پسند ہے کہ تم اپنے بیوی بچوں کے پاس ہوتے اور تمہاری جگہ تمہارے پیغمبر علیہ السلام ہوتے، حضرت زیدؓ نے تڑپ کر کہا، اللہ تعالیٰ کی قسم مجھے تو یہ بھی پسند نہیں ہے کہ میں اپنے اہل میں رہوں اور میرے آقا و سردار کو کانٹا چبھے، یہ سن کر ابوسفیان نے کہا کہ میں نے کہیں نہیں دیکھا کہ کسی سے اتنی

toobaa-elibrary.blogspot.com

محبت کی جاتی ہو جتنا کہ مسلمان اپنے رسول ﷺ سے کرتے ہیں۔ (سیرت ابن ہشام)

(۵) حضرت بلالؓ کا وقت وفات قریب آیا تو بیوی نے کہا واحزناہ (ہائے غم)۔آپ نے فرمایا وافرحناہ غدا نلقی محمدا و اصحابہ (وہ خوشی کہ کل ہم محمد ﷺ اوران کے اصحاب سے ملیں گے) اس سے پتہ چلتا ہے کہ صحابہ کرامؓ کس طرح دیوانہ وار نبی علیہ السلام سے محبت کرتے تھے۔ (شفا شریف)

(۶) حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک درزی نے نبی علیہ السلام کو دعوت کی اور کھانے میں جو کی روٹی اور ایسا شوربا پیش کیا جس میں کدو اور خشک کیا ہوا نمکین گوشت تھا، کھانے کے دوران میں نے دیکھا کہ نبی علیہ السلام کدو کی قاشیں تلاش کر کے کھا رہے ہیں، پس مجھے اس دن سے کدو کھانے سے محبت ہوگئی۔ یہ ہوتی ہے محبت کہ محبوب کو جو بھی چیز پسند ہو انسان کو وہی چیز محبوب ہو جائے۔

(۷) صلح حدیبیہ کے موقع پر قریش کے نمائندہ عروہ بن مسعودؓ نے صحابہ کرامؓ کو دیکھا تو کفار کے سامنے اپنے تأثرات یوں بیان کئے۔

''اے لوگو! اللہ کی قسم میں بادشاہوں کے درباروں میں بھی گیا ہوں، قیصر و کسریٰ کے دربار کو بھی دیکھا ہے، میں نے کسی بادشاہ کی بھی اتنی تعظیم ہوتے نہیں دیکھی جتنی کہ مسلمان اپنے رسول ﷺ کی کرتے ہیں۔ جب بھی ان کے ناک سے رطوبت نکلی تو ان کے کسی عقیدت مند نے اسے اپنے ہاتھوں پر لے لیا، جب وہ اپنے اصحاب کو کسی بات کا حکم دیتے ہیں تو وہ اس کی تعمیل میں دوڑ پڑتے ہیں، جب وضو کرتے ہیں تو اصحاب خاموش اور پر سکون رہتے ہیں، تعظیم و ادب کی وجہ سے اپنے رسول کی طرف نظر بھر کر نہیں دیکھتے، ''ایک بیگانے آدمی کے یہ تاثرات صحابہ کرامؓ کے دلوں میں عشق نبوی ﷺ کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ (بخاری شریف)

toobaa-elibrary.blogspot.com

(۸) حضرت کابس بن ربیعہ کو نبی علیہ السلام کے ساتھ شکل وصورت میں کافی حد تک مشابہت حاصل تھی، چنانچہ یہ جب بھی حضرت امیر معاویہؓ کو ملنے جاتے تو وہ کھڑے ہو کر استقبال کرتے اور آنکھوں کے درمیان بوسہ دیتے، مجلس کے اختتام پر ہدیہ دے کر رخصت کرتے، یہ سب کچھ اس لئے تھا کہ انہیں دیکھ کر نبی علیہ السلام کا چہرہ انور آنکھوں کے سامنے آجاتا تھا۔

(۹) حضرت عمرو بن العاصؓ کی وفات کا وقت قریب آیا تو انہوں نے اپنے صاحبزادے کو فرمایا ''کوئی شخص میرے نزدیک رسول اللہ ﷺ سے زیادہ محبوب اور میری آنکھوں میں آپ ﷺ سے زیادہ جلالت و ہیبت والا نہ تھا، میں آپ کی ہیبت کی وجہ سے آپ کی طرف آنکھ بھر کر نہ دیکھ سکتا تھا۔ (بخاری شریف)

(۱۰) اہل یمامہ کے سردار حضرت ثمامہ بن اثال نے ایمان لا کر کہا ''یارسول اللہ ﷺ میں اللہ کی قسم اٹھا کر کہتا ہوں کہ آج سے پہلے روئے زمین پر کوئی چہرہ مجھے آپ کے چہرے سے زیادہ مبغوض نہ تھا مگر آج وہی چہرہ روئے زمین کے سب چہروں سے زیادہ محبوب ہے''۔ (بخاری شریف، باب وفد بنی حنیفہ)

(۱۱) ہندہ بنت عتبہ زوجہ ابوسفیان ایمان لا کر کہنے لگی۔ یارسول اللہ ﷺ روئے زمین پر کوئی اہل خیمہ میری نگاہ میں آپ کے اہل خیمہ سے زیادہ مبغوض نہ تھے، لیکن آج میری نگاہ میں کوئی اہل خیمہ آپ کے خیمہ سے زیادہ محبوب نہیں ہے۔ (بخاری شریف باب ذکر ہند بنت عتبہ)

(۱۲) حضرت عبدالرحمٰن بن سعدؒ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا پاؤں سن ہو گیا، اہل مجلس میں سے کسی نے کہا کہ آپ کے نزدیک جو سب سے زیادہ محبوب ہے اسے یاد کیجئے، یہ سن کر انہوں نے کہا یا محمداہ (اے محمد ﷺ) آپ کا پاؤں اچھا ہو گیا۔ اس سے پتہ چلا کہ صحابہؓ کو نبی علیہ السلام سے بے پناہ محبت تھی۔ (الادب المفرد)

toobaa-elibrary.blogspot.com

(۱۳) جب نبی علیہ السلام غزوہ تبوک کے لئے روانہ ہوئے تو ایک صحابی حضرت عبداللہ بن خثیمہؓ اپنے کاموں اور مشاغل کی وجہ سے پیچھے رہ گئے، ان کی دو خوبصورت اور حسین وجمیل بیویاں تھیں۔ انہوں نے دوپہر کے وقت بہترین کھانے بنائے، اور کمرے کو خوشبو سے معطر کر دیا، حضرت عبداللہؓ نے جونہی کھانوں کو دیکھا تو فرمایا سبحان اللہ، اللہ کے محبوب تو شدید گرمی میں جہاد کے لئے جائیں اور عبداللہ بیویوں کے ساتھ بیٹھ کر لذیذ کھانے کھاتا رہے۔ اللہ کی قسم جب تک میں نبی علیہ السلام کی خدمت میں نہیں پہنچوں گا ان بیویوں سے کلام نہیں کرونگا، یہ کہہ کر اونٹ پر سوار ہوئے اور تبوک کی طرف چل دیئے۔ جب قافلے کے قریب پہنچے تو نبی علیہ السلام نے دور سے دیکھ کر فرمایا عبداللہ بن خثیمہ ہوگا۔ چنانچہ جب آپ نبی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اللہ کے محبوب ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

''ابن خثیمہ کیا ہی اچھی بات ہے تم فانی ناز ونعمت کو چھوڑ کر رضائے حق میں کھو گئے''

(۱۴) حضرت عبداللہ بن زید انصاری کبھی کبھی مسجد نبوی میں اذان دیتے تھے جب انہوں نے نبی ﷺ کی وفات کی خبر سنی تو اس قدر غمزدہ ہوئے کہ اپنے نابینا ہونے کی دعا مانگی جو قبول ہو گئی۔ لوگوں نے پوچھا یہ دعاء کیوں کیا فرمایا میری آنکھوں کی بینائی اس لئے تھی کہ میں نبی ﷺ کا دیدار کروں، جب محبوب نے پردہ کر لیا تو بینائی کی کیا ضرورت ہے۔ (شواہد النبوۃ:۱۸۹)

(۱۵) حضرت انسؓ نبی اکرم ﷺ کے خادم خاص تھے، انہوں نے پورے گھرانے کو نبی ﷺ کے عشق میں معمور پایا ان کی والدہ ام سلیمؓ بچوں کو شیشی دے کر بھیجتی کہ نبی ﷺ کے پسینے کے قطرے اس میں جمع کریں، ان کے چچا انس بن نضر نے جنگ احد میں نبی ﷺ کی شہادت کی خبر سنی تو کہا کہ اب جینے کا کیا مزہ، اور لڑ کر شہادت پائی۔ اسی طرح ان کے والد ابو طلحہؓ ان کے بھائی حضرت براء بن مالک اور ان کی خالہ ام حرام سب کے سب نبی ﷺ کے شیدائی تھے، ان

toobaa-elibrary.blogspot.com

کے گھر میں اکثر نبی ﷺ کا ذکر ہوتا رہتا تھا۔

(۱۶) حضرت زاہرؓ ایک دیہاتی صحابی تھے، اپنی سبزیاں شہر میں لا کر بیچتے تھے، نبی علیہ السلام فرماتے کہ یہ ہمارے دیہاتی دوست ہیں۔ ایک دن حضرت زاہر بازار میں کھڑے سبزی بیچ رہے تھے کہ نبی اکرم ﷺ نے پیچھے سے آ کر ان کو اپنی گود میں لے لیا اور فرمایا کوئی ہے جو ایسے غلام کو خریدے، حضرت زاہرؓ کو جب پتہ چلا کہ نبی علیہ السلام یہ فرما رہے ہیں تو کہا اے اللہ کے محبوب مجھ جیسے کم قیمت کو کون خریدیگا، یہ کہہ کر اپنی کمر نبی علیہ السلام کے سینہ مبارک سے چپکا دی۔ نبی علیہ السلام نے فرمایا آپ اللہ کے نزدیک بہت بیش قیمت ہیں۔ (شمائل ترمذی)

(۱۷) حضرت ربیعہ بن کعب اسلمیؓ کا بیان ہے کہ میں رات کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں رہا کرتا تھا، وضو کا پانی لانا، مسواک اور جوتے وغیرہ کا خیال رکھنا میرے ذمے تھا۔ ایک دن نبی علیہ السلام نے خوش ہو کر فرمایا، سل (مانگو) میں نے کہا اسئلک مرافقک فی الجنۃ (میں جنت میں آپ ﷺ کی رفاقت چاہتا ہوں) آپ نے فرمایا کچھ اور میں نے عرض کیا نہیں، بس میرا مقصود تو یہی ہے، فرمایا کثرت سجود سے میری مدد کرنا۔ (مشکوۃ شریف)

(۱۸) غزوہ بدر میں جب نبی علیہ السلام نے کفار کے مقابلے میں صحابہ کرامؓ کو طلب کیا تو حضرت مقدادؓ بولے ہم وہ قوم نہیں جو حضرت موسیٰ کی قوم کی طرح کہہ دیں ''تم اور تمہارا خدا دونوں جاؤ اور لڑو'' بلکہ ہم آپ کے دائیں سے بائیں سے آگے سے پیچھے سے لڑیں گے۔ آپ ﷺ نے یہ جانثارانہ فقرے سنے تو فرط مسرت سے چہرہ مبارک چمک اٹھا۔ (بخاری، کتاب المغازی)

تعالی اللہ یہ شیوہ نہیں ہے باوفاؤں کا
پیا ہے دودھ ہم لوگوں نے غیرت والی ماؤں کا

toobaa-elibrary.blogspot.com

نبی کا حکم ہو تو کود جائیں ہم سمندر میں
جہاں کو محو کر دیں نعرہ اللہ اکبر میں

(۱۹) صحابہ کرامؓ کے عشق و وفا کا سب سے زیادہ مظاہرہ جنگ احد میں ہوا، جب کفار نے نبی علیہ السلام پر دفعتاً ہلہ بول دیا تو نبی علیہ السلام کے سامنے صرف نو صحابہ رہ گئے، جن میں سات انصاری تھے اور دو قریشی، نبی علیہ السلام نے فرمایا: کون ہے جوان بد بختوں کو مجھ سے دور کرے، یہ سنتے ہی ایک انصاری آگے بڑھے اور شہید ہو گئے، پھر دوسرے بڑھے اسی طرح ایک ایک کر کے ساتوں حضرات نے نبی علیہ السلام کی مبارک آنکھوں کے سامنے جام شہادت نوش کیا۔ دو قریشی صحابہؓ میں سے ایک طلحہؓ اور دوسرے سعدؓ تھے۔ حضرت سعدؓ کے سامنے نبی علیہ السلام نے اپنا ترکش بکھیر دیا۔ ان کو ایک ایک کر کے تیر دیتے اور فرماتے اس تیر کو پھینکو تم پر میرے ماں باپ قربان، ان الفاظ سے حضرت سعدؓ کی وفاؤں اور محبوب کی دعاؤں کا حسین امتزاض نظر آتا ہے۔ حضرت سعدؓ نبی علیہ السلام کے سامنے ڈھال کی مانند کھڑے ہو گئے، اس زور سے تیر اندازی کی کہ تین کمانیں ٹوٹ گئیں، جب نبی علیہ السلام کی اوٹ سے اپنا سر مبارک ایک طرف کر کے کفار کو دیکھنے لگے تو وہ کہتے، میرے سردار آپ پر میرے ماں باپ قربان اس طرح نہ دیکھیں، مبادا کسی کافر کا تیر آپ کو نہ لگ جائے۔ (بخاری، باب غزوہ احد)

(۲۰) غزوہ احد میں نبی علیہ السلام نے ایک صحابی کو بھیجا کہ حضرت سعد بن ربیع انصاری کو تلاش کریں، وہ شہدا کی لاشوں میں انہیں تلاش کر رہے تھے، کہ حضرت سعدؓ خود ہی بول پڑے، کیا کام ہے؟ جواب دیا کہ مجھے نبی علیہ السلام نے بھیجا ہے کہ تمہارا پتہ کروں، انہوں نے کہا جاؤ نبی علیہ السلام کی خدمت میں میرا اسلام پیش کرو، بتاؤ کہ مجھے نیزے کے ۱۲ زخم لگے ہیں اور اپنے قبیلے میں اعلان کر دو کہ اگر نبی علیہ السلام شہید ہو گئے اور ان میں سے کوئی ایک بھی زندہ بچا تو اللہ تعالیٰ کے

toobaa-elibrary.blogspot.com

نزدیک اس کا کوئی عذر قابل قبول نہ ہوگا۔ (موطا امام مالکؒ)

(۲۱) حضرت صہیبؓ جب ایمان لائے تو دین کی خاطر بہت سی اذیتیں برداشت کرنا پڑیں، آخر تنگ آ کر ہجرت کا ارادہ کرلیا، ابھی راستے ہی میں تھے کہ کفار نے پیچھا کیا اور انہیں پکڑنے کی کوشش کی، حضرت صہیبؓ اپنا ترکش لے کر سامنے کھڑے ہو گئے، للکار کر کہا اگر مقابلہ کرو گے تو میں تم سے زیادہ بہتر تیرانداز ہوں اس کے ساتھ میرے پاس تلوار بھی ہے، جیتے جی تم مجھے ہاتھ نہیں لگا سکو گے، اگر تمہیں مال چاہیئے تو میں تمہیں اسکا پتہ بتا دیتا ہوں اور میری دو باندیاں بھی مکہ میں ہیں جاؤ ان چیزوں سے مزے اڑاؤ، کفار لالچ میں آ کر پلٹ گئے، اس پر یہ آیت اتری

و من الناس من یشری نفسه ابتغاء مرضات الله و الله رؤف بالعباد

(کچھ لوگ اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے اپنی جان خرید لیتے ہیں، اللہ اپنے بندوں پر مہربان ہے)

جب نبی علیہ السلام کے پاس قبا میں پہنچے تو آپ ﷺ نے فرمایا، صہیب تم نے نفع کی تجارت کی، نبی علیہ السلام کھجوریں تناول فرما رہے تھے، حضرت صہیبؓ کی ایک آنکھ دکھ رہی تھی مگر وہ بھی ساتھ بیٹھ کر کھانے لگے، نبی علیہ السلام نے فرمایا تمہاری تو آنکھ دکھتی ہے، عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں اس طرف سے کھا رہا ہوں جدھر سے نہیں دکھتی، نبی علیہ السلام یہ سن کر مسکرا پڑے۔

(اسد الغابہ)

(۲۲) حضرت خبیبؓ ایک عرصہ تک قید میں رہے بالآخر مشرکین مکہ نے انہیں سولی پر چڑھانے کا فیصلہ کیا، حجر کی باندی جو بعد میں مسلمان ہوئی کہتی ہے کہ ہم نے خبیبؓ کو انگور کا بڑا خوشہ کھاتے ہوئے دیکھا حالانکہ مکہ میں اس وقت انگور کا موسم ہی نہیں تھا، جب حضرت خبیبؓ کو حرم سے باہر لایا گیا تو پوچھا گیا کہ تمہاری آخری خواہش، فرمایا اتنی مہلت دو کہ دو رکعت پڑھ سکوں، چنانچہ انہوں نے بڑے اطمینان سے دو رکعت پڑھیں اور فرمایا کہ اگر مجھے یہ خیال نہ ہوتا کہ تم لوگ یہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

سمجھو گے کہ میں موت کے ڈر سے دیر کر رہا ہوں تو دو رکعت اور پڑھتا، اس کے بعد انہیں تختہ دار کی طرف لے جایا گیا۔

جس دھج سے کوئی مقتل میں گیا وہ شان سلامت رہتی ہے
یہ جان تو آنی جانی ہے اس جاں کی تو کوئی بات نہیں

جب حضرت خبیبؓ کو تختہ دار پر کھڑا کیا گیا تو مشرکین مکہ نے ان کا مذاق اڑایا، حضرت خبیبؓ نے ان کیلئے بددعا کر دی، چنانچہ وہ تمام لوگ ایک سال کے اندر اندر مرکھپ گئے۔ تختۂ دار کے اوپر کھڑے ہو کر حضرت خبیبؓ نے کہا اے اللہ ہم نے تو اپنے محبوب ﷺ کے فرمان پر عمل کیا، یہاں کوئی بھی نہی جو میرا پیغام ان تک پہنچا دے تو قادر مطلق ہے، ایک غلام کا عاجزانہ سلام ان تک پہنچا دے، حضرت اسامہؓ کہتے ہیں کہ میں نبی علیہ السلام کے پاس بیٹھا تھا کہ آثار وحی ظاہر ہوئے، اس کے بعد نبی علیہ السلام کی مبارک آنکھوں میں آنسو بھر آئے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے خبیبؓ کے سلام مجھ تک پہنچا دئے۔ (شواہد النبوۃ:۱۳۸)

(۲۳) حضرت وہب بن قابوسؓ دیہات میں رہتے تھے ایک دفعہ مدینہ آئے تو پتہ چلا کہ نبی علیہ السلام احد کی لڑائی کیلئے گئے ہیں، وہیں پر اپنی بکریوں کو چھوڑا اور نبی علیہ السلام کے پاس پہنچ گئے، اتنے میں کفار کی ایک جماعت نے نبی علیہ السلام کی طرف بڑھنا چاہا، نبی علیہ السلام نے فرمایا جو ان کو منتشر کرے وہ جنت میں میرا ساتھی ہوگا، حضرت وہبؓ نے ان کو منتشر کر دیا، نبی علیہ السلام نے ان کو جنت کی خوشخبری دی۔ وہ اپنے محبوب ﷺ کی زبان فیض ترجمان سے اتنی عظیم خوشخبری سن کر وجد میں آ گئے، تلوار سنبھال کر کفار کے مجمع میں گھس گئے حتی کہ شہادت پائی، سعد بن وقاصؓ کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ نبی علیہ السلام کے سرہانے کھڑے فرما رہے ہیں، وہب میں تم سے راضی ہوں اللہ تم سے راضی ہو۔ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں مجھے وہب پر رشک آیا

toobaa-elibrary.blogspot.com

جی چاہا کہ ان کی جگہ میں ہوتا۔

(۲۵) حضرت اسید بن حضیرؓ ایک شگفتہ مزاجی صحابی تھے، ایک روز نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ جس کا مجھ پر حق آتا ہو وہ لے سکتا ہے، حضرت اسیدؓ بن حضر نے کہا کہ یا رسول اللہ میرا حق آتا ہے ایک مرتبہ جہاد کی صف بنا کر کھڑے تھے آپ صفیں درست کروا رہے تھے آپ نے اپنی چھڑی سے مجھے پیچھے ہٹایا تو مجھے اسکی وجہ سے تکلیف ہوئی، نبی علیہ السلام نے فرمایا اچھا تم بھی بدلہ لے سکتے ہو۔ وہ کہنے لگے اے اللہ کے نبی اس وقت میرے بدن پر قمیض نہ تھا، نبی علیہ السلام نے بھی کپڑا ہٹا دیا، حضرت اسیدؓ نے بدلہ لینے کے بجائے آگے بڑھ کر پہلے مہر نبوت کو چوما پھر نبی علیہ السلام کے سینہ انور سے لپٹ گئے، پھر کہا اے اللہ کے رسول کب سے طبیعت مچل رہی تھی اس کام کے لئے مگر موقع نہ ملتا تھا، آج میرے بخت جاگے کہ محبوب سے ہم آغوش ہونے کی سعادت ملی۔ (ابوداؤد)

(۲۶) ایک مرتبہ حضرت میمونہؓ کے گھر میں عبداللہ بن عباسؓ نبی علیہ السلام کے دائیں طرف بیٹھے تھے، جبکہ خالد بن عباس بائیں طرف تھے، حضرت میمونہؓ دودھ لائیں تو نبی علیہ السلام نے نوش فرمایا اور بچے ہوئے دودھ کے بارے میں عبداللہ بن عباسؓ سے پوچھا کہ حق تو تمہارا ہی ہے لیکن ایثار کرو تو خالد کو دے سکتے ہو، عبداللہ بن عباسؓ نے عرض کیا اے اللہ کے محبوب ﷺ میں آپ کا بچا ہوا دودھ کسی کو نہیں دے سکتا۔ یعنی عاشق صادق کیلئے تو یہ نعمت عظمیٰ تھی۔ (ترمذی)

(۲۷) نبی علیہ السلام جب بھی نکاح کرتے تو آپ کے ایک عاشق صادق حضرت عمرو بن الجموح آپ کی طرف سے ولیمہ کرتے۔ (اصابہ ۴/۲۹۶)

(۲۸) ایک دن حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے کہا، جمعرات کا دن کس قدر سخت تھا اور اس کے بعد اس قدر روئے کہ زمین کی کنکریاں بھی تر ہو گئیں، حضرت سعید بن جبیرؓ نے پوچھا کہ جمعرات کا

toobaa-elibrary.blogspot.com

دن کیا مطلب؟ فرمایا کہ اسی دن نبی علیہ السلام کی مرض وفات شروع ہوئی تھی، یہ مرض بڑھتا گیا بالآخر آقائے نامدار نے پردہ فرمالیا، یہ کہہ کر پھر رونا شروع کردیا۔

(۲۹) بعض صحابہؓ نے یہ قسم اٹھا رکھی تھی کہ جب ہم صبح اٹھیں گے تو سب سے پہلے نبی علیہ السلام کا دیدار کریں گے، چنانچہ وہ نبی علیہ السلام کے حجرہ کے باہر بیٹھ کر انتظار کرتے جب آپ تشریف لاتے تو آپ کا دیدار کرنے کے لئے آنکھیں کھولتے۔ اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ ان حضرات نے اپنی قسموں کو کیسے پورا کیا ہوگا۔ بعض حضرات رات کے وقت گھر سوئے ہوئے ہوتے، آنکھ کھل جاتی تو نبی علیہ السلام کے خیال مبارک سے دل اداس ہو جاتا، گھر سے آ کر نبی ﷺ کی زیارت کرتے رہتے، گھنٹوں بیٹھے دیکھتے رہتے کہ یہ وہ جگہ ہے کہ جہاں میرا محبوب سویا ہوا ہے۔

(۳۰) ایک صحابی ایمان لائے اور کچھ عرصہ صحبت نبوی ﷺ میں رہنے کے بعد گھر واپس گئے، وہاں ان کے کسی عورت کے ساتھ مراسم تعلقات تھے وہ عورت ان سے ملنے کے لئے آئی، انہوں نے رخ پھیر لیا وہ کہنے لگی کیا بات ہوئی وہ بھی وقت تھا جب تم میری محبت میں بیقرار ہو کر گلیوں کے چکر لگاتے تھے، مجھے ایک نظر دیکھنے کے لئے تڑپتے تھے، میری ملاقات کے شوق میں ٹھنڈی آہیں بھرتے تھے، جب میں تم سے ملاقات کرتی تو قسمیں کھا کھا کر اپنی محبت کی یقین دہانی کرواتے تھے، اب میں خود چل کے تمہارے پاس ملنے کے لئے آئی ہوں تو تم نے آنکھیں بند کر لیں، وہ فرمانے لگے کہ میں ایک ایسی ہستی کو دیکھ کر آیا ہوں کہ اب میری نگاہیں کسی غیر پر نہیں پڑ سکتیں، میں دل کا سودا کر چکا ہوں، وہ عورت ضد میں آ کر کہنے لگی اچھا ایک مرتبہ میری طرف دیکھ تو لو اس صحابیؓ نے فرمایا اے عورت چل جا ورنہ میں تلوار سے تمہارا سر قلم کردوں گا۔ سبحان اللہ

ہم نے دیکھی ہیں وہ آنکھیں ساقی
جام کی مجھے حاجت ہی نہیں

toobaa-elibrary.blogspot.com

(۳۱) عبداللہ بن ابی رئیس المنافقین نے جب نبی اکرم ﷺ کی ازواج مطہرات کے متعلق غلط باتیں پھیلانی شروع کیں تو ان کے بیٹے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر کہنے لگے یارسول اللہ ﷺ اگر اجازت ہوتو میں اپنے باپ کا سر اڑادوں، نبی ﷺ نے منع فرمادیا عشق کا تقاضا یہی تھا کہ نبی ﷺ سے محبت اتنی ہو کہ ماں کی محبت بھی اس کے سامنے حیثیت نہ رکھے۔

(۳۲) ایک صحابی نبی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے کہ اے اللہ کے محبوب میری والدہ نے آپکی شان میں گستاخانہ الفاظ کہے ہیں، مجھے اجازت ہوتو اس کا سر قلم کردوں، جب نبی علیہ السلام نے اس عاشق صادق کی طرف دیکھا تو اس میں حقیقت کو بھرا پایا، آپ ﷺ کے دل میں شفقت ومحبت نے جوش مارا فرمایا کیا تم اجازت لینا پسند کرتے ہو کہ میں تمہاری والدہ کے لئے ہدایت کی دعا کروں، اس صحابی نے عرض کیا اگر ہدایت کی دعا فرمائیں تو زہے نصیب۔ نبی علیہ السلام نے اس وقت دعا فرمائی وہ صحابی فوراً گھر کی طرف بھاگے کہ دیکھتا ہوں کہ میں گھر پہلے پہنچتا ہوں یا نبی علیہ السلام کی دعا پہلے قبول ہوتی ہے جب گھر پہنچے تو والدہ کو مسکراتے دیکھا کہنے لگی میں نے فیصلہ کرلیا ہے کہ میں مسلمان ہوتی ہوں۔

(۳۳) ایک مرتبہ نبی علیہ السلام نے صحابہ کرامؓ سے فرمایا کہ جہاد کے لئے اللہ کے راستے میں اپنا مال صدقہ کرو، سب صحابہؓ اپنی حیثیت کے مطابق مال لانے لگے، ایک نوجوان صحابی کے پاس بے سروسامانی کا معاملہ تھا وہ بہت دیر سوچتے رہے کہ میں نبی علیہ السلام کے فرمان کو کیسے پورا کروں، چنانچہ ایک یہودی سے جاکر قرض مانگا، اس نے انکار کردیا اور کہا کہ اگر تم ساری رات میرا کنواں چلاؤ تو میں تمہیں اس کے بدلے میں کچھ کھجوریں دے دوں گا، وہ صحابی سوچنے لگے کہ ساری رات کنواں کھینچنا آسان ہے چلو کچھ تو ملے گا جو میں آقا کے سپرد کرسکوں گا، چنانچہ بیل کی

toobaa-elibrary.blogspot.com

جگہ پر اس صحابی کو باندھ دیا گیا اور وہ کنواں چلاتے رہے، ساری رات کنواں چلا کر جسم تھکن سے چور تھا، بال بکھرے ہوئے تھے آنکھوں میں سرخ دوڑے پھرے ہوئے تھے اسی حال میں تھوڑی سی کھجوریں لے کر نبی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے، نبی علیہ السلام نے دور سے آتے دیکھا تو پہچان لیا۔

دونوں جہاں کسی کی محبت میں ہار کے
وہ آرہا ہے شب غم گذار کے

چنانچہ نبی علیہ السلام نے اس کی کھجوریں قبول فرمائیں اور ایک صحابی کو کہا کہ یہ کھجوریں اس سامان میں تھوڑی تھوڑی کر کے مختلف جگہ پر رکھ دو، چنانچہ ان کھجوروں کو اسی طرح رکھا گیا جس طرح کسی دیوار میں نگینے جڑے ہوتے ہیں۔

(۳۴) ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے دیکھا کہ ایک شخص مسجد کے گوشے میں دامن گھسیٹتا ہوا پھیر رہا ہے، پوچھا یہ کون شخص ہے جواب ملا کہ یہ محمد بن اسامہ ہے حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا غصہ جاتا رہا، گردن جھکا لی اور فرمایا کہ اگر اس کو رسول اللہ ﷺ دیکھتے تو محبت کرتے، گویا نبی علیہ السلام کے ساتھ قربت کی ان کے ہاں بڑی وقعت تھی، ہر شے کو اسی پیمانے پر تولتے تھے۔

(بخاری کتاب المناقب)

(۳۵) ایک مرتبہ حضرت ابو ایوب انصاریؓ نبی علیہ السلام کے روضہ انور پر حاضر ہوئے اور مرقد کے ساتھ سر لگا کر بیٹھ گئے، مروان نے دیکھا تو کہا کچھ خبر بھی ہے کیا کرتے ہو، فرمایا میں اینٹ پتھر کے پاس نہیں آیا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا ہوں۔ (مسند احمد بن حنبل: ۴۲۲/۵)

(۳۶) ایک مرتبہ نبی علیہ السلام نے عورتوں کے لئے مسجد کا ایک دروازہ مخصوص کرنے کے بارے میں فرمایا، لو ترکنا ھذا الباب للنساء (کاش کہ ہم یہ دروازہ عورتوں کے لئے چھوڑ

toobaa-elibrary.blogspot.com

دیتے) حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے اس شدت کے ساتھ اس فرمان نبوی ﷺ پر عمل کیا کہ اپنے موت تک اس دروازے سے مسجد نبوی ﷺ داخل نہ ہوئے۔ (ابوداؤد، کتاب الصلوۃ)

(۳۷) حضرت محمد بن اسلمؓ ایک بوڑھے صحابی تھے، جب بازار سے واپس پھرتے اور چادر اتارنے کے بعد یاد آتا کہ انہوں نے مسجد نبوی ﷺ میں نماز نہیں پڑھی، تو فوراً مسجد نبوی ﷺ میں جا کر نماز پڑھتے اور کہتے کہ نبی ﷺ نے ہمیں فرمایا تھا کہ جو شخص مدینہ میں آئے تو جب تک اس مسجد میں دو رکعت نہ پڑھے گھر نہ جائے۔ (اسد الغابہ)

(۳۸) حضرت ابن عمرؓ جب بھی حج کے لئے روانہ ہوتے تو راستے میں ایک جگہ اونٹ کو روکتے اور راستے سے ہٹ کر ایک جگہ ایسے بیٹھتے جیسا کہ قضائے حاجت سے فارغ ہو رہے ہوں، پھر تھوڑی دیر کے بعد اٹھ کر اپنا سفر شروع کر دیتے لوگ پوچھتے کہ جب فراغت کی ضرورت نہیں تھی تو رکنے کا کیا فائدہ، آپ فرماتے کہ میں نے ایک مرتبہ نبی علیہ السلام کے ساتھ سفر کرنے کی سعادت حاصل کی، نبی ﷺ اس جگہ رکے اور فارغ ہوئے، بس اس کی یاد میں جب اس جگہ پہنچوں تو میں بھی مشابہت حاصل کرنے کے لئے تھوڑی دیر بیٹھ جاتا ہوں۔

(۳۹) ایک حبشی صحابیؓ کے سر کے بال گھنگھریالے تھے، وہ غسل کرنے کے بعد چاہتے کہ سر کے بالوں میں مانگ نکالیں مگر نہ نکلتی، انہیں بہت حسرت رہتی کہ میرا سر بھی نبی علیہ السلام کے سر مبارک سے مشابہ ہونا چاہیئے، ایک دن فرط جذبات میں انہوں نے لوہے کی سلاخ گرم کی اور سر کے درمیان میں پھیر دی، چمڑا اور بال جلنے کی وجہ سے سر کے درمیان میں ایک لکیر نظر آنے لگی، لوگوں نے پوچھا کہ آپ نے اتنی تکلیف کیوں اٹھائی، فرمایا تکلیف تو بھول جائے گی، لیکن میرے سر پر یہ مانگ اسی طرح نظر آئے گی جیسے نبی علیہ السلام کے سر پر نظر آتی ہے۔ (عشق رسول ﷺ :۸۵)

یا رب صل و سلم دائما ابدا　　علی حبیبك خیر الخلق کلهم

toobaa-elibrary.blogspot.com

باب ۹

صحابیات رضؓ کا عشق رسول ﷺ

صحابیات رضؓ کا عشق رسول ﷺ

عشق رسول ﷺ میں بھی صحابیات نے بھی بہت اعلی اور نمایاں مثالیں پیش کیں، ان کے سینے عشق نبی ﷺ سے معمور تھے اوران کے پاکیزہ قلوب اس نعمت کے حصول پر مسرور تھے، چند مثالیں درج ذیل ہیں؛(۱) جنگ احد میں یہ خبر چاروں طرف پھیل گئی کہ نبی علیہ السلام شہید ہو گئے ہیں، مدینہ کی عورتیں شدت غم سے روتی ہوئی گھروں سے باہر نکل آئیں، ایک انصاریہ صحابیہؓ کہنے لگیں کہ میں اس بات کو اس وقت تک تسلیم نہیں کروں گی جب تک کہ خود اس کی تصدیق نہ کرلوں، چنانچہ وہ اونٹ پر سوار ہو کر احد کی طرف نکل پڑیں، جب میدان جنگ کے قریب پہنچیں تو ایک صحابی سامنے سے آتے ہوئے دکھائی دیئے،ان سے پوچھنے لگیں، ما بال محمد (محمد ﷺ کا کیا حال ہے) انہوں نے کہا معلوم نہیں لیکن تمہارے بھائی کی لاش فلاں جگہ پڑی ہے، وہ اس خبر کو سن کر ذرا بھی نہ گھبرائی اور آگے بڑھ کر دوسرے صحابی سے پوچھا ما بال محمد، انہوں نے جواب دیا معلوم نہیں مگر تمہارے والد کی لاش فلاں جگہ میں نے دیکھی ہے، وہ یہ خبر سن کر بھی پریشان نہ ہوئی، بلکہ آگے بڑھ کر تیسرے صحابی سے پوچھا ما بال محمد، انہوں نے بتایا کہ میں نے تمہارے خاوند کی لاش فلاں جگہ پڑی دیکھی ہے، یہ خبر سن کر بھی وہ ٹس سے مس نہ ہوئی، پھر پوچھا کہ مجھے نبی ﷺ کی خیریت کے بارے میں بتاؤ،کسی نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ کو فلاں جگہ خیریت سے دیکھا ہے یہ سن کر وہ تیزی سے اس طرف کو روانہ ہوئی، جب نبی ﷺ کو سامنے بخیریت دیکھا تو آپ کے قریب پہنچ کر چادر کا ایک کونہ پکڑ کر کہا **کل مصیبة بعد**

toobaa-elibrary.blogspot.com

محمد جلل (ہر مصیبت نبی ﷺ کے بعد آسان ہے) اس سے پتہ چلتا ہے کہ صحابیات کے قلوب میں جو محبت نبی ﷺ کیلئے تھی وہ باپ بھائی اور شوہر کی محبت سے بھی زیادہ تھی، یہی ایمان کامل کی نشانی بتائی گئی۔ (سیرت ابن ہشام)

(۲) ایک مرتبہ نبی ﷺ نے صحابہ کرامؓ کو حکم دیا کہ وہ جہاد کی تیاری کریں، مدینہ کے ہر گھر میں جہاد کی تیاریاں زوروں پہ تھیں، ایک گھر میں ایک صحابیہ اپنے معصوم بچے کو گود میں لئے زاروقطار رو رہی تھی، اس کے خاوند پہلے کسی جہاد میں شہید ہو گئے تھے۔ اب گھر میں کوئی بھی ایسا مرد نہ تھا کہ جس کو یہ تیار کر کے نبی ﷺ کے ہمراہ جہاد میں بھیجتیں۔ جب بہت دیر تک روتی رہیں اور طبیعت بھر آئی اور اپنے معصوم بیٹے کو نبی ﷺ کی گود میں ڈال کر کہا اے اللہ کے رسول ﷺ میرے بیٹے کو بھی جہاد کے لئے قبول فرمائیں۔ نبی ﷺ نے حیران ہو کر فرمایا یہ معصوم بچہ جہاد میں کیسے جا سکتا ہے، وہ رو کر کہنے لگیں کہ میرے گھر میں کوئی بڑا مرد نہیں کہ جس کو بھیج سکوں آپ ﷺ اسی کو قبول کر لیں، آپ ﷺ نے کہا یہ بچہ کیسے جہاد کریگا، وہ صحابیہ کہنے لگی کہ میرے اس بچے کو کسی ایک مجاہد کے حوالے کر دیجئے جس کے ہاتھ میں ڈھال نہ ہو، تاکہ جب وہ مجاہد کفار کے سامنے مقابلے کے لئے جائے اور کافر تیروں کی بارش برسائیں تو وہ مجاہد تیروں سے بچنے کے لئے میرے بیٹے کو آگے کر دے۔ میرا بیٹا تیروں کو روکنے کے کام آ سکتا ہے، سبحان اللہ تاریخ انسانیت ایسی مثالیں پیش کرنے سے قاصر ہے کہ عورت اور ماں جیسی شفیق ہستی فرمان نبوی ﷺ کو سنکر اس پر عمل پیرا ہونے کے لئے اتنی بے قرار ہوئی ہے کہ معصوم بچے کو شہادت کے لئے پیش کر دیتی ہے۔

(۳) سیدہ عائشہؓ کی خدمت میں ایک عورت حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ مجھے نبی ﷺ کی قبر مبارک کی زیارت کرادو، سیدہ عائشہؓ نے حجرہ مبارکہ کو کھولا، وہ صحابیہ عشق نبوی ﷺ میں اس قدر

toobaa-elibrary.blogspot.com

مغلوب تھیں کہ زیارت کر کے روتی رہیں اور روتے روتے انتقال فرما گئیں۔ (شفاء شریف)

(۴) ام المومنین ام حبیبہؓ کے والد ابوسفیان صلح حدیبیہ کے زمانے میں مدینہ آئے اپنی بیٹی سے ملنے گئے، قریب پڑے بستر پر بیٹھنے لگے تو ام حبیبہؓ نے جلدی سے بستر الٹ دیا، ابوسفیان نے پوچھا، بیٹی مہمان کے آنے پر بستر بچھاتے ہیں بستر لپیٹتے تو نہیں، ام حبیبہؓ نے کہا ابا جان! یہ بستر اللہ تعالیٰ کے پیارے اور پاک محبوب ﷺ کا ہے، اور آپ مشرک ہونے کی وجہ سے ناپاک ہیں، لہذا اس بستر پر نہیں بیٹھ سکتے، ابوسفیان کو اس کا بڑا رنج ہوا، مگر ام حبیبہ کے دل میں جو محبت اور عظمت اللہ کے رسول کی تھی اس کے سامنے جسمانی رشتے کوئی حیثیت نہیں رکھتے تھے۔ قربان جائیں ان کے پیارے عمل پر کہ فیصلہ کر لیا کہ باپ چھوٹتا ہے تو چھوٹ جائے مگر محبوب ﷺ کا دامن ہاتھ سے نہ چھوٹنے پائے۔

(۵) ایک صحابی حضرت ربیعہ اسلمیؓ نہایت غریب نوجوان تھے، ایک مرتبہ تذکرہ چلا کہ انہیں کوئی اپنی بیٹی کا رشتہ دینے کے لئے تیار نہیں ہے، نبی ﷺ نے انصار کے ایک قبیلے کی نشاندہی کی کہ ان کے پاس جا کر رشتہ مانگو، وہ گئے اور بتایا کہ میں نبی ﷺ کے مشورے سے حاضر ہوا ہوں تاکہ میرا نکاح فلاں لڑکی سے کر دیا جائے، باپ نے کہا بہت اچھا ہم لڑکی سے معلوم کر لیں جب پوچھا تو وہ لڑکی کہنے لگی ابو جان یہ مت دیکھو کہ کون ہے بلکہ یہ دیکھو کہ بھیجنے والا کون ہے، چنانچہ فوراً نکاح کر دیا گیا، ایک صحابی حضرت سعدؓ کے ساتھ بھی ایسا ہی واقعہ پیش آیا اس کو کسی شاعر نے منظوم کیا ہے۔ (مسند احمد بن حنبل)

ایک بندہ سعد نامی آپ ﷺ کا اصحاب تھا رنگ گورا تھا اور نقد میں نایاب تھا
ایک دن دریائے رحمت آ گیا یوں جوش میں سعد کو بیٹھے بٹھائے لے لیا آغوش میں
سعد تو نے اپنی شادی آج تک کی یا نہیں سعد بولا رشتہ کوئی کالے کو دیتا نہیں

toobaa-elibrary.blogspot.com

ایک لڑکی خود میرے چچا کے ہاں موجود ہے میں تو کوشش کر چکا لیکن وہاں بے سود ہے
جب بھی جاتا ہوں وہاں لے کر میں خود اپنا نام دھکے ملتے ہیں مجھے سنتا ہوں باتیں بے لگام
بدشکل بد رنگ ہونا اس میں مرا چارہ کیا میں نے تو وہ رنگ پایا جو مجھے رب نے دیا
کالے گورے کا خیال آتے ہی جذبہ گیا جوش میں آ کر اسی دم آپ ﷺ نے فرما دیا
سعد عقد میں نے تیرا آج اس سے کر دیا اپنے چچا جی کو جا کر یہ خبر جلدی بتا
سعد نے سن کر نبی کی گفتگو پرواز کی اپنے چچا جی کے دروازے پر آواز دی
سن کے یہ آواز وہ جلدی سے باہر آئے سعد کی سن کر گفتگو دل میں بہت گھبرائے
بولے کہ تو رنگ کا کالا ہے اور مفلس غریب میں تجھے لڑکی دوں اپنی یہ کہاں تیرا نصیب
سعد کے چچا عمر بن وہب بولے بے حجاب بھاگ جا دور سے میرے ورنہ کر دوں گا خراب
سعد بولے اپنی مرضی سے تو میں آیا نہیں مصطفیٰ نے بھیجا تھا اور اب بھی جاتا ہوں وہیں
سعد تو یوں ڈر سے واپس آ گئے سوئے جناب اور گئے اندر چچا کھاتے ہوئے کچھ پیچ و تاب
لڑکی ان کی سن چکی تھی سعد کے سارے جواب بولی ابا خیر تو ہے کیوں تھا غصے کا خطاب
باپ بولا سعد حبشی میرے در پہ آیا تھا اور تجھ سے شادی کا پیغام مجھ تک لایا تھا
رنگ کا ہے کالا وہ اور مفلس و محتاج بھی میری عزت اور دولت کی نہ رکھی لاج بھی
چاند سی بیٹی اسے دے دوں یہ تو ممکن نہیں ہے وہ دو کوڑی کا بنے داماد ہو سکتا نہیں
لڑکی بولی خود پیام عقد لے کے آیا تھا یا کسی نے بھیجا تھا اور بن کے قاصد آیا تھا
باپ بولا خود سے آیا تھا نہیں، کہتا تھا وہ سردار کونین نے بھیجا ہے مجھ کو بیٹی دو
سن کے بس اس بات کو لڑکی چلا اٹھی کیا غضب کی بات ابا تم نے یہ اس سے کہی
کب میں کہتی ہوں کہ اس کے رنگ کالے کو تو دیکھ میں تو کہتی ہوں کہ اس کے بھیجنے والے کو دیکھ

toobaa-elibrary.blogspot.com

میں نے مانا کالا ہے وہ حسن میں بھی ماند ہے بھیجنے والا تو لیکن چودھویں کا چاند ہے
تیری بیٹی اس کے کالے رنگ پہ مسرور ہے کالی کملی والے کی مرضی مجھے منظور ہے

(۶) فاطمہ بنت قیسؓ ایک حسین وجمیل صحابیہ تھیں، ان کے لئے حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ جیسے دولت مند صحابی کا رشتہ آیا، جب انہوں نے نبی ﷺ سے مشورہ کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا اسامہ سے نکاح کرلو، حضرت فاطمہؓ نے آپ کو اپنی قسمت کا مالک بنا دیا اور عرض کی اے رسول اللہ ﷺ میرا معاملہ آپ ﷺ کے اختیار میں ہے جس سے چاہیں نکاح کر دیں۔ یعنی میرے لئے یہی خوشی کافی ہے کہ آپ ﷺ کے ہاتھوں سے میرا نکاح ہوگا۔ (نسائی، کتاب النکاح)

(۷) نبی علیہ اسلام کی سب سے بڑی صاحبزادی حضرت زینبؓ اعلان نبوت سے دس سال پہلے پیدا ہوئیں، جب جوانی کی عمر کو پہنچیں تو اپنے خالہ زاد بھائی ابوالعاص بن ربیع سے نکاح ہوا، ہجرت کے وقت نبی ﷺ کے ساتھ نہ جاسکیں، ان کے خاوند بدر کی لڑائی میں کفار کی طرف سے شریک ہوئے، اور مسلمانوں کے ہاتھوں گرفتار ہوئے اہل مکہ نے جب اپنے قیدیوں کے لئے فدئے ارسال کئے تو سیدہ حضرت زینبؓ نے بھی اپنے خاوند کی رہائی کے لئے مال بھیجا جس میں وہ ہار بھی تھا جو حضرت خدیجہؓ نے ان کو جہیز میں دیا تھا، نبی ﷺ جب نے جب وہ ہار دیکھا تو حضرت خدیجہؓ کی یاد تازہ ہوگئی۔ آپ ﷺ آبدیدہ ہوگئے، صحابہؓ سے مشورے میں یہ بات طے پائی کہ ابوالعاص کو بلا فدیہ چھوڑ دیا جائے، اس شرط پر کہ وہ واپس جا کر سیدہ زینبؓ کو مدینہ بھیج دیں۔ نبی ﷺ نے دو آدمی سیدہ زینبؓ کو لینے کے لئے ساتھ کر دئے تاکہ وہ مکہ سے باہر ٹھہر جائیں اور ابوالعاص سیدہ زینبؓ کو ان تک پہنچادیں، سیدہ زینبؓ جب اپنے دیور کنانہ کے ساتھ بیٹھ کر روانہ ہوئیں تو کفار آگ بگولہ ہوگئے، چنانچہ انہوں نے سیدہ زینبؓ کو نیزہ مارا جس سے وہ زخمی ہوکر گریں، چونکہ حاملہ تھیں اس وجہ سے حمل بھی ضائع ہوگیا، کنانہ نے نیزوں سے مقابلہ کیا،

toobaa-elibrary.blogspot.com

ابوسفیان نے کہا کہ محمد ﷺ کی بیٹی اور اس طرح علی الاعلان جائے، یہ ہمیں گوارہ نہیں، اس وقت واپس چلو، پھر چپکے سے بھیج دینا، کنانہ نے اس کو قبول کرلیا، چند دن کے بعد پھر حضرت سیدہ زینبؓ کو روانہ کیا گیا، سیدہ زینبؓ کا زخم کئی سال تک رہا اور بالآخر اس وجہ سے وفات ہوئی، نبی ﷺ نے فرمایا کہ وہ میری سب سے اچھی بیٹی تھی جو میری محبت میں ستائی گئی۔

جنگ احد میں ام عمارہ اپنے شوہر حضرت زید بن عاصمؓ اور اپنے دو بیٹیوں عمارؓ اور عبداللہؓ کے ہمراہ جنگ میں شریک ہوئیں، جب کفار نے نبی ﷺ پر ہلہ بول دیا تو یہ نبی ﷺ کے قریب آ کر حملہ روکنے والے صحابہ میں شامل ہوگئیں، ابن تیمہ ملعون نے نبی ﷺ پر تلوار کا وار کرنا چاہا تو انہوں نے اس کو اپنے کندھوں پر روکا، جس سے بہت گہرا زخم آیا، ام عمارہؓ نے پلٹ کر ابن تیمہ ملعون پر پھر وار کیا، قریب تھا کہ وہ دو ٹکڑے ہو جاتا مگر اس نے دو زرہ پہن رکھی تھیں، لہذا بچ نکلا، ام عمارہؓ کے سر اور جسم پر تیرہ زخم لگے، ان کے بیٹے عبداللہ کو ایک ایسا زخم لگا کہ خون بند نہیں ہوتا تھا ام عمارہ نے اپنا کپڑا پھاڑ کر زخم کو باندھا، اور کہا بیٹا اٹھو، اور اپنے نبی ﷺ کی حفاظت کرو۔ اتنے میں وہ کافر جس نے ان کو زخم لگایا تھا، پھر قریب آیا۔ نبی ﷺ نے فرمایا ام عمارہؓ تیرے بیٹے کو زخمی کرنے والا یہی کافر ہے، ام عمارہؓ نے جھپٹ کر اس کافر کی ٹانگ پر تلوار کا ایسا وار کیا کہ وہ گر پڑا، اور وہ چل نہ سکا اور سر کے بل گھسٹتے ہوئے بھاگا۔ نبی ﷺ نے یہ منظر دیکھا تو مسکرا کر فرمایا ام عمارہ تو اللہ کا شکر ادا کر جسنے تمہیں جہاد کرنے کی ہمت بخشی، ام عمارہؓ نے اس موقع کو غنیمت سمجھتے ہوئے دل کی حسرت ظاہر کی کہ اے اللہ کے نبی ﷺ آپ دعا فرمائیں کہ ہم لوگوں کو جنت میں آپ ﷺ کی خدمت گزاری کا موقع مل جائے۔ نبی ﷺ نے اس وقت ان کے لئے، ان کے شوہر کے لئے اور دونوں بیٹوں کے لئے دعا کی کہ **الھم اجعلھم رفقائی فی الجنة** (اے اللہ ان سب کو جنت میں میرا رفیق بنادے) ام عمارہ زندگی بھر یہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

بات علی الاعلان کرتی تھیں کہ نبی ﷺ کی اس دعا کے بعد میرے لئے دنیا کی بڑی سے بڑی مصیبت بھی کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔ (مدارج النبوۃ)

(۹) حضرت انسؓ کی والدہ ام سلیمؓ گھر کے بچوں کو شیشی دے کر بھیجتیں کہ جب نبی ﷺ قیلولہ فرمائیں اور آپ کے جسم مبارک پر پسینہ آئے تو اس کے قطرے اس شیشی میں جمع کرلیں، چنانچہ وہ اس پسینہ کو اپنی خوشبو میں شامل کرتیں، اور پھر اپنے جسم اور کپڑوں پر وہ خوشبو لگاتی تھیں۔

(بخاری، کتاب الاستیذان)

(۱۰) حضرت سلمیٰؓ ایک صحابیہ تھیں، انہوں نے نبی ﷺ کی اتنی خدمت کی کہ خادمہ رسول ﷺ کا لقب حاصل ہوا، ان کی والدہ کے ایک غلام حضرت سفینہ تھے، انہوں نے اس کو اس شرط پر آزاد کرنا چاہا کہ وہ ساری زندگی نبی ﷺ کی خدمت کریں، حضرت سفینہ نے کہا کہ آپ یہ شرط نہ بھی لگائیں تو بھی میں ساری زندگی اس در کی چاکری میں گزار دیتا۔ (ابوداود کتاب الطب باب الخامسہ)

(۱۱) ام عطیہؓ ایک صحابیہ تھیں، جب بھی نبی ﷺ کا نام نامی اسم گرامی ان کی زبان پر آتا تو کہتیں بأبی (میرا باپ آپ پر قربان) اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ ان کے دل میں عشق نبوی ﷺ کی شدت کا عالم کیا ہوگا، (نسائی، کتاب الحیض)

(۱۲) ایک دن نبی ﷺ حضرت جابرؓ کے مکان پر تشریف لائے، انہوں نے بیوی سے کہا کہ دیکھو نبی ﷺ کی دعوت کا خوب اہتمام کرو، آپ کو کوئی تکلیف نہ پہنچے، انہیں تمہاری صورت بھی نظر نہ آئے، نبی ﷺ نے قیلولہ فرمایا تو آپ کے لئے بکری کے بچے کا بھنا ہوا گوشت تیار تھا، جب آپ کھانا کھانے لگے تو بنو سلمی کے لوگ دور سے ہی آپ ﷺ کے دیدار سے مشرف ہوتے رہے تاکہ آپ کو تکلیف نہ ہو، جب نبی ﷺ رخصت ہونے لگے تو حضرت جابرؓ کی بیوی نے پردے کے پیچھے کہا یا رسول اللہ میرے لئے اور میرے شوہر کیلئے نزول رحمت کی دعا کریں،

toobaa-elibrary.blogspot.com

آپ نے رحمت کی دعا فرمائی تو زوجہ اور جابر خوشی سے پھولے نہ سمائے۔

(۱۳) ایک مرتبہ نبی ﷺ مسجد سے باہر نکلے راستے میں مرد اور عورتیں فراغت پر گھر واپس جا رہے تھے، نبی ﷺ نے عورتوں کو مخاطب ہو کر کہا کہ تم پیچھے اور ایک طرف رہو، وسط راہ سے نہ گزرو، اس کے بعد یہ حال ہو گیا کہ عورتیں اس قدر گلی کے کنارے پہ چلتیں کہ ان کے کپڑے دیواروں سے الجھ جاتے، (ابوداؤد کتاب الادب)

(۱۴) نبی ﷺ نے شوہر کے علاوہ دوسرے محرم مردوں کی وفات پر تین دن سوگ کے لئے متعین فرمائے ہیں، صحابیات ان کی بہت شدت سے پابندی کرتی تھیں، سیدہ زینب بنت جحش کے بھائی کا انتقال ہو گیا تو چوتھے روز انہوں نے خوشبو منگا کر لگائی اور فرمایا مجھے اس کی ضرورت نہ تھی لیکن نبی ﷺ کا فرمان سنا ہے کہ شوہر کے سوا تین دن سے زیادہ کسی کا سوگ جائز نہیں، اس لئے یہ اسی حکم کی تعمیل تھی۔ (ابوداود)

(۱۵) ایک مرتبہ نبی ﷺ نے پانی یا دودھ پی کر حضرت ام ہانیؓ کو عنایت فرمایا، انہوں نے عرض کیا کہ اگر چہ میں روزے سے ہوں لیکن آپ کا جھوٹا واپس کرنا پسند نہیں کرتی، (مقصد یہ تھا کہ میں روزے کی پھر قضا کرلوں گی اور پانی نوش کرلیا) (مسند احمد بن حنبل:۶/۳۴۳)

(۱۶) ایک دن حضرت حذیفہؓ کی والدہ نے ان سے پوچھا بیٹا تم مجھے اپنے کام میں مشغول نظر آتے ہو تم نے نبی ﷺ کی زیارت کب کی تھی، انہوں نے کہا اتنے دنوں سے، اس پر والدہ نے ان کو سخت سست کہا بولے میں ابھی جا کر مغرب کی نماز نبی ﷺ کے ساتھ ادا کرتا ہوں۔ اور اپنے لئے اور آپ کے لئے استغفار کی درخواست کرتا ہوں۔ (ترمذی کتاب المناقب)

(۱۷) جب نبی ﷺ نے اس دار فانی سے پردہ فرمایا تو سیدہ عائشہؓ نے اس عظیم سانحہ پر اپنے رنج والم کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا، ہائے افسوس وہ پیارے نبی ﷺ جس نے فقیر کو غنا پر اور

toobaa-elibrary.blogspot.com

مسکینی کو دولتمندی پر ترجیح دی، افسوس وہ معلم کائنات جو گنہگار امت کی فکر میں پوری رات آرام سے نہ سو سکے ہم سے رخصت ہو گئے، جس نے ہمیشہ صبر و استقامت سے اپنے نفس کے ساتھ مقابلہ کیا۔ جس نے برائیوں کی طرف کبھی دھیان نہ دیا اور جس نے نیکی اور احسان کے دروازے ضرورت مندوں پر کبھی بند نہ کئے۔ جس روشن ضمیر کے دامن پر دشمنوں کی ایذا رسائی کا گرد و غبار کبھی نہ بیٹھا۔

(۱۸) سیدہ فاطمہ الزھرہؓ نے نبی ﷺ کے پردہ فرمانے پر کہا، میرے والد گرامی نے دعوت حق کو قبول فرمایا، اور فردوس بریں میں نزول فرمایا، الٰہی روح فاطمہ کو جلدی روح محمد سے ملا دے، الٰہی مجھے دیدار رسول سے مسرور بنا دے۔ الٰہی اس مصیبت کو جھیلنے کے ثواب سے محروم نہ فرمانا۔ اور روز محشر محمد ﷺ کی شفاعت نصیب کرنا۔

(۱۹) حضور ﷺ کی ازواج میں سے حضرت ام ایمنؓ ایک دن نبی ﷺ کو یاد کر کے رونے لگیں۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے عرض کیا کہ آپ کیوں روتی ہیں، کہا کہ یہ بتاؤ نبی ﷺ کے لئے اللہ تعالیٰ کے پاس بہتر نعمتیں موجود نہیں ہیں، انہوں نے کہا بالکل ہیں۔ فرمایا میں اس لئے رو رہی ہوں کہ نبی ﷺ کی جدائی سے وحی کا سلسلہ منقطع ہو گیا۔ اس پر حضرت ابو بکر صدیقؓ اور حضرت عمرؓ بھی رو پڑے۔ (عشق رسول ﷺ : ۹۴)

يا رب صل و سلم دائماً ابداً

على حبيبك خير الخلق كلهم

toobaa-elibrary.blogspot.com

باب ۱۰

بچوں کا عشق رسول ﷺ

بچوں کا عشق رسول ﷺ

نبی اکرم ﷺ کی مقبولیت جس طرح مردوں اور عورتوں میں یکساں تھی اسی طرح بچوں میں بھی بے پناہ تھی، چھوٹے بچے بھی شمع رسالت کے پروانے تھے، اور قربانی دینے میں بڑوں سے پیچھے نہ رہے، چند واقعات درج ذیل ہیں۔

(۱) حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ بدر کے میدان میں کھڑے تھے ان کے دائیں اور بائیں طرف انصار کے دو بچے تھے، انہیں خیال ہوا اگر میں قوی اور مضبوط لوگوں کے درمیان ہوتا تو ضرورت کے وقت ہم ایک دوسرے کی مدد کر سکتے، اتنے میں ایک بچہ ان کے پاس آیا اور ہاتھ پکڑ کر کہنے لگا چچا جان آپ ابوجہل کو پہچانتے ہیں انہوں نے کہا ہاں مگر تمہارا کیا مقصد ہے وہ کہنے لگا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ وہ نبی اکرم ﷺ کی شان مبارک میں گالیاں بکتا ہے، اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر میں اسے دیکھ لوں تو اس وقت تک میں جدا نہ ہوں یہاں تک کہ وہ مر جائے یا میں مر جاؤں، حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ بڑے حیران ہوئے اتنے میں دوسرے بچے نے بھی آ کر یہی سوال و جواب دہرائے، اتنے میں ابوجہل انہیں نظر آیا تو انہوں نے بچوں کو نشاندہی کی کہ تمہارا مطلوب وہ سامنے ہے، دونوں بچے دوڑتے ہوئے گئے ایک نے گھوڑے کی ٹانگ پر وار کیا جس سے گھوڑا گر گیا ابوجہل گر پڑا۔ دوسرے نے ابوجہل پر کاری ضرب لگائی، بچے اتنے چھوٹے تھے کہ تلوار بڑی تھی اور ان کا قد چھوٹا تھا، چنانچہ ایک صحابی نے آگے بڑھ کر ابوجہل کو کیفر کردار تک پہنچا دیا، اس واقعہ سے بچوں کی عزت ایمان اور عشق نبوی ﷺ کا کتنا

toobaa-elibrary.blogspot.com

واضح ثبوت ملتا ہے۔ (بخاری)

(۲) حضرت زید بن حارثؓ زمانہ جاہلیت میں اپنی والدہ کے ساتھ ننھیال جا رہے تھے بنو قیس نے وہ قافلہ لوٹا جس میں حضرت زیدؓ بھی تھے اور ان کو مکہ میں لا کر بیچ دیا۔ حکیم بن حزام نے اپنی پھوپھی سیدہ خدیجہؓ کے لئے خرید کیا، جب سیدہ خدیجہؓ کا نکاح نبی ﷺ سے ہوا تو انہوں نے زید کو نبی ﷺ کی خدمت میں بطور ہدیہ پیش کیا، زیدؓ کے والد کو ان کی جدائی کا بڑا صدمہ تھا۔ اولاد کی محبت فطری چیز ہوتی ہے، چنانچہ وہ زید کے فراق میں روتے اور اشعار پڑھتے پھرا کرتے۔ چند اشعار کا ترجمہ درج ذیل ہے۔

(۱) میں زید کی یاد میں رو رہا ہوں، اور یہ بھی نہیں جانتا کہ وہ زندہ ہے جو اس کی امید رکھوں، یا مردہ ہے کہ اس سے مایوس ہو جاؤں، اے زید اللہ کی قسم مجھے یہ بھی معلوم نہیں کہ تمہیں نرم زمین نے ہلاک کیا یا کسی پہاڑ نے ہلاک کیا۔

(۲) کاش مجھے یہ معلوم ہو جاتا کہ تو عمر بھر میں کبھی بھی واپس آئے گا یا نہیں، ساری دنیا میں میری انتہائی غرض تیری واپسی ہے۔

(۳) جب آفتاب طلوع ہوتا ہے تو مجھے زیدؓ ہی یاد آتا ہے، اور جب بارش ہونے کو آتی ہے تو بھی اس کی یاد ستاتی ہے۔

(۴) اور جب ہوائیں چلتی ہیں تو بھی اس کی یاد کو بڑھاتی ہیں، ہائے میرا غم اور میری فکر کتنی طویل ہوگئی۔

(۵) میں اس کی تلاش میں تیز رفتار اونٹ کو کام میں لاؤں گا، اور ساری دنیا کا چکر لگانے سے باز نہیں آؤں گا۔

(۶) چلنے والے اکتاتے ہیں، تو اکتائیں مگر میں نہیں اکتاؤں گا، ساری زندگی اسی طرح

toobaa-elibrary.blogspot.com

گزاروں گا۔

(۷) ہائے میری موت آگئی تو وہ اور بات ہے کہ وہ ہر چیز کو فنا کرنے والی ہے خواہ ان کی کتنی امیدیں لگائے۔

(۸) میں اپنے رشتے داروں کو وصیت کر جاؤں گا کہ وہ بھی زیدؓ کو ڈھونڈتے رہیں۔

غرض یہ اشعار پڑھ کر روتے رہے اتفاق سے ان کی قوم کے چند لوگوں کا حج پر جانا ہوا تو انہوں نے زیدؓ کو پہچانا، باپ کی داستان سنائی اور شعر سنائے حضرت زیدؓ نے اس کے جواب میں تین شعر لکھ بھیجے جن کا مطلب یہ تھا کہ میں مکہ میں ہوں۔ ان لوگوں نے جا کر زیدؓ کی باتیں ان کے والد کو سنائیں، اور اشعار بھی سنائے، پتہ بھی بتایا ان کے والد اور چچا فدیہ کی رقم لے کر ان کو غلامی سے چھڑانے کی خاطر مکہ پہنچے۔ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا۔ ہاشم کی اولاد اور اپنی قوم کے سردار آپ لوگ حرم کے رہنے والے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے گھر کے پڑوسی ہیں۔ آپ قیدیوں کو رہا کراتے ہیں بھوکوں کو کھانا کھلاتے ہیں، ہم اپنے بیٹے کی طلب میں آپ کے پاس آئے ہیں، آپ ﷺ فدیہ لے کر اس کو رہا کریں آپ ﷺ کا ہم پر احسان ہوگا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ بس اتنی سی بات ہے، کہنے لگے جی بس یہی عرض ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اس کو بلالو اور پوچھ لو اور اگر وہ تمہارے ساتھ جانا چاہے تو بغیر فدیہ کے تمہاری نذر ہے اور اگر وہ نہ جانا چاہے تو میں ایسے شخص پر جبر نہیں کرنا چاہتا جو خود نہ جانا چاہتا ہو۔ انہوں نے کہا کہ آپ نے استحقاق سے زیادہ ہم پر کرم کیا، یہ بات بخوشی منظور ہے۔ حضرت زیدؓ بلائے گئے۔ نبی ﷺ نے فرمایا تم ان کو پہچانتے ہو عرض کیا جی ہاں، یہ میرے باپ ہیں اور یہ میرے چچا، نبی ﷺ نے فرمایا کہ میرا حال بھی تمہیں معلوم ہے اب تمہارا اختیار ہے کہ میرے پاس رہنا چاہو تو رہو اور ان کے ساتھ جانا چاہو تو اجازت ہے۔ حضرت زیدؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ

toobaa-elibrary.blogspot.com

میں آپ کے مقابلے میں بھلا کس کو پسند کرسکتا ہوں۔آپ میرے لئے باپ کی جگہ ہیں اور چچا کی بھی۔ان دونوں باپ چچا نے سمجھایا کہ زیدؓ آزادی پر غلامی کو ترجیح دے رہے ہو، باپ چچا اور سب گھر والوں کے مقابلے میں غلام رہنے کو پسند کرتے ہو۔حضرت زیدؓ نے کہا کہ ہاں میں نے آپ ﷺ میں ایسی بات دیکھی ہے کہ اس کے مقابلے میں کوئی چیز پسند نہیں کرسکتا، نبی ﷺ نے جب یہ جواب سنا تو ان کو اپنی گود میں لے لیا اور فرمایا کہ میں نے اس کو اپنا بیٹا بنا لیا، زیدؓ کے باپ اور چچا یہ منظر دیکھ کر خوش ہوئے اور واپس چلے گئے۔ (تاریخ خمیس)

(۳) حضرت سائب بن یزیدؓ یہ روایت کرتے ہیں کہ میں اپنے لڑکپن میں بیمار پڑا میری خالہ مجھے آپ کی خدمت میں لے گئی آپ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور برکت کی دعا دی، اس کے بعد آپ نے وضو کیا میں نے جب کچھ پانی بچا ہوا دیکھا تو اسے پی لیا، عجیب بات ہے کہ بچوں میں بھی حصول برکت کا اتنا شوق تھا۔

(۴) ایک مرتبہ نبی ﷺ تشریف لے جا رہے تھے کہ آپ نے کچھ بچوں کو ایک جگہ جمع دیکھا ایک لڑکا ان کے درمیان میں اذان دیتے ہوئے حضرت بلالؓ کی نقل اتار رہا تھا اور دوسرے بچے ہنس رہے تھے۔آپ کو دیکھ کر سب بچے سہم گئے۔ نبی ﷺ نے بڑے بچے ابو محذورہ کو اشارہ سے اپنی طرف بلایا جب وہ قریب آیا تو آپ ﷺ نے اس کی پیشانی کے بالوں سے اس کو پکڑ لیا اور فرمایا کہ مجھے بھی وہی اذان سنا دو جو تم دوسروں کو سنا رہے تھے پہلے تو ابو محذورہ نے عذر پیش کرنے کی کوشش کی مگر جلد ہی احساس ہو گیا کہ اذان سنا کر جلد جان چھوٹ جائے گی۔ جب سناتے سناتے **اشهد ان محمدرسول الله** پر پہنچے تو دل کی حالت بدل گئی۔اذان ختم ہونے پر نبی ﷺ نے فرمایا اچھا جاؤ۔ کہنے لگے کہاں جاؤں؟ اب جہاں آپ جائیں گے ابو محذورہ بھی وہیں جائے گا اس کے بعد ابو محذورہ نے اپنی پیشانی کے بال عمر بھر نہیں کٹوائے تبرک کے طور پر اس یادگار کو قائم رکھا۔ (عشق رسول ﷺ ۹۸)

toobaa-elibrary.blogspot.com

باب ﴿۱۱﴾

علمائے دیوبند اور عشق رسول ﷺ

علمائے دیوبند اور عشق رسول ﷺ

امت بیضاء کے علمائے متاخرین کاملین میں علمائے دیوبند کا نام بہت نمایاں حیثیت رکھتا ہے۔ امیر شریعت حضرت مولانا عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے بقول یوں لگتا ہے کہ صحابہ کرامؓ کی ارواح کا قافلہ جا رہا تھا۔ اس میں چند ارواح کو اللہ تعالیٰ نے پیچھے روک لیا اور دور حاضر میں پیدا کیا تاکہ امت کے آخر میں آنے والے لوگ امت کے پہلوں کی زندگیوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھ سکیں، اس طائفہ علم و عمل کی زندگی دین کے ہر شعبے میں کامل تھی، یہ حضرات جب حدیث کا سبق دیتے تو ایسے لگتا تھا کہ عسقلانی، قسطلانی بات کر رہے ہیں اور جب مسند ارشاد پر بیٹھتے تو جنید و بایزید نظر آتے تھے، ایک طرف مسلمانوں کو فرنگی سے نجات دلانے کے لئے یہ شاملی کے میدان میں جہاد کرتے نظر آتے ہیں دوسری طرف تبلیغ دین کے لیے ان کی مساعی جمیلہ کے اثرات دنیا کے ۱۰۰ ملکوں میں پھیلے نظر آتے ہیں، دارالعلوم دیوبند اس مادر علمی کا نام ہے جس نے محدث و مفسر اور قائد و مجاہد پیدا کیے اور دنیا علم میں اپنی خدمات کا لوہا منوالیا۔

عابد کے یقیں سے روشن ہے سادات کا سچا صاف عمل
آنکھوں نے کہاں دیکھا ہوگا اخلاص کا ایسا تاج محل
یہ علم و ہنر کا گہوارہ تاریخ کا وہ شہ پارہ ہے
ہر پھول یہاں ایک شعلہ ہے ہر سرو یہاں مینارہ ہے

علمائے دیوبند کی زندگیوں کا جتنا زیادہ مطالعہ کیا جائے اتنا ہی زیادہ احساس ہوتا ہے کہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

یہ حضرات علم نبوت کے صحیح وارث اور قرآن وسنت کے سچے عاشق تھے۔ان حضرات نے زبانی کلامی مدح رسول اکرم ﷺ پر اکتفا کرنے کی بجائے ان کی مبارک سنتوں کو زندہ کر کے عشق نبوی ﷺ کا عملی ثبوت پیش کیا۔ان کی روشن زندگیوں میں توحید الٰہی اور ادب نبوی ﷺ کا حسین امتزاج نظر آتا ہے۔نصرت خداوندی اور تائید غیبی اس طرح ان کے شامل حال رہی کہ یہ افراط وتفریط سے بچ بچا کر خیر الاموراوسطہا پر عمل پیرا ہوئے، جو شخص بھی ضد، حسد، عناد سے بالاتر ہوکران حضرات کی علمی اور عملی کاوشوں کا جائزہ لے گا وہ انکو خراج تحسین پیش کیے بغیر نہیں رہ سکے گا، ایسے روح بلالی اور تلقین غزالی کے نمونے جا بجا ان کی سیرت میں نظر آئیں گے،توحید و رسالت کے بارے میں ان حضرات کی تعلیمات کا نچوڑ ایک فقرے میں یوں بیان کیا جا سکتا ہے کہ ''اللہ اللہ ہے جسے چاہے جتنا بھی نزول کرے اور بندہ بندہ ہے چاہے جتنا بھی عروج کرے''

صبا یہ جا کے تو کہنا مرے سلام کے بعد
کہ تیرے نام کی رٹ ہے خدا کے نام کے بعد

علمائے دیوبند کے عشق نبوی ﷺ اور اتباع سنت رسول ﷺ سے متعلق چند واقعات درج ذیل ہیں

حضرت مولانا قاسم نانوتویؒ کا عشق رسول ﷺ

حجۃ الاسلام مولانا محمد قاسم نانوتویؒ جب حج کے لیے تشریف لے گئے،تو دیار حبیب ﷺ میں جوتا پہن کر چلنا گوارا نہ کیا،حضرت نانوتویؒ کے رفیق سفر حکیم منصور علی خان مرحوم آپ کے متعلق فرماتے ہیں، جب ہمارا قافلہ منزل بمنزل مدینہ شریف کے قریب پہنچا، جہاں سے روضہ پاک صاحب لولاک نظر آتا تھا،تو حضرت نے اپنی نعلین اتار کر بغل میں دبالیں،اور ننگے پاؤں چلنا شروع کیا،حضرت اسی طرح ننگے پاؤں چل کر تاریک رات میں حرم نبوی ﷺ

toobaa-elibrary.blogspot.com

پہنچے۔ حضرت مدنیؒ اس سفر کے متعلق تحریر فرماتے ہیں۔

حضرت نانوتویؒ چند منزل برابر اونٹ پر سوار نہ ہوئے، حالانکہ ان کی سواری کا اونٹ موجود تھا، اور خالی رہا۔ پیر میں زخم پڑ گئے، کانٹے لگتی تھے۔ پتھروں نے ٹکرا ٹکرا کر پاؤں کا حال دگر گوں کر دیا تھا۔ یہ سب کچھ اس لئے تھا کہ جس زمین پر محبوب خدا ﷺ کے قدم مبارک لگے ہیں قاسم نانوتویؒ ان کو جوتوں سے کیسے پامال کرے۔

(۲) حضرت مدنیؒ نے شہاب ثاقب میں لکھا ہے کہ نانوتہ میں سبز رنگ کا جوتا بہت پسند کیا جاتا، لوگ خاص طور پر تقریبات میں اسے پہنا کرتے تھے، ایک عقیدت مند نے وہ جوتا حضرت نانوتوی کو پیش کیا، آپ نے اس کا دل رکھنے کے لئے ہدیہ قبول کرلیا، مگر جوتا استعمال نہ کیا۔ بہت عرصہ گزرنے کے بعد کسی نے پوچھا کہ حضرت آپ جوتا کیوں نہیں پہنتے، فرمایا یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ میرے محبوب کے روضہ اقدس کا رنگ بھی سبز ہو اور قاسم نانوتوی سبز رنگ کا جوتا اپنے پاؤں میں پہنے۔

(۳) ۱۸۵۷ کی جنگ آزادی کے بعد انگریز نے علمائے حق پر مصیبتوں کے پہاڑ توڑ دیئے، حضرت نانوتوی کے بھی وارنٹ گرفتاری جاری ہوئے، عقیدتمندوں اور شاگردوں نے زبردستی حضرت نانوتوی کو ایک مکان میں چھپا دیا۔ حضرت نانوتوی تین دن کے بعد اس گھر سے باہر نکل آئے، لوگوں نے اصرار کیا کہ زندگی موت کا مسئلہ ہے۔ آپ احتیاط کریں آپ نے فرمایا، نبی ﷺ کا غار ثور میں تین دن ہی پوشیدہ رہنا ثابت ہے، یاد رکھو کہ جب درزی کو نمونہ کا کوئی کپڑا مثلاً قمیص یا اچکن دیدیا جاتا ہے تو کہا جاتا ہے کہ اسی نمونہ پر کپڑے سیتے جاؤ۔ خراش تراش سلائی وغیرہ کے اعتبار سے جس حد تک اس نمونہ کے مطابق درزی کامیاب ہوگا اسی حد تک سلانے والے سے انعام کا مستحق ہوگا۔ اسوۂ محمدیہ ﷺ قدرت کا بخشا ہوا نمونہ ہے۔ ساری

toobaa-elibrary.blogspot.com

انسانیت سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ اپنے آپ کو رنگ، ڈھنگ، چال، چلن، اور فکر و نظر میں اسی نمونہ کے مطابق ڈھالتے چلے جائیں۔ جو جس حد تک اس نمونہ کے مطابق ہوگا اس کو اسی حد تک اپنے محبوب کی محبوبیت سے حصہ عطا ہوگا۔ چونکہ نبی ﷺ پوری زندگی میں صرف تین دن رو پوش رہے، لہٰذا قاسم بھی اپنے آقا کی سنت پر عمل کریگا۔ رہی بات زندگی موت کی تو وہ اللہ کے اختیار میں ہے، ہمارا کام سنت کی اتباع ہے۔

(۴) حضرت نانوتویؒ جب مواجہہ شریف پر سلام کے لئے حاضر ہوتے تو نہایت ادب کیساتھ اور یکسوئی کے ساتھ سلام پڑھتے، ایک مرتبہ جب واپس لوٹے، تو چہرے پر انوارات کی بارش ہو رہی تھی، کسی نے پوچھا کہ حضرت آج تو خاص کیفیت ہے، آپ نے شعر میں جواب دیا کہ

میرے آقا کا مجھ پر تو اتنا کرم تھا بھر دیا میرا دامن پھیلانے سے پہلے
یہ اتنے کرم کا عجب سلسلہ ہے نشہ رنگ لایا پلانے سے پہلے

(۵) جب مدینہ منورہ سے واپسی ہونے لگی۔ تو آپ نے گنبد خضری پر آخری نظر ڈال کر یہ اشعار کہے۔

ہزاروں بار تجھ پر اے مدینہ میں فدا ہوتا
جو بس چلتا تو مر کر بھی نہ میں تجھ سے جدا ہوتا

(۶) حضرت نانوتوی نے نبی ﷺ کی محبت میں چند قصیدے لکھے ہیں جو قصائد قاسمی کے نام سے چھپ چکے ہیں چند اشعار ملاحظہ فرمائیں

الٰہی کس سے بیاں ہو سکے ثنا اس کی کہ جس پہ ایسا تیری ذات خاص کا ہو پیار
کہ تو اسے نہ بناتا تو سارے عالم کو نصیب ہوتی نہ دولت وجود کی زنہار
جہاں کے سارے کمالات ایک تجھ میں ہیں تیرے کمال کسی میں نہیں مگر دو چار

toobaa-elibrary.blogspot.com

جو انبیاء ہیں وہ آگے تیری نبوت کے کریں ہیں امتی ہونے کا یا نبی اقرار
لگا تا ہاتھ نہ پتلے کو ابو البشر کے خدا اگر ظہور نہ ہوتا تمہارا آخر کار
امیدیں لاکھ ہیں لیکن بڑی امید ہے یہ کہ ہو سگان مدینہ میں میرا نام شمار
جئوں تو ساتھ سگان حرم کے تیرے پھروں مروں تو کھائیں مدینہ کے مجھ کو مرغ و مار
اڑا کے باد مری مشت خاک کو پس مرگ کرے حضور کے روضہ کے آس پاس نثار
ولے یہ رتبہ کہاں مشت خاک قاسم کا کہ جائے کوچہ اطہر میں تیرے بن کے غبار

(عشق رسول ﷺ: ۱۰۳)

حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کا عشق رسول

(۱) فقیہ وقت حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کے یہاں تبرکات میں حجرہ نبویہ کے غلاف کا ایک سبز کپڑا تھا۔ حضرت کبھی کبھار حاضرین و خدام کو ان تبرکات کی زیارت خود کروایا کرتے تھے، جب صندوقچہ اپنے دست مبارک سے کھولتے تو غلاف نکال کر اپنی آنکھوں سے لگاتے اور ان کے سروں پر رکھتے۔

(۲) اگر کبھی آپ کے پاس مدینہ منورہ کی کھجوریں آتیں تو آپ نہایت اکرام سے ان کھجوروں کو رکھتے اور مبارک مواقع پر ان کو استعمال کرتے۔ ایک مرتبہ کھجوریں آنے پر ایک شاگرد سے کہا کہ ہمارے قریبی متعلقین کو ان کھجوروں کا حصہ تقسیم کر کے پہنچاؤ۔ اس نے حصے نکالے تو کہنے لگا اتنا معمولی سا ٹکڑا ہدیہ دیں گے۔ آپ اس سے بہت خفا ہوئے، اور فرمایا کہ مدینے کے تبرکات تو اللہ تعالیٰ کی نعمت ہوتے ہیں اور نعمت کبھی معمولی نہیں ہوتی۔ مدینہ منورہ کی کھجوروں کی گھٹلیاں نہایت حفاظت سے رکھتے، دوسروں کو بھی نہ پھینکنے دیتے، اور نہ خود پھینکتے بلکہ ان گھٹلیوں کو کوٹ کر استعمال کرنے کی ہدایت کرتے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

(۳) ایک مرتبہ کسی نے آپ کی خدمت میں حجرہ شریفہ کی خاک ہدیہ کے طور پر پیش کی، آپ نے اسے سرمے دانی میں ڈال دیا، روزانہ عشا کے بعد اس سرمے کو لگانا آپ کا معمول تھا۔

(۴) آپ کے متعلقین میں سے ایک صاحب نے آپ کو مدینہ منورہ سے کچھ کپڑے ارسال کیئے، کسی طالب علم نے کہا حضرت اس کپڑے میں کیا برکت ہوگی یہ تو کسی باہر کے ملک کا بنا معلوم ہوتا ہے۔ حضرت نے فرمایا کہ اس کو مدینہ منورہ کی ہوا تو لگی ہے، ہمارے لیے تو یہی اعزاز کافی ہے۔

(۵) ایک مرتبہ آپ دار العلوم کے صحن میں درس حدیث دے رہے تھے، کہ اچانک بارش برسنا شروع ہوگئی، طلبا نے اپنی کتابیں سنبھالیں اور کمروں کی طرف بھاگے، کچھ طلبا اپنی جوتیاں بھی وہیں چھوڑ گئے۔ آپ نے اپنا رومال بچھایا، اور سب طلبا کی جوتیاں اس میں ڈال کر گٹھری باندھی، یہ گٹھڑی اپنے سر پہ اٹھا کے کمرے میں لے آئے۔ طلبا نے دیکھا تو ان کی چیخیں نکل گئیں۔ عرض کرنے لگے کہ حضرت آپ نے یہ کیوں اٹھائیں، ہم بعد میں جا کر لے آتے۔ آپ نے نہایت سادگی سے جواب دیا "جو لوگ قال اللہ اور قال الرسول ﷺ پڑھتے ہوں، رشید احمد ان کے جوتے نہ اٹھائے تو اور کیا کرے۔

(۶) ایک شخص آپ کی خدمت میں آیا اور کہنے لگا کہ میرا نام میرے والدین نے کالے رکھا تھا، لوگوں نے محمد کالے کہنا شروع کر دیا، اب اسی نام سے معروف ہوں۔ میرا جی چاہتا ہے کہ کوئی میرے نام کی سجع کہے، میں نے بہت سے علماء سے پوچھا ہے مگر وہ کوشش بسیار کے باوجود کچھ نہیں کہہ سکے، آپ نے فی البدیہہ فرمایا کہ تمہارے نام کی سجع کہنی بہت آسان ہے، اس نے پوچھا کہ کونسی، آپ نے فرمایا "ہر دم نام محمد کا لے"

(۷) مسجد سے نکلتے وقت بایاں پاؤں نکالنا سنت ہے۔ اور داہنے پاؤں میں جوتا پہلے پہننا

toobaa-elibrary.blogspot.com

سنت ہے۔ حضرت گنگوہیؒ جب بھی مسجد سے نکلتے تو پہلے بایاں پاؤں نکال کر جوتے پر رکھتے پھر دایاں پاؤں نکال کر اس میں جوتا پہنتے اس کے بعد بائیں پاؤں میں جوتا پہنتے۔ یہ سنت کے اہتمام کی وجہ سے تھا۔

(۸) ایک شخص نے آپ سے ملتے ہی کہا، آداب۔ آپ نے غصے میں فرمایا بے ادب کون ہے جسکو شریعت کا ایک ادب بھی معلوم نہیں، ایک صاحب نے ملتے ہوئے کہا حضرت سلامت، آپ کے چہرے پر غصے کے اثرات ظاہر ہوئے اور فرمایا ہمیں مسلمانوں والا سلام چاہیے، یہ کون ہے حضرت سلامت والا۔ (تذکرۃ الرشید)

(۹) حضرت نے اپنے وصیت نامے میں بہت تاکید سے لکھا ہے ''اپنی زوجہ، اپنی اولاد اور سب دوستوں کو بتا دو وصیت کرتا ہوں کہ اتباع سنت کو بہت ضروری جان کر سنت کے موافق عمل کریں، تھوڑی مخالفت کو بھی سخت دشمن جانیں۔

(۱۰) ایک مرتبہ حکیم محمد اسماعیل صاحب گنگوہی اجمیری نے ایک قصیدہ آپ کی مدح میں لکھا اور چونکہ مورد عنایت ہونے کی وجہ سے بے تکلف زیادہ تھے۔ اس لئے ہر چند حضرت نے سننے سے تنفر فرمایا مگر انہوں نے باصرار سنایا، جب ختم کر چکے تو آپ جھکے اور زمین سے خاک اٹھا کر ان پر ڈالدی، انہوں نے عرض کیا کہ حضرت میرے کپڑے خراب ہو گئے، آپ نے فرمایا کہ منہ پر مدح کرنے والے کی یہی جزا ہے میں کیا کروں نبی ﷺ کا حکم ہے۔ (عشق رسول ﷺ :۱۰۶)

حضرت شیخ الہند مولانا محمود الحسنؒ کا عشق رسول ﷺ

(۱) آپ کا معمول تھا کہ وتروں کے بعد دو رکعت بیٹھ کر پڑھتے تھے، کسی شاگرد نے عرض کیا کہ حضرت بیٹھ کر پڑھنے کا ثواب آدھا ملتا ہے، حضرت نے فرمایا، ہاں بھائی یہ تو مجھے بھی معلوم ہے مگر بیٹھ کر پڑھنا نبی ﷺ سے ثابت ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

بندگی سے ہمیں تو مطلوب ہے ہم ثواب وعذاب کیا جانیں
کس میں کتنا ثواب ملتا ہے عشق والے حساب کیا جانیں

(۲) حضرت شیخ الہند سے کوئی قول وفعل خلاف شریعت ہونا تو درکنار، مدتوں خدمت میں رہنے والے خدام بھی نہیں بتا سکتے کہ کوئی ادنی سا فعل بھی آپ سے خلاف سنت سرزد ہوا ہو۔ دن ہو یا رات، صحت ہو یا مرض، سفر ہو یا حضر، خلوت ہو یا جلوت، ہر حالت میں حضرت کو اتباع سنت کا خیال تھا۔ خود بھی عمل کرتے اور اپنے متبعین ومتوسلین کو بھی قولا وعملا اس کی ترغیب دیتے۔ رفتہ رفتہ عمل بالسنۃ حضرت کیلئے امر طبعی ہو گیا تھا۔ نہایت سہولت سے سنن ومستحبات کو ملحوظ رکھتے تھے۔

(حیات شیخ الہند:۱۶۱)

(۳) حضرت شیخ الہند کی عادت تھی کہ ہر عمل کو چپکے چپکے حدیث کے مطابق کرتے، حاضرین کو جتلانے کی عادت ہی نہ تھی۔ جب کوئی نیا پھل پیش کرتا تو آپ اسکی خوشبو سونگھ کر آنکھوں سے لگاتے اور کسی بچے کو بلا کر دے دیتے، کبھی کبھی یہ دیکھنے کے حیلے سے کہ بارش ختم ہوگئی یا نہیں دو چار قطرے سر اور جسم پر لیکر حدیث عهد بربی کا لطف اٹھاتے، ایک مرتبہ یہاں اصغر حسین صاحب کی عیادت کیلئے آئے، اور صرف مصافحہ کر کے واپس ہونے لگے، انہوں نے عرض کیا کہ حضرت آپ کو بھی آج ہی حدیث پر عمل کرنا تھا۔ تبسم فرما کر فوراً پڑھ دیا۔ العیادة فواق ناقة

(حیات شیخ الہند :۱۶۲)

(۴) حضرت شیخ الہند نے مالٹا کی قید کے دوران محافظان جیل سے قربانی کی اجازت مانگی، دل کی نکلی ہوئی بات اثر کیے بغیر نہیں رہتی، انہوں نے ایک دنبہ کافی زیادہ قیمت پر خرید کر دیا۔ آپ نے دارالکفر میں دسویں ذی الحجہ کو بلند آواز سے تکبیر کہہ کر قربانی کر کے واضح کر دیا کہ انسان عالی ہمت ہو تو زنداں میں بھی مستحبات ادا ہو سکتے ہیں۔ (حیات شیخ الہند :۱۱۸)

toobaa-elibrary.blogspot.com

(۵) حدیث پاک میں آیا ہے کہ سرکہ بہتریں سالن ہے، حضرت شیخ الہند کے ہاں جب بھی دسترخوان پر سرکہ ہوتا تو سب چیزوں سے زیادہ اس کی طرف رغبت فرماتے۔ عشق نبوی ﷺ میں وہ کمال حاصل کرلیا تھا کہ ہر سنت و مستحب پر عمل کر کے دکھاتے۔ (عشق رسول ﷺ : ۱۰۷)

حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوریؒ کا عشق رسول ﷺ

تذکرۃ الخلیل میں لکھا ہے کہ منیٰ کے قیام میں کھچا کھچ اسباب کے گرد خیمے لگے ہوئے تھے۔ درمیان کی جگہ میں حضرت سہارنپوریؒ تہجد کے نوافل پڑھ رہے تھے۔ ایک مطوف صبح صادق سے آکر شور مچانے لگا کہ تیار ہو جاؤ، عرفات جانے کے لئے، حضرت ہر چیز سے بے نیاز اپنے مولیٰ کے ساتھ راز و نیاز میں مشغول رہے۔ مطوف اور اونٹ والوں نے بہت شور مچایا کہ جلدی کرو۔ جلدی کرو۔ مگر حضرت نے نماز اس سکون سے ادا کی جیسے کچھ ہوا ہی نہیں۔ سلام پھیرا تو اللہ کے شیر پر غصے کے آثار ظاہر تھے۔ آپ نے تند و تیز لہجے میں مطوف سے کہا، تم بھول گئے ہم نے آپ سے وعدہ لیا تھا کہ جس طرح کہو گے اسی طرح کروں گا، پھر ہمیں قبل طلوع آفتاب ہانکے چلنے کا تمہیں کیا حق ہے۔ ہمیں ناحق پریشان کیوں کر رہے ہو، مطوف نے کہا کیا کروں اونٹ والے نہیں مانتے، اگر یہ اونٹ لے کر چلے گئے تو حج فوت ہو جائیگا۔ سنت کی خاطر فرض کو خطرے میں ڈالنا اچھا نہیں۔ اس جواب پر حضرت کا غصہ تیز ہو گیا۔ بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔ ہم نے آپ کو مطوف بنایا ہے پیر یا استاذ نہیں مانا کہ علمی مشورہ دیں، جائیں اپنا کام کریں۔ ہم شروق آفتاب سے پہلے ایک منٹ بھی نہیں اٹھیں گے، ہمارا مال خرچ کر کے اور صعوبت برداشت کر کے آنا اسی لئے ہے کہ حج بطریق سنت ادا کرسکیں۔ اس لئے نہیں کہ ہم تمہارے اور اونٹ والوں کے غلام بنیں۔ ان کا جی چاہے وہ اپنے اونٹ لے جائیں۔ ان کا ہم پر کوئی اختیار نہیں کہ اٹھنے پر مجبور کریں، آپ لوگوں نے ہمیں ناوقت پریشان کیا۔ نماز تک سکون سے نہیں پڑھنے دی، اس

toobaa-elibrary.blogspot.com

لئے ہم تمہیں آزاد کرتے ہیں، اپنے دوسرے حاجیوں کو سنبھالو، ہمیں ہمارے حال پر چھوڑ دو، اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ ہم لولے لنگے نہیں ہیں، نہ عرفات کچھ دور ہے۔ اونٹ چلے گئے تو ہم بھی پیدل چلے جائیں گے۔ اگر آپ یہ چاہو کہ ہم تمہارا کہنا مانیں اور سنت کو چھوڑ دیں تو ہم سے یہ توقع ہرگز نہ رکھو۔ اللہ اللہ سنت کے ساتھ اتنی محبت اصل میں نبی ﷺ کے ساتھ محبت کی وجہ سے تھی۔

حضرت سید احمد شہیدؒ کا عشق رسول

آپ جن سے بیعت لیتے تھے، انہیں اتباع سنت کی تلقین کرتے تھے، مولانا عبدالحیؒ سے ایک دفعہ فرمایا اگر کوئی عمل خلاف سنت مجھ سے ہوتا دیکھو تو مجھے اطلاع کر دینا، مولانا عبدالحی صاحب نے کہا جب کوئی مخلاف سنت فعل آپ سے عبدالحی دیکھے گا تو آپ کے ساتھ ہوگا ہی کہاں، یعنی ہمراہی چھوڑ دے گا۔ اس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ ان کی زندگیاں سنت کے رنگ میں رنگی ہوئی تھیں۔

حضرت سید اسماعیل شہیدؒ کا عشق رسول ﷺ

آپ کا قصہ ارواح ثلثہ میں لکھا ہے کہ اکبری مسجد کی پہلی صف میں ایک پتھر دب گیا تھا، جس کی وجہ سے پانی کھڑے ہونے سے وہاں گارہ ہو جاتا تھا۔ لوگ اس جگہ کو چھوڑ کر صف بناتے، بلکہ دوسری صف میں کھڑے ہو جاتے، ایک مرتبہ مولانا سید اسماعیل شہید تشریف لائے تو صف اول میں پتھر والی جگہ خالی تھی، آپ نے گارے سے بے نیاز ہو کر وہاں پر نماز کی نیت باندھ لی، حالانکہ لباس قیمتی تھا۔ یہ سب کچھ اتباع سنت کی وجہ سے تھا۔ (عشق رسول ﷺ :۱۰۸)

حضرت مولانا انور شاہ کشمیریؒ کا عشق رسول ﷺ

حضرت کشمیریؒ کی زندگی کو دیکھ کر محسوس ہوتا تھا کہ ہم شمائل نبوی ﷺ کی کتاب کا مطالعہ کر رہے ہیں، عام عادات اطوار میں سر سے پاؤں تک سنت کی پابندی کرتے تھے۔ آپ

toobaa-elibrary.blogspot.com

فرمایا کرتے تھے عمر بھر کی محنت اور کوشش سے بھی یہ بات سمجھ میں آ جائے کہ فلاں استاد سے سرور کائنات ﷺ کی یہ بات مراد ہے تو بھی بڑی سعادت ہے، آپ حدیث پاک کے کسی لفظ کو غلط پڑھنے سے انتہا منقبض ہوتے تھے۔ آپ کو حدیث پاک کا اتنا ادب ملحوظ تھا کہ باوجود بڑی عمر اور مختلف امراض کے پانچ سو صفحات کا مطالعہ روزانہ کرتے، اور دوران مطالعہ اکڑوں بیٹھتے، کیا مجال کہ ٹیک لگا کر یا لیٹ کر مطالعہ کریں، حضرت پر حدیث کا اثر غالب تھا۔

مقدمہ بہاولپور میں قادیانیوں نے اپنے آپ کو مسلمان ثابت کرنے کے لئے پورا زور لگا دیا، مسلمانوں نے بھی چوٹی کے علماء کو مدعو کیا، حضرت کشمیری کو جب دعوت نامہ ملا، تو آپ بیماری کی وجہ سے انتہائی کمزور تھے۔ انتہائی گرمی کا موسم تھا۔ بڑے بڑے علماء نے مشورہ دیا کہ آپ مریض ہیں، لہذا معذور ہیں سفر نہ کریں۔ آپ ہم میں سے جس کو حکم کریں وہ عدالت میں پیش ہونے کو راضی ہے، مگر آپ بنفس نفیس عدالت میں تشریف نہ لائیں۔ علماء سے فرمایا آپ ناراض نہ ہونا کہ میں نے آپ کی بات نہیں مانی، میں خود اس لئے آ گیا ہوں کہ نبی ﷺ قیامت کے دن میری شفاعت سے انکار نہ فرما دیں کہ جب میری عزت کا سوال تھا۔ تم نے خود سفر کیوں نہ کیا؟ بہاولپور کی ایک مجلس میں فرمایا تھا کہ شاید یہ بات مغفرت کا سبب بن جائے کہ نبی ﷺ کا جانبدار بہاولپور آیا تھا۔ آپ نے عدالت میں کھڑے ہو کر پانچ پانچ گھنٹے بیان دیا، اور علم و عرفان کے موتی بکھیر دئے، آپ نے وصیت فرمائی تھی کہ اگر مقدمہ بہاولپور کے فیصلے سے پہلے میری موت آ جائے تو میری قبر پر فیصلہ سنا دینا۔ ۱۹۳۳ء میں آپ کا وصال ہوا جبکہ مقدمہ کا فیصلہ ۱۹۳۵ء میں ہوا، حضرت مولانا محمد صادق مرحوم بہاولپور سے دیوبند گئے اور حضرت کشمیری کی وصیت کے مطابق مزار پر حاضر ہو کر مقدمہ بہاولپور کا فیصلہ اونچی آواز سے پڑھ کر سنایا۔ (عشق رسول :۱۰۹)

toobaa-elibrary.blogspot.com

حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ کا عشق رسول

(۱) حضرت مدنی ۱۳۱۶ھ میں دار العلوم دیوبند میں علوم دینیہ کی تکمیل کر کے فارغ ہوئے، اپنے والدین کے ہمراہ ہجرت کر کے مدینہ منورہ چلے گئے، آپ کو مسجد نبوی کی مبارک اور پرنور فضاؤں میں درس حدیث دینے کا شرف حاصل ہوا، حضرت قاری محمد طیب صاحب لکھتے ہیں آپ نے اٹھارہ برس حدیث کا درس دیا۔

(۲) آپ پر عشق رسالت کا اتنا غلبہ تھا کہ ایک مرتبہ جب آپ نے مواجھہ شریف پر حاضر ہو کر سلام پیش کیا تو "**وعلیکم السلام یا ولدی**" کے مبارک جواب سے سرفراز ہوئے۔ آپ مسجد اجابہ کے قریب کھجوروں کے جھنڈ میں اللہ کے نام کی ضربیں لگاتے اور کبھی کسی دوسری وادی میں جا کر وظائف پورے کرتے۔ ایک مرتبہ آپ کی نظر سے یہ شعر گذرا

ے ہاں اے حبیب رخ سے ہٹا دو نقاب کو

یہ آپ کو اچھا لگا، اور آپ نے روضۂ انور کے قریب پہنچ کر صلوۃ وسلام کے بعد نہایت بے قراری کے عالم میں یہ مصرع پڑھا، بہت دیر تک گریہ طاری رہا، کچھ دیر بعد آپ پر استغراق کی سی کیفیت طاری ہوئی اور آپ کو نبی ﷺ کا دیدار نصیب ہوا۔

(۴) ایک مرتبہ آپ سفر حج کے متعلق تقریر فرما رہے تھے تو آپ نے حجاج سے فرمایا

"اللہ تعالیٰ کا عشق لے کر جا رہے ہو تو جس قدر ممکن ہے عجز و نیاز حاصل کرو۔ جملہ عاشقوں کے سردار نبی ﷺ پر زیادہ سے زیادہ درود بھیجو، اس راہ عشق کے سردار نبی اکرم ﷺ ہیں اس لئے میرے نزدیک اور میرے بعض علماء کے نزدیک پہلے مدینہ منورہ جانا افضل ہے۔

و لو انهم اذ ظلموا انفسهم جاؤك فاستغفر لهم الرسول لو جدو الله توابا رحيما

(اور اگر چہ وہ ظلم کریں، اپنے آپ پر آئیں تیرے پاس توبہ کرتے ہو اللہ سے اور

toobaa-elibrary.blogspot.com

رسول بھی ان کے لئے استغفار کرے تو پائے گا اللہ تعالیٰ کو توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا)

ہمارے آقا و سردار ساری امت کے لئے رحمت ہیں لہذا ان کے پاس حاضری دیکر عرض کرو یارسول اللہ ﷺ! ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہیں، آپ ہمارے لئے حج کی قبولیت کی دعا فرمایئے، ہماری شفاعت فرمایئے، پھر بیت اللہ شریف حاضری دیں تا کہ نبی ﷺ کے وسیلہ سے اللہ تعالیٰ حج کی عاشقانہ عبادت کو قبول کرلے۔

(۵) ایک مرتبہ درس بخاری میں ارشاد فرمایا کہ ایک حاجی صاحب نے مدینہ منورہ کی دہی کو کھٹا کہہ دیا، اسی رات خواب میں نبی ﷺ کی زیارت ہوئی تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ ''جب مدینہ شریف کا دہی کھٹا ہے تو تم یہاں آئے ہی کیوں ہو، یہاں سے چلے جاؤ'' یہ صاحب بیدار ہوئے تو بہت گھبرائے، علماء سے پوچھا کہ کیا کروں۔ کسی نے کہا کہ حضرت امیر حمزہؓ کے مزار پر جا کر دعا کرو، ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے حال پر رحم کرے۔ چنانچہ یہ صاحب حضرت حمزہؓ کے مزار پر گئے، اور رو رو کر اللہ تعالیٰ سے دعائیں کیں، رات کو حضرت حمزہؓ خواب میں تشریف لائے اور فرمایا ''مدینہ منورہ سے چلے جاؤ ورنہ ایمان کا خطرہ ہے''۔ یہ واقعہ سنا کر حضرت مدنیؒ نے فرمایا کہ مدینہ منورہ کی چیزوں میں ہرگز عیب نہ نکالنا چاہیئے بلکہ وہاں کی مصیبت کو راحت سمجھنا چاہیئے۔

(۶) ختم بخاری شریف کے موقع پر ارشاد فرمایا کہ اصلاح نفس کیلئے اشتغال بالحدیث سب سے اقرب ذریعہ ہے اس کے بعد شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کا ارشاد نقل فرمایا

'' میں نے نبی ﷺ کے مزار مقدس پر حاضر ہو کر مشاہدہ کیا کہ جو لوگ اشتغال بالحدیث رکھنے والے ہیں ان کے قلب اور آنحضرت ﷺ کے قلب مبارک تک نورانی دھاگوں کا سلسلہ جاری ہے''

(۷) حضرت مدنی نے دار العلوم کے چمن میں کیکر کا درخت لگوایا، لوگوں کو خیال ہوا کہ اس

toobaa-elibrary.blogspot.com

درخت سے کیا فائدہ، نہ اس میں پھول نہ اس میں پھل۔ نہ اس سے خوشنمائی نہ ہی زینت چمن، پھر اسے کیوں لگوایا، تحقیق سے پتہ چلا کہ نبی ﷺ نے کیکر کے درخت کے نیچے بیٹھ کر بیعت رضوان لی تھی۔ یہ درخت اس کی یادگار ہے۔(الجمیعۃ شیخ الاسلام نمبر:۵۲، عشق رسول ﷺ : ۱۱۱)

حضرت شاہ عبدالقادر رائے پوریؒ کا عشق رسول ﷺ

(۱) آپ کا معمول تھا کہ مدینہ منورہ جاتے ہوئے آخری منزل پر لوگوں سے کہہ دیتے کہ جہاں سے روضۂ انور نظر آئے مجھے بتا دینا وہاں سے آگے پیدل چلتے رفقاء کو تاکید ہوتی کہ درود شریف پڑھیں اور خاموش رہیں اور ادب واحترام کے ساتھ حاضری دیں۔

(۲) آپ کبھی کبھی ذوق محبت کو بڑھانے کے لیے کسی مخلص خادم سے نعتیہ کلام بھی سنتے، آپ کو خواجہ نظام الدین اولیاء کے درج ذیل اشعار بہت پسند ہیں۔

صباء بسوئے مدینہ روکن از دعا گوسلام برخواں
بگرو شاہ مدینہ گرد ربصد تضرع پیام برخواں

(اے صبح کی تازہ ہوا مدینہ کی طرف چلنا شروع کر اور اس کے رہنے والوں کو سلام کہہ اور شاہ مدینہ کے گھر عاجزی وتضرع سے میرا پیام سنا)

دلم زندہ شیر ازوصال محمد ﷺ
جہاں روشن است از جمال محمد ﷺ

(میرا دل محمد ﷺ کے وصال سے زندہ ہوگیا ہے اور جہاں محمد ﷺ کے جمال سے منور ہوگیا ہے۔)

مرض وفات میں مدینہ طیبہ کا ذکر سن کر بے اختیار رقت طاری ہوجاتی، بعض اوقات تو بلند آواز سے رونے لگ جاتے، حضرت مولانا محمد صاحب عمرہ کے لئے روانہ ہو رہے تھے،

toobaa-elibrary.blogspot.com

حضرت سے ملنے آئے تو مدینہ طیبہ کا ذکر ہوا، حضرت دھاڑیں مار مار کر روئے۔ مولانا محمد فرماتے ہیں کہ میں نے کبھی حضرت اقدس کو اس بلند آواز سے روتے ہوئے نہیں دیکھا تھا۔ بابو عبدالعزیز آئے تو ان سے فرمایا دیکھو یہ مدینے جا رہے ہیں یہ کہہ کر چیخیں نکل گئیں۔

حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ کا عشق رسول ﷺ

آپ سکھ گھرانے کے چشم و چراغ تھے، اسلام قبول کر کے دارالعلوم دیوبند سے سند فراغت حاصل کی، تحریک آزادی میں پابند سلاسل بھی رہے۔ بالآخر ہجرت کر کے لاہور آئے، اور شیرانوالہ باغ کی مسجد میں درس قرآن دینا شروع کیا۔ آپ کے درس قرآن کی شہرت دور دور تک پھیلی، بعض مبتدرین نے آپ کو گستاخ رسول ﷺ کہنا شروع کیا، اور حسد کی وجہ سے مشہور نشانہ باز بابو رحمت اللہ کو تیار کیا کہ حضرت رات کو اکیلے مسجد سے مکان کو جاتے ہیں، اس وقت انہیں شہید کر دیا جائے، بابو رحمت اللہ صبح کے وقت آپ کے درس میں اس نیت سے آئے کہ میں شکل اچھی طرح دیکھ لوں، تاکہ رات کو پہچاننے میں مغالطہ نہ ہو۔ قدرتاً حضرت لاہوری اس وقت نبی ﷺ کی شان بیان کر رہے تھے۔ انداز ایسا انوکھا اور عاشقانہ تھا کہ وہ حضرت کے گرویدہ ہو گئے۔ اپنے ارادے سے توبہ کی اور جا کر مبتدرین سے کہا کہ میں نے ان سے نبی ﷺ کی وہ تعریف سنی ہے جو پہلے کبھی نہیں سنی، تم اسے شہید کرنا چاہتے ہو۔ مبتدرین کے سر شیطان سوار تھا۔ وہ نہ مانے۔ تو بابو عبدالعزیز نے کہا جو حضرت کو شہید کرے گا وہ پہلے میرا سر اتارے گا پھر ان تک پہنچے گا۔ بارگاہ رسالت میں آپ کے لگاؤ کو علامہ انور صابری نے اپنے شعر میں خوب ادا کیا ہے۔ (عشق رسول ﷺ : ۱۱۳)

تو رہا لاہور میں اور دل مدینے میں ہے
بن کے اک موتی محمد ﷺ کے خزینے میں رہا

toobaa-elibrary.blogspot.com

حضرت امیر شریعت مولانا عطاء اللہ بخاریؒ کا عشق رسول

۱۹۲۷ء میں جب لاہور ہائی کورٹ نے توہین رسالت سے لبریز کتاب کے ناشر راج پال کو چھوڑ دیا تو مسلمانوں میں بے چینی کی لہر پھیل گئی۔ تحفظ ناموس رسالت کی تحریک شروع ہوئی۔ امیر شریعت نے ایک جلسے میں مسلمانوں کو برانگیختہ کرنے کے لئے فرمایا۔

اے مسلمانان لاہور! آج رسول اللہ ﷺ کی آبرو شہر کے ہر دروازے پر دستک دے رہی ہے آک ناموس محمدی ﷺ کی حفاظت کا سوال درپیش ہے۔ یہ سانحہ سقوط بغداد سے زیادہ غمناک ہے۔ زوال بغداد سے اک سلطنت پارہ پارہ ہوگئی تھی۔ مگر توہین رسالت ﷺ کے سانحہ سے آسمانوں کی بادشاہت متزلزل ہو رہی ہے، آج انسانیت کو عزت بخشنے والے کی اپنی عزت خطرے میں ہے۔ آج ام المومنین عائشہ صدیقہؓ اور خدیجۃ الکبریٰؓ مسلمانوں کے دروازے پر کھڑی کہہ رہی ہے کہ ہم تمہاری مائیں ہیں۔ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ کفار نے ہمیں گالیاں دی ہیں۔ ارے دیکھو تو ام المومنین عائشہ صدیقہؓ دروازے پر تو کھڑی نہیں۔ (یہ سن کر حاضرین میں کہرام مچ گیا، اور لوگ دھاڑیں مار مار کر رونے لگے)

مسلمانوں تمہاری محبت کا تو یہ عالم ہے کہ عام حالتوں میں کٹ مرتے ہو، کیا تمہیں معلوم نہیں کہ آج سبز گنبد میں رسول اللہ ﷺ تڑپ رہے ہیں آج امہات المومنین تم سے اپنے حق کا مطالبہ کر رہی ہیں۔ آج اگر تم ان کے ناموں کی خاطر جانیں دے دو تو کچھ کم فخر کی بات نہیں۔ یاد رکھو یہ موت آئے گی پیام حیات لائے گی۔ مشہور ادیب ڈاکٹر سید عبداللہ لکھتے ہیں اس روش پانی اور آگ یعنی سرد آہوں اور آنسوؤں کے ملاپ سے ان کی تقدیر ڈھل رہی تھی، اس تقریر کا یہ اثر ہوا کہ اس ایک رات میں ہزاروں مسلمانوں نے ناموس رسالت کے تحفظ کی قسمیں کھائیں، پردہ نشین خواتین نے اپنے بچے امیر شریعت کے قدموں میں ڈال دیے، کہ ان کو رسول

toobaa-elibrary.blogspot.com

اللہ ﷺ کے ناموس پر قربان کر دو۔ اسی تقریر سے متاثر ہو کر غازی علم الدین شہید نے راج پال کو جہنم رسید کیا۔ اور تختہ دار پر لٹک کر گوہر مقصود پا لیا۔ حضرت امیر شریعت کے چند خطابت پارے ملاحظہ فرمائیے۔

ختم نبوت کی حفاظت میرا جزو ایمان ہے، جو شخص اس چادر کو چوری کرنے کی جرأت کرے گا، میں اس کے گریبان کی دھجیاں اڑا دوں گا، میں حضرت محمد ﷺ کے سوا کسی کا نہیں، نہ اپنا نہ پرائے کا، میں ان ہی کا ہوں وہ میرے ہیں۔ جس کے حسن و جمال کو خود رب کعبہ نے قسمیں کھا کھا کے آراستہ کیا ہو، میں ان کے حسن و جمال پر نہ مرمٹوں تو لعنت ہے مجھ پر۔ آج محمد عربی ﷺ کی آبرو پر ذلیل اور کمینے قسم کے انسان حملہ آور ہیں، یاد رکھو محمد ﷺ ہیں تو خدا ہے، محمد ﷺ ہیں تو قرآن ہے محمد ﷺ ہیں تو دین ہے۔ محمد ﷺ نہیں تو کچھ بھی نہیں۔ میری گردن تو آج بھی ناموس مصطفیٰ کی خاطر پھانسی لگنے کو تڑپتی ہے۔ میں تمام مسلمانوں سے مخاطب ہوں کہ تم نبی علیہ السلام کی آبرو کی حفاظت کرو تو میں تمہارے کتے بھی پالنے کو تیار ہوں۔ اسی وجہ سے علامہ اقبال نے کہا تھا شاہ جی اسلام کی چلتی پھرتی تلوار ہیں۔ آپ کی عشق و رسالت میں ڈوبی ہوئی خطابت سے متاثر ہو کر مولانا ظفر علی مرحوم نے کہا تھا۔

کانوں میں گونجتے ہیں بخاری کے زمزمے
بلبل چہک رہا ہے ریاض رسول ﷺ میں

(عشق رسول ﷺ : ۱۱۵)

toobaa-elibrary.blogspot.com

باب ۱۲

شعراء میں عشق رسول ﷺ

شعراء میں عشق رسول ﷺ

نبی ﷺ کا فرمان ہے۔**ان من الشعر لحکمة و ان من البیان لسحرا**

بعض لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے شعر کہنے کا ملکہ عطا کیا ہوتا ہے، ان کے الفاظ کی بندش میں ایسی بے ساختی اور کشش ہوتی ہے کہ جی چاہتا ہے کہ اس شعر کو بار بار پڑھ کر قند مکرر کے مزے لیے جائیں جس طرح بچے چیونگم وغیرہ منہ میں ڈال کر ایک ایک گھنٹہ تک چباتے رہتے ہیں۔اور اس چبانے میں انہیں لذت ملتی ہے، اسی طرح بعض اشعار دل پر اس طرح اثر پذیر ہوتے ہیں کہ بندے کو تڑپا کر رکھ دیتے ہیں، یہ بھی حقیقت ہے کہ آج کے دور میں نفس و شیطان نے خواہشات کو اس قدر غالب کر دیا ہے کہ ہر آنکھ ظاہری شکل و صورت کو دیکھتی ہے، اور حسن ظاہری پر قربان ہوتی ہے، نوجوان شعراء کو غزلیات سے ہی فرصت نہیں ملتی وہ ہر وقت کسی تصوراتی مجازی محبوب کے حسن کی تعریفیں کرتے رہتے ہیں، علامہ اقبال کو اسلئے کہنا پڑا۔۔

ہند کے شاعر و صورت گر و افسانہ نویس ...... آہ بیچاروں کے اعصاب پہ عورت ہے سوار

تاہم پانچ انگلیاں برابر نہیں ہوتیں۔آج بھی بہت سے لوگ ایسے ہیں جو عشق الٰہی اور عشق رسول ﷺ میں مغلوب ہو کر اتنے اچھے اشعار لکھتے ہیں کہ طبیعت میں سوز پیدا ہو جاتا ہے۔ یہ لوگ حسان بن ثابتؓ کے روحانی وارث ہوتے ہیں، اور یہ نعمت رہتی دنیا تک سینوں میں منتقل ہوتی رہے گی۔ درج ذیل میں چند حضرات کا نعتیہ کلام پیش خدمت ہے تاکہ قارئین پڑھیں اور اپنی زندگی اور تنہائیوں کی گھڑیوں کو ان اشعار سے قیمتی بنائیں۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

نعت

مرزا مظہر جان جاناں رحمۃ اللہ علیہ

خدا درانتظار حمد ما نیست ...... محمد چشم برراہ ثناء نیست

ترجمہ : ''نہ خدا تعالیٰ ہماری حمد کے منتظر ہیں نہ ہی حضرت محمد ﷺ تعریف کے متمنی ہیں''

خدا مداح آفرین مصطفیٰ بس ...... محمد ﷺ حامد حمد خدا بس

ترجمہ : ''حضرت محمد ﷺ کی مدح سرائی کے لئے خدا تعالیٰ کافی ہیں اور خدا تعالیٰ کی حمد بیان کرنے کے لئے محمد ﷺ حمد خواں کافی ہیں''

مناجاتے اگر باید بیاں کرد ...... بہ بیتے ہم قناعت میتوان کرد

ترجمہ : ''اگر کچھ مناجات بیان کی جائیں تو اس ایک شعر پر قناعت کرنی چاہیے''

محمد از تو میخواہم خدا را ...... خدایا از تو عشق مصطفیٰ را

ترجمہ : ''اے محمد ﷺ میں آپ سے خدا (کی معرفت) کا طالب ہوں اور اے خدا میں آپ سے عشق مصطفیٰ کا طالب ہوں''

وگرلب وامکن مظہر فضولیست ...... سخن از حاجت افزوں تر فضولیست

ترجمہ : ''اے مظہر اس کے علاوہ لب کشائی مت کر کہ یہ فضول ہے اور ضرورت سے زیادہ بات فضول ہوتی ہے''

toobaa-elibrary.blogspot.com

نعت

حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ

کاش مسکن مرا صحرائے مدینہ ہووے ❁ سبز و شاداب گلستان تمنا ہووے
دام میں جیسے کوئی مرغ تڑپتا ہو وے ❁ ہند میں گرم تپش یوں دل مضطر ہے مدام
زہے قسمت جو سفر سوئے مدینہ ہووے ❁ مجھ کو بھی روضۂ اقدس کی زیارت ہو نصیب
شوق میں پھر تو مرا اور ہی نقشا ہووے ❁ جب کہیں قافلے والے کہ مدینہ کو چلے
چاہے مرض سے بیتاب میرا دم گھٹتا ہووے ❁ ننگے پاؤں وہیں ہو جاؤں میں اٹھ کر ہمراہ
جیسے جنگل میں بگولا کوئی اڑتا ہووے ❁ یوں چلوں خاک اڑاتا ہوا صحرا صحرا
خاک جو اڑ کے پڑے آنکھوں میں سرما ہووے ❁ کانٹے تلووں میں چبھیں برگ گل تر سمجھوں
حال جیسے کسی ناچیز گدا کا ہووے ❁ ایسی صورت سے در شاہ عرب پر پہنچوں
اک تہ بند پھٹا سا کوئی کرتا ہووے ❁ گرد آلود بدن خاک ملے چہرہ پر
فکر سوزن ہو نہ کچھ شانہ کا سودا ہووے ❁ خار پاؤں میں چبھے بال ہوں سر کے بکھرے
خدمت شاہ میں جیسے کوئی بردہ ہووے ❁ باندھ کر ہاتھ کروں عرض بصد عجز و نیاز
وصل کا آج اشارہ شۂ والا ہووے ❁ یہ غلام آپ کا حاضر ہے قدم بوسی کو
خود در حجرہ والائے نبی ﷺ وا ہووے ❁ مری بیتابی و مسکینی پر رحم آئے ضرور
دھیان کس کو اس فانی جہاں کا ہووے ❁ دوڑ کر سر قدم پاک پہ رکھ دوں اپنا
خاک پا آپ ﷺ کی ان آنکھوں کا سرما ہووے ❁ کبھی چوموں کبھی آنکھوں سے لگاؤں وہ قدم
جز تہی دستی جو کچھ اور نہ تحفہ ہووے ❁ ہر اشک نثار قدم پاک کروں
جلوۂ طور بھی آنکھوں میں تماشا ہووے ❁ اور جب روئے مبارک کی تجلی کو دیکھوں

toobaa-elibrary.blogspot.com

سن کے اس شوق کو کہتے ہیں ملائک بھی غریب ❁ فضل حق سے تری حاصل یہ تمنا ہووے

نعت

حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ

خدا کے طالب دیدار حضرت مصطفیٰ ❁ تمہارا لیجئے خدا آپ طالب دیدار

کہاں بلندیٔ طور اور کہاں تیری معراج ❁ کہیں ہوئے ہیں زمین آسمان بھی ہموار

جمال کو ترے کب پہنچے حسن یوسفؑ کا ❁ وہ دل ربائے زلیخا تو شاہد ستار

رہا جمال پہ تیرے حجاب بشریت ❁ نہ جانا کون ہے کچھ بھی کسی نے جز ستار

سما سکے تری خلوت میں کب نبی و ملک ❁ خدا غیور تو اس کا حبیب اور اغیار

نہ بن پڑا وہ جمال آپ کا سا اک شب بھی ❁ قمر نے گو کہ کروڑوں کئے چڑھاؤ اتار

خوشا نصیب یہ نسبت کہاں نصیب مرے ❁ تو جس قدر ہے بھلا، میں برا اسی مقدار

نہ پہنچیں گنتی میں ہرگز تیرے کمالوں کو ❁ مرے بھی عیب شئہ دو سراشئہ ابرار

عجب نہیں تیری خاطر سے تری امت کے ❁ گناہ ہوویں قیامت کو طاعتوں میں شمار

بکیں گے آپ کی امت کے جرم ایسے گراں ❁ کہ لاکھوں مغفرتیں کم سے کم پہ ہوگی نثار

ترے بھروسے پہ رکھتا ہے غرۂ طاعت ❁ گناہ قاسم برگشتہء بخت بد اطوار

تمہارے حرف شفاعت پہ عفو ہے عاشق ❁ اگر گناہ کو ہے خوف، غصہ قہار

یہ سن کے آپ شفیع گنہگاراں ہیں ❁ کئے ہیں میں نے اکٹھے گناہ کے انبار

ترے لحاظ سے اتنی تو ہوگئی تخفیف ❁ بشر گناہ کریں اور ملائک استغفار

برا ہوں، بد ہوں، گنہگار ہوں، پہ تیرا ہوں ❁ ترا کہیں ہیں مجھے گو کہ ہوں میں نا ہنجار

toobaa-elibrary.blogspot.com

نعت

علامہ سید سلیمان ندویؒ

آدم کے لئے فخر یہ عالی نسبی ہے ❁ مکی مدنی ہاشمی گو مطلبی ہے
پاکیزہ ترا عرش و سما، جنت فردوس ❁ آرام گہ پاک رسول عربی ہے
آہستہ قدم، نیچی نگہ، پست صدا ہو ❁ خوابیدہ یہاں روح رسول عربی ہے
اے زائر بیت نبوی یاد رہے یہ ❁ بے قاعدہ یاں جنبش لب بے ادبی ہے
کیا شان ہے اللہ رے محبوب نبی کی ❁ محبوب خدا ہے وہ جو محبوب نبی ہے
بجھ جائے تیرے چھینٹوں سے اے ابر کرم آج ❁ جو آگ میرے سینے میں مدت سے لگی ہے

نعت

قطب العارفین حضرت مولانا سید بدر عالم میرٹھی مہاجر مدنی رحمۃ اللہ علیہ

ہر جلوہ پر ضیا رخ انور کا نور ہے ❁ شانوں میں کیا بلند یہ شان حضور ہے
جو جلوہ ہے وہ رشک تماشائے طور ہے ❁ واللہ کیا بلند یہ شان حضور ہے
مکہ کے تاجدار ، مدینہ کے حکمراں ❁ عالم کے رہنما ہیں یہ شان حضور ہے
بے چین دل کا چین ہیں آنکھوں کا نور ہیں ❁ منزل ہے عاشقوں کی یہ شان حضور ہے
عفو و کرم کا ابر ہیں بخشش کی ہیں گھٹا ❁ بارش ہیں رحمتوں کی یہ شان حضور ہے
بحر سخا ہیں اور سمندر ہیں جود کا ❁ لطف و کرم کی موج یہ شان حضور ہے
شافع ہیں روز حشر کے سب کے ہیں پیشوا ❁ محبوب کبریا ہیں یہ شان حضور ہے
مرکز ہیں دائرہ کے وہ یکتائے روزگار ❁ بے مثل و بے نظیر یہ شان حضور ہے

toobaa-elibrary.blogspot.com

مخزن ہیں حکمتوں کے، ہدایت کے آفتاب ❁ خاتم ہیں انبیاء کے یہ شان حضور ہے
ضرب المثل ہیں حلم میں کوہ وقار ہیں ❁ نسانیت کے تاج یہ شان حضور ہے
بارعب بھی کمال کے اس پر وہ مہربان ❁ سب ہیں گھلے ملے ہیں یہ شان حضور ہے
وعدہ کے کیسے پکے صدق و امین بھی ❁ خلاق کیا شگفتہ یہ شان حضور ہے
حسن واداء غضب کے ہیں تو مجھ سے کچھ نہ پوچھ ❁ شمس و قمر ہیں ماند یہ شان حضور ہے
خود نازنین ہیں اس پہ جفائیں جہاں کی ❁ کس شوق سے اٹھائیں یہ شان حضور ہے
سب پہ حریص اور رؤف و رحیم ہیں ❁ سب میں عزیز تر ہیں یہ شان حضور ہے
منشاء ہیں خلق و امر کا مبدأ ہیں منتہا ❁ منبع وجود کا ہیں یہ شان حضور ہے
حاصل ہیں زندگی کا اک ان کا وجود پاک ❁ جیسے ثمر شجر کا یہ شان حضور ہے
اس شاہ کملی والے پہ جانیں ہوں سب نثار ❁ ہر بار صد ہزار یہ شان حضور ہے

نعت

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ

پھر پیش نظر گنبد خضرا ہے حرم ہے ❁ پھر نام خدا روضۂ جنت میں قدم ہے
پھر شکر خدا سامنے محراب نبی ہے ❁ پھر سر ہے مرا اور ترا نقش قدم ہے
محراب نبی ہے کہ کوئی طور تجلی ❁ دل شوق سے لبریز ہے اور آنکھ بھی نم ہے
پھر منت دربان کا اعزاز ملا ہے ❁ اب ڈر ہے کسی کا نہ کسی چیز کا غم ہے
پھر بارگہ سید کونین میں پہنچا ❁ یہ ان کا کرم، ان کا کرم، ان کا کرم ہے
یہ ذرۂ نا چیز ہے خرشید بد اماں ❁ دیکھ ان کے غلاموں کا بھی کیا جادہ چشم ہے

toobaa-elibrary.blogspot.com

ہر موئے بدن بھی جو زباں بن کہ کرے شکر ❁ کم ہے بخدا ان کی عنایات سے کم ہے
وہ رحمت عالم ہیں شاہ اسود و احمر ❁ وہ سید کونین ہے، آقائے امم ہے
وہ الم توحید کا مظہر ہے کہ جس میں ❁ مشرق ہے نہ مغرب ہے نہ عجم ہے
دل نعت رسول عربی کہنے کو بے چین ❁ عالم ہے تحیر کا ، زباں ہے نہ قلم ہے

نعت

حضرت اقدس مولانا مفتی محمود حسن صاحب گنگوہیؒ مفتی اعظم الہند مرشدی ومولائی،

بڑھاپا ہے چلا ہوں سوئے یثرب ❁ لرزتا، لڑکھڑاتا، سر جھکائے
گناہوں کا ہے سر پر بوجھ بھاری ❁ پریشاں ہوں اسے اب کون اٹھائے
کبھی آیا جو آنکھوں میں اندھیرا ❁ تو چکرا کر قدم بھی ڈگمگائے
کبھی لاٹھی، کبھی دیوار پکڑی ❁ کبھی پھر بھی قدم جمنے نہ پائے
نہ بیٹا ہے نہ پوتا ہے نہ بھائی! ❁ کوئی گھر کا نہیں جو ساتھ جائے
نہیں کچھ آرزو اب واپسی کی ❁ وہیں رکھے خدا واپس نہ لائے
مگر چلتا رہوں گا دھیرے دھیرے ❁ دیا والا میری نیا لکھائے
وہاں جا کر کہوں گا گڑ گڑا کر ❁ سلام اس پر جو گرتوں کو اٹھائے
سلام اس پر جو سوتوں کو جگائے ❁ سلام اس پر جو روتوں کو ہنسائے
سلام اس پر جو اجڑوں کو بسائے ❁ سلام اس پر جو بچھڑوں کو ملائے
سلام اس پر جو بھوکوں کو کھلائے ❁ سلام س پر جو پیاسوں کو پلائے

[حیات محمود]

toobaa-elibrary.blogspot.com

نعت

حضرت خواجہ عزیز الحسن صاحب مجذوبؒ

گھٹا اٹھی ہے تو بھی کھول زلف عنبریں ساقی!
تیرے ہوتے فلک سے کیوں ہو شرمندہ زمیں ساقی!

یہ کس بھٹی کی دی تو نے شراب آتشیں ساقی!
کہ پیتے ہی رگوں میں بجلیاں بھر گئیں ساقی!

یہیں سے پاؤں گا ہر نعمت دنیا و دیں ساقی!
کہیں کیوں جاؤں تیرے مے کدہ میں کیا نہیں ساقی!

جو تر ادامن ہے تیرا، پاک دامنوں سے بہتر ہے
گریباں چاک ہے، اشکوں سے تر ہے آستیں ساقی!

نہ چھیڑ اے محتسب میں ہوں مئے وحدت کا متوالا
میں وہ مئے خوار ہوں جس کے ہیں خاتم المرسلین ساقی!

سلامت تیرا میخانہ، سلامت تیرے مستانے
رہے گا رنگ عالم میں یہی تا یوم دیں ساقی!

عجب مشرب ہے تیرا، تجھکو اے مجذوب کیا سمجھے
کہیں پیر مغاں تو ہے، کہیں میکش، کہیں ساقی!

toobaa-elibrary.blogspot.com

نعت

حضرت شاہ نفیس الحسینی مدظلہ

اے رسول امیں، خاتم المرسلیں! ❁ تجھ سا کوئی نہیں تجھ سا کوئی نہیں
ہے عقیدہ یہ اپنا بصدق و یقیں ❁ تجھ سا کوئی نہیں تجھ سا کوئی نہیں
اے براہیمی و ہاشمی خوش لقب ❁ اے تو عالی نسب اے تو والا حسیب
دود مانے قریشی کے در ثمیں ❁ تجھ سا کوئی نہیں تجھ سا کوئی نہیں
دست قدرت نے ایسا بنایا تجھے ❁ جملہ اوصاف سے خود سجایا تجھے
اے ازل کے حسیں اے ابد کے حسیں　تجھ سا کوئی نہیں تجھ سا کوئی نہیں
بزم کونین پہلے سجائی گئی　پھر تری ذات منظر پہ لائی گئی
سید الاولیں سید الاخریں　تجھ سا کوئی نہیں تجھ سا کوئی نہیں
ترا سکہ رواں کل جہاں میں ہو!　اس زمیں میں ہو ا آسماں میں ہو!
کیا عرب کیا عجم سب ہیں زیرنگیں　تجھ سا کوئی نہیں تجھ سا کوئی نہیں
تیرے انداز میں وسعتیں فرش کی　تیری پرواز میں رفعتیں عرش کی
تیرے انفاس میں خلد کی یاسمیں　تجھ سا کوئی نہیں تجھ سا کوئی نہیں
سدرۃ المنتہی رہ گزر میں تیری　قاب قوسین گرد، سفر میں تیری
تو ہے حق کے قریب حق ہے تیرے قریں　تجھ سا کوئی نہیں تجھ سا کوئی نہیں
کہکشاں ضو ترے سرمدیں تاج کی　زلف تاباں حسیں رات معراج کی

toobaa-elibrary.blogspot.com

لیلۃ القدر تیری منور جبیں
تجھ سا کوئی نہیں تجھ سا کوئی نہیں
مصطفیٰ مجتبیٰ تیری مدح و ثنا
میرے بس میں نہیں دسترس میں نہیں
دل کو ہمت نہیں لب کو یارا نہیں
تجھ سا کوئی نہیں تجھ سا کوئی نہیں
کوئی بتلائے کیسے سراپا لکھوں
کوئی ہے وہ کہ میں جس کو تجھ سا کہوں
توبہ توبہ نہیں کوئی تجھ سا نہیں
تجھ سا کوئی نہیں تجھ سا کوئی نہیں
چار یاروں کی شان جلی ہیں بھلی
ہیں یہ صدیقؓ، فاروق، عثمان، علیؓ
شاہد عدل ہیں یہ تیرے جانشیں
تجھ سا کوئی نہیں تجھ سا کوئی نہیں
اے سراپا نفیس انفس دو جہاں
سرور دلبراں دلبر عاشقاں
ڈھونڈتی ہے تجھے میری جان حزیں
تجھ سا کوئی نہیں تجھ سا کوئی نہیں

(عشق رسول ﷺ: ۱۲۶)

toobaa-elibrary.blogspot.com

باب ﴿۱۳﴾

اتباع سنت کی اہمیت پر حکیم سعید شہیدؒ کا اہم مضمون

ہدایت صرف اتباع سنت میں ہے

(یہ مضمون حکیم سعید شہیدؒ کا ہے جو کچھ ترمیم اور عنوانات کے اضافہ کے ساتھ پیش خدمت ہے)

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وما ارسلنا من رسول الا لیطاع باذن اللہ

یعنی انبیاء کرام علیہ السلام کی بعثت کا مقصد ہی یہی ہے کہ انکی اطاعت و پیروی کی جائے۔

اگر کوئی شخص رسول ﷺ کی اطاعت کے بغیر براہ راست اللہ تعالیٰ سے اپنا تعلق قائم کرنا چاہے تو اسلامی نقطۂ نظر سے وہ راہ راست پر نہیں ہے۔

اسی طرح حضرت خاتم النبیین ﷺ کے بعد ہدایت صرف آپ کی پیروی اور اطاعت کا نام ہے۔

اگر کوئی شخص حضور ﷺ کے علاوہ کوئی دوسرا رستہ تلاش کرے یا دوسرے دین کی پیروی کرے تو وہ اللہ کی نگاہ میں مقبول نہیں ہے۔

اس لئے کہ اللہ نے قرآن حکیم میں بار بار اس بات کی تاکید فرمائی ہے کہ اللہ کی اطاعت کرو، اور رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کرو۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی اطاعت قابل قبول ہو ہی نہیں سکتی اگر اس کے محبوب بندے اور نبی حضرت محمد ﷺ کی اطاعت نہ کی جائے۔ (مثالی نوجوان، ۶۳، ۶۴)

آپ ﷺ کی اطاعت ہر مسلمان پر فرض ہے

یہ بات ویسے بھی عقل کے مطابق ہے کہ اسلامی شریعت انسانوں تک رسول اللہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

ﷺ کے وسیلہ سے ہی پہنچتی ہے، اور قرآن حکیم اللہ تعالیٰ کا کلام ہے یہ بات بھی حضور ﷺ نے ہی ہمیں بتائی ہے۔

اگر حضور ﷺ تشریف نہ لاتے تو ہمیں نہ اللہ کی وحدانیت کا علم ہوتا نہ اس کے احکام کی خبر ہوتی، اس کے علاوہ اللہ کے رسول ﷺ کی حیثیت محض پیغام رساں کی نہ تھی بلکہ حضرت محمد ﷺ انسانوں کے ہادی اور رہبر تھے اور آپ ﷺ کے ہر قول اور ہر فعل کی اتباع در حقیقت اللہ کے حکم کا اتباع ہے۔ چنانچہ ایک مقام پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ

رسول اللہ ﷺ جو ہدایت تمہیں دیں قبول کرو، ان پر عمل کرو، اور جن باتوں سے منع کریں ان سے رک جاؤ۔ (سورۃ الحشر آیت:۷)

سورۂ نجم میں اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کے بارے میں فرمایا وہ اپنی مرضی سے کوئی بات نہیں کہتے بلکہ صرف وہی کہتے ہیں جو اللہ تعالیٰ وحی کرتا ہے، (سورۂ نجم آیت :۴۳)

اس کا مطلب یہ ہے کہ قول رسول ﷺ درحقیقت اللہ کا فرمان ہے اور رسول ﷺ کا حکم اللہ کا حکم ہے، اسلئے آپ ﷺ کی اطاعت مسلمان پر فرض ہے۔

اسی بات کو ایک مقام پر اللہ تعالیٰ نے نہایت واضح الفاظ میں یوں فرمایا: جس نے رسول ﷺ کی اطاعت کی تو اس نے اللہ کی اطاعت کی۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی اطاعت میں اللہ کی اطاعت ہے، رسول اللہ ﷺ کی نافرمانی اللہ کی نافرمانی ہے، چنانچہ فرمایا، اور جس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی تو وہ یقینی گمراہی کا مرتکب ہوا۔ (سورۂ احزاب :آیت:۳۶)

اس کی ایک مثال یہ ہے کہ جیسے کسی حکومت کے کارندے کی جو حکومت کی جانب سے متعین ہو، نافرمانی یا عدول حکمی خود حکومت سے سرتابی خیال کی جاتی ہے، یہ مشابہت اگرچہ ناقص

toobaa-elibrary.blogspot.com

اور نامکمل ہے لیکن اس سے یہ بات سمجھ میں آجاتی ہے کہ اگر کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کی نافرمانی کرتا ہے تو وہ اللہ کی نافرمانی کا مجرم ہے۔ اسلئے کہ رسول اللہ ﷺ کی اطاعت اللہ ہی کے حکم سے کی جارہی ہے، اس سلسلہ میں ہمارے سامنے ابلیس کی مثال موجود ہے۔

اسے اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے کا حکم دیا تھا، تو اس نے یہ کہکر انکار کردیا کہ میں آگ سے پیدا کیا گیا ہوں اور آدم مٹی سے پیدا کیئے گئے ہیں اسلئے مجھے آدم پر ترجیح حاصل ہے، حالانکہ بات معمولی تھی، سوال یہ نہیں تھا کہ کس کو کس پر فضیلت ہے، سوال صرف اللہ کی اطاعت کا تھا۔

اس نے آدم کو سجدہ کرنے سے انکار کرکے اللہ کی نافرمانی کی اور راندۂ درگاہ ہوگیا، ٹھیک اسی طرح اللہ تعالیٰ نے خود حکم دیا کہ میرے رسول ﷺ کی اطاعت کرو، اسلئے کہ آپ ﷺ کی اطاعت ہی فی الاصل ہماری اطاعت ہے، تو اب وہ شخص یقینی طور پر سنگین گناہ کا مرتکب ہوگا جو رسول اللہ ﷺ کی اطاعت نہ کرے، یا اطاعت میں خوشدلی نہ محسوس کرے، اللہ کی محبت بھی رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کے بغیر حاصل نہیں ہوسکتی۔ اسلئے کہ اللہ نے رسول ﷺ کی زبان سے یہ کہلوایا ہے کہ اے رسول آپ لوگوں سے کہدیں کہ تم اللہ کی محبت کا دم بھرتے ہو تو میری اتباع کرو۔ (آل عمران: ۳۱) مثالی نوجوان/۶۳)

آپ ﷺ کا اسوۂ حسنہ ہی انسانوں کے لئے تقلید کا نمونہ ہے

آنحضرت ﷺ کا اسوۂ حسنہ ہی انسانوں کے لئے تقلید کا نمونہ ہے، جو شخص اپنے اعمال کو رسول اللہ ﷺ کے قول و فعل سے جتنا زیادہ ہم آہنگ کرے گا وہ اللہ کی نگاہ میں اتنا ہی زیادہ محبوب اور پسندیدہ ہوگا، صحابہ کرامؓ اس حقیقت کو پاگئے تھے، اسلئے جب رسول اللہ ﷺ انہیں کوئی بات سمجھانے کے لئے سوال کے انداز میں کچھ فرماتے تو وہ نہایت ادب کے ساتھ

toobaa-elibrary.blogspot.com

عرض کرتے کہ اللہ کے رسول ﷺ بہتر جانتے ہیں۔

اس طرح حضور ﷺ کی نصیحت کو بغور سنتے اور ایک ایک حرف کو گرہ میں باندھ کر رکھتے، اور اسپر عمل کرنے کی کوشش کرتے، اللہ تعالیٰ کو اپنے محبوب بندے کی اتباع اس حد تک منظور تھی کہ ایک مقام پر فرمایا کہ

اللہ شاہد ہے کہ لوگ اہل ایمان کے زمرے میں شامل نہیں کیے جا سکتے، جب تک وہ اپنے تمام اختلافی معاملات میں رسول اللہ ﷺ کو حکم نہ بنائیں اور پھر جب رسول اللہ ﷺ کا فیصلہ سامنے آجائے تو اسپر عمل کرنے میں کوئی تنگی محسوس نہ کریں، اور بے چوں و چرا اس پر تسلیم خم کریں، یعنی ہر حکم کی اطاعت کریں، اور خوشدلی کے ساتھ اطاعت کریں، رسول اکرم ﷺ کا اسوۂ حسنہ بڑی چیز ہے۔ حدیث اور سیرت اور تاریخ کی کتابوں کے ساتھ ساتھ قرآن حکیم سے بھی واضح ہوتا ہے کہ اس اسوۂ حسنہ کی زیادہ سے زیادہ پیروی ہی اطاعت رسول ﷺ ہے۔ آپ ﷺ کو جو باتیں پسند تھیں وہ ہمیں بھی پسند ہونی چاہئیں۔

آپ ﷺ مسلمانوں کو اخوت کی سختی کے ساتھ تاکید کرتے تھے، اسلئے ہمارا فرض ہے کہ ہر مسلمان کو اپنا بھائی سمجھیں، آپ ﷺ یتیموں کے والی محتاجوں کے داتا، بیواؤں کے سر پرست مسلمانوں کے رہبر حتیٰ کہ کافروں اور مشرکوں کے لئے بھی رحمت ہے۔ اسلئے رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کا معیار ہماری نگاہ میں ان اوصاف کو اپنانا ہے اس سرزمین پر مسلمانوں کے ہادی برحق صرف رسول اللہ ﷺ ہو سکتے ہیں، دوسرا کوئی نہیں۔ (تحریر از حکیم سعید شہیدؒ (مثالی نوجوان :۶۴،۶۵)

نوجوانوں کی خدمت میں

عزیز نوجوان دوستو!

toobaa-elibrary.blogspot.com

آپ نے اتباع سنت کی اہمیت سے متعلق آیات قرآنی احادیث مبارک اورا کابرین امت کے اقوال کا مطالعہ کیا، جس سے بخوبی احسن اندازہ ہو گیا ہوگا کہ اسلام میں اتباع سنت کی کسقدر اہمیت ہے، بلکہ اگر یوں کہا جائے تو بے سود نہ ہوگا کہ اسلام نام ہی اتباع سنت کا ہے۔ اگر اتباع سنت زندگی میں نہیں تو وہ زندگی اسلام سے تہی دامن ہے، ہدایت اوراور علامت، سعادت صرف اتباع سنت ہے۔

یادرکھئے! بحثییت مسلمان کے ہم پر اتباع سنت فرض ہے اس کے بغیر چارہ کار نہیں، رسول اقدس ﷺ کے راستے سے ہٹ کر جو چلنے کی کوشش کرے گا، یقیناً وہ صراط مستقیم سے بہک جائے گا

وہ پہنچ سکا ہے کبھی منزل تک؟ راہ سنت پر نہیں جس کا قدم

آج بدقسمتی سے ہمارا نوجوان طبقہ غیروں کی تقلید میں اندھا دھند دوڑ لگائے چلا جا رہا ہے، جس کا نتیجہ صرف اور صرف یہی آتا ہے کہ وہ بہت جلد تھک ہار کر گر جاتے ہیں، اور منزل مقصود تک پہنچنے کے بجائے قعر تزلزل میں جا گرتے ہیں، ہر نوجوان غیروں کے راستہ پر چل کر اپنا اور اپنے معاشرے کا زبردست نقصان کر رہا ہے، مشکلات ومصائب کم ہونے کے بجائے بڑھتے جا رہے ہیں، اور حقیقت یہ ہے کہ آج کی ہماری تمام مشکلات کا حل اتباع سنت میں شامل ہے، اگر ان دگرگوں حالات میں ہم اتباع سنت سے وابستہ نہ ہوں گے تو نوجوان دوستو ہم ترقی کرنے کے بجائے گہرائیوں میں گرتے چلے جائیں گے۔

چنانچہ اگر ہم اپنی اصلاح چاہتے ہیں اور ترقی کے زینوں کو عبور کرنا چاہتے ہیں اور اگر ہم اپنے معاشرے کے لئے کوئی ایسا کارنامہ سرانجام دینا چاہتے ہیں کہ آنے والی نسلیں ہمیں اچھے لفظوں میں یاد کریں اور ہماری مثال دیں تو سب سے پہلے جذبہ اتباع سنت سے گہرا تعلق

toobaa-elibrary.blogspot.com

جوڑنا پڑے گا۔

آیئے ہم مل کر عہد کریں کہ آئندہ انشاء اللہ ہماری تمام لیل ونہار عین سنت رسول ﷺ کے مطابق صرف ہوں گے، اللہ تعالیٰ ہمیں آپ ﷺ کی تمام سنتوں پر صحیح صحیح عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین (مثالی نوجوان :۷۵،۷۶)

اتباع سنت کے اہتمام پر چار عظیم انعام

جو شخص اتباع سنت کو اپنی حیات کا جزو لا ینفک بنا لیتا ہے تو خداوند قدوس اسے چار انعامات سے نوازتے ہیں۔

(۱) زندگی میں برکت

برکت وہ نعمت خداوندی ہے، جس کا ہر فرد و بشر متلاشی ہے، ہر انسان چاہتا ہے کہ مجھ پر اللہ تعالیٰ برکت کی بارش برسائے۔اور یہ برکت اسے حاصل ہوتی ہے جو اتباع سنت کا خوب خوب اہتمام کرتا ہے اتباع سنت کی وجہ سے اس کے تمام مشکل کام آسان سے آسان تر ہوتے چلے جاتے ہیں، جس کا مشاہدہ عام ہے، درحقیقت اتباع سنت سے سرشار انسان کی زندگی قدم قدم پر برکتیں نفس نفس پر رحمتیں کی مصداق ہو جاتی ہے۔

(۲) دین پر استقامت

اتباع سنت کے اہتمام سے خداوند قدوس دوسرا انعام دین پر استقامت کا عطا فرماتے ہیں، اور یہ انعام وہ ہے جسکی ضرورت ہر مسلمان کو ہے، ارشاد باری تعالی ہے

ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا

صرف ایمان لے آنا اور خدا وند قدوس کو اپنا رب مان لینا کافی نہیں بلکہ حکم ہے استقامت کا کہ پھر استقامت اختیار کرو۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

دنیا میں مصائب و آلام کا آنا ایک لازمی امر ہے خصوصا آج کے اس پر آشوب دور میں جبکہ ہر طرف نئے نئے فتنے سر ابھار رہے ہیں، ہر جانب گھٹا توپ اندھیرا پھیلتا جا رہا ہے ظاہری روشنیوں سے دنیا جگمگا رہی ہے لیکن باطنی روشنیاں ناپید ہیں۔

صبح بھی ایسی نظر آتی ہے گویا شام ہے
روشنی کی دھوم ہے لیکن اندھیرا عام ہے

ایسے دور میں فتنوں سے بچ بچا کر گزر جانا یقیناً سعادت و افتخار مندی کی بین دلیل ہے اور یہ استقامت سے ہی ممکن ہے، اگر یہ انعام خداوندی ہمارے شامل حال نہ ہوں تو ہر دم پھسل جانے کا کھٹکا لگا رہے، چنانچہ اس عظیم انعام خداوندی یعنی استقامت کے حصول کا ذریعہ جذبہ اتباع سنت ہے۔

(۳) نیک لوگوں کی محبت

تیسرا انعام خداوند قدوس کی طرف سے یہ ملتا ہے کہ نیک لوگوں کی محبت نصیب ہوتی ہے، من جانب اللہ نیک لوگوں کے قلوب میں اسکی محبت گھر کر جاتی ہے، نیک لوگوں کی محبت بے شک انتہائی کارآمد اور ذریعۂ نجات ہے، اور نیک لوگوں کی محبت سے دنیا اور دین دونوں سنورتے ہیں، یہ محبت انسان کے لئے فوز و فلاح کے راستے ہموار کرتی ہے۔ (مثالی نوجوان: ۵۸ تا ۶۰)

(۴) اللہ کے دشمنوں پر رعب

چوتھا انعام خداوندی یہ دیا جاتا ہے کہ اتباع سنت کی برکت سے خداوند قدوس اپنے دشمنوں کے قلوب پر اپنے اس بندے کا رعب بٹھا دیتے ہیں، شب و روز ہم دیکھتے ہیں کہ جن کے چہرے پر سنت نبوی ﷺ نمایاں ہوتی ہے انکے چہروں پر ایک عجیب سا نور چمکتا نظر آتا ہے، جبکہ دیگر چہرے اس نور سے ناآشنا نظر آتے ہیں۔

چنانچہ اتباع سنت کی برکت سے اسکا ایسا رعب ہوتا ہے کہ بڑے بڑے طاقت وقوت

toobaa-elibrary.blogspot.com

والوں کی نظریں ان کے چہرے پر نہیں ٹکتی، اللہ تعالیٰ ہمیں اتباع سنت کی دولت سے سرشار فرمائے۔ آمین (مثالی نوجوان : ۵۸تا۶۰)

نوجوان اور جذبۂ اتباع سنت

اتباع سنت کی اہمیت وضرورت

ایک مسلمان کی ہمیشہ ہمیش کی سعادت وکامرانی خداوندقدوس نے اس میں رکھی ہے کہ وہ اپنی تمام حرکات وسکنات میں رسول اقدس ﷺ کی اتباع کرے۔ کاروباری معاملات سے لے کر گھر کے نجی معاملات تک، کھانے پینے سے لیکر اٹھنے بیٹھنے تک غرض ہر کام میں اتباع سنت کی ضرورت ہے، آپ علیہ السلام کی اتباع کے بغیر کسی بھی طرح فوزوفلاح کے کامیاب زینوں تک پہنچناممکن نہیں، ان زینوں تک پہنچنے کا راستہ صرف اور صرف اتباع سنت میں پنہاں ہے۔

سعادت ہے اتباع سنت میں پنہاں ہردم خیال رکھو
خدا سے ڈرتے رہو ہمیشہ نظر میں اس کا جلال رکھو

اتباع سنت کا مطلب یہ ہے کہ اپنے ہر معاملہ کو خداوندقدوس اور اس کے رسول اقدس ﷺ کے سچے فیصلوں یعنی قرآن وسنت کی کسوٹی پر پرکھے، جب پورے وثوق کے ساتھ یہ معلوم ہو جائے کہ اس معاملہ میں قرآن وسنت کا فیصلہ یہ ہے تو اس کے بعد اپنی رائے کا کسی بھی طرح کوئی بھی دخل پیدا نہ کرنا چاہیئے، بلکہ بغیر کسی چوں و چرا کے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے احکام پر سرتسلیم خم کردینا چاہیئے، اسی میں ہماری نجات اور کامیابی ہے۔ (مثالی نوجوان: ۵۳، پہلی فصل)

toobaa-elibrary.blogspot.com

اتباع سنت عین اتباع قرآن ہے

جاننا چاہیئے کہ اتباع سنت درحقیقت اتباع قرآن ہے گویا رسول اقدس ﷺ کی اتباع اوراطاعت خداوندقدوس کی اتباع اوراطاعت ہے،سنت پرعمل کرنا قرآن کریم پرعمل کرنا ہےارشادباری تعالیٰ ہے۔ و اطیعو الله و اطیعوا الرسول اور اللہ کی اطاعت کرو،اوراس کےرسول کی اطاعت کرو،دوسری جگہ ارشادہے من یطع الرسول فقد اطاع الله، (سورۂ نساء)

جس نے رسول کی اطاعت کی،اس نے اللہ کی اطاعت کی،اس کوکسی شاعر نے یوں بیان کیا کہ

ہے محمد ﷺ کی اطاعت بھی اطاعت رب کی
آپ فرمائیں تو امت میں ہے یہ کس کا مقام
ان کے دربار میں جبریل امین آتے تھے
لاتے تھے عرش معظم سے خدا کا پیغام

درحقیقت رسول کی بعثت کا سب سے بڑا مقصد ہوتا ہی یہی ہے کہ معرفت الٰہی کا جو عکس انسان کی زندگی پر پڑنا چاہیئے اسکورسول کی روزمرہ کی زندگی میں مشاہدہ کرادیا جائے،اگر باطن میں معرفت کا نورجلوہ گر ہوتو ظاہر کی ایک ایک چیز میں جونورانیت ہونی چاہیئے پیغمبر کی زندگی اسکا کامل نمونہ ہوتی ہے۔اسی وجہ سے انکی زندگی کی ایک ایک اداکو پیروی کے لئے اسوۂ حسنہ کی حیثیت حاصل ہوتی ہے۔اور جواس اسوۂ حسنہ کی پیروی میں جتنی بھی ترقی کرتا ہے وہ خدا کی محبت اوراسکی محبوبیت میں اتنی ہی ترقی کرتا ہے،اللہ تعالیٰ کی اطاعت قرآن کریم پرعمل کرکے ہی ہوسکتی ہےاوررسول اقدس ﷺ کی اطاعت اتباع سنت اپنا کرہی ممکن ہے،گویا قرآن و

toobaa-elibrary.blogspot.com

سنت لازم وملزوم ہیں۔

دوسرے لفظوں میں یوں سمجھا جا سکتا ہے کہ قرآن علم ہے اور سنت عمل ہے رسول اقدس ﷺ کا سراپا مجسم قرآن ہے، آپ ﷺ کا ہر قدم صراط مستقیم کی طرف لیجاتا ہے، آپ ﷺ کا ہر عمل قرآن کریم کے مطابق ہے چنانچہ سنت پر عمل کر کے ہی قرآن کریم پر عمل کیا جا سکتا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

اور کسی مؤمن یا مؤمنہ کے لئے یہ درست نہیں کہ جب خداوند قدوس اور اسکا رسول ﷺ کسی امر کا حکم دے دیں تو پھر انکو اپنے (اس) امر میں کوئی اختیار باقی رہ جائے۔

(۲) ایک دوسرے مقام پر حکم خداوندی ہے کہ

اے ایمان والو اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو، اور رسول اقدس ﷺ کی اطاعت کرو، اور اپنے میں سے اہل اختیار کی اطاعت کرو، پھر اگر تم میں باہم اختلاف ہو جائے کسی چیز میں تو اسکو اللہ اور اس کے رسول اقدس ﷺ کی طرف لوٹایا کرو۔ اگر تم اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتے ہو تو یہی بہتر ہے اور انجام کے لحاظ سے خوش تر ہے۔ (سورۂ نساء آیت نمبر :۵۹) (مثالی نوجوان:۵۳تا۵۵)

اتباع سنت پر دیگر آیات

آیت نمبر: ۱ (اے رسول ﷺ) آپ کہہ دیجئے کہ اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرنے لگے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا اور بڑا مہربان ہے۔ (آل عمران:۳۱)

آیت نمبر: ۲ اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (اقدس ﷺ) کی اطاعت کرو، تا کہ تم پر رحم کیا جائے، (آل عمران:۳۲)

آیت نمبر: ۳ اور نماز کی پابندی رکھو اور زکوۃ دیتے رہو اور رسول (اقدس ﷺ)

toobaa-elibrary.blogspot.com

کی اطاعت کرتے رہو تا کہ تم پر رحمت کی جائے۔ (سورۂ نور آیت نمبر:۵۶)

آیت نمبر: ۴ اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسول (اقدس ﷺ) کی پوری اطاعت کریگا اللہ تعالیٰ (جنت کے) باغوں میں داخل کرے گا، جنکے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی، ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے، یہ بڑی کامیابی ہے۔ (سورۂ نساء آیت:۳۱)

آیت نمبر: ۵ اور جو کوئی اللہ اور رسول اقدس ﷺ کی اطاعت کرے گا تو ایسے لوگ ان کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ تعالیٰ نے اپنا خاص انعام کیا ہے، یعنی پیغمبر، اولیاء، شہداء اور صالحین ۔اور یہ کیسے اچھے رفیق ہیں۔ (سورۂ صاد : ۶۹)

فائدہ: مندرجہ بالا ارشادات کے مفہوم سے یہ واضح ہوا کہ خداوند قدوس خود رسول اقدس ﷺ سے فرما رہے ہیں کہ اے میرے پیغمبر کہ آپ اعلان کر دیجئے کہ تم اللہ تعالیٰ کی محبت کا دعویٰ کرتے ہو تو میری پیروی کرنا ضروری ہے، اس کے بغیر چارہ کار نہیں، یعنی میری سنت کی اتباع کرنا انتہائی ضروری ہے، اس کے بدلہ میں خداوند قدوس تم سے محبت کرنے لگے گا، تمہارے گناہ معاف کر دے گا، اور تم پر اپنی رحمت کی بارش برسائے گا۔اور آگے فرمایا کہ اگر مکمل اتباع سنت پر کاربند رہو گے تو جنت کے باغوں میں سیر کرتے پھرو گے۔

حضرت جنید بغدادیؒ کا فرمان ہے کہ خداوند قدوس کی طرف پہنچنے کے راستے بے شمار ہیں مگر مخلوق پر تمام راستے بند ہیں، ہاں صرف اور صرف اس شخص کے لئے کھلے ہوئے ہیں جو رسول اقدس ﷺ کے نقش قدم پر چلنے والا ہو۔ سچ ہے

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے سے قدم جو بھی ہٹائے گا
کبھی رستہ نہ پائے گا کبھی منزل نہ پائے گا

(مثالی نوجوان : ۵۶،۵۵)

toobaa-elibrary.blogspot.com

باب ﴿۱۴﴾

استنجاء کی بقیہ سنتوں کا بیان

استنجاء سنت ہے

استنجاء حنفیہ کے نزدیک سنت ہے، اور امام شافعیؒ کے نزدیک فرض ہے۔ فاما الاستنجاء سنة و عند الشافعي فرض ، (بدائع الصنائع:۱/۱۸)

نوٹ: اگر نجاست مخرج سے تجاوز نہ کرے تو استنجاء یعنی (پاکی حاصل کرنا) مرد و عورت کے لئے سنت مؤکدہ ہے۔ اگر نجاست مخرج سے تجاوز کر جائے اور درہم کے برابر ہو تو استنجاء واجب ہے۔ (مراقی الفلاح مع الطحطاوی: ۴۴)

استنجاء کن چیزوں سے سنت ہے

پاک چیزوں سے استنجاء سنت ہے۔

بدائع میں ہے: فالسنة هو الاستنجاء بالاشياء الطاهرة من الاحجار والامدار والتراب والخرق البوالي، گوبر اور لید، ہڈی وغیرہ سے مکروہ ہے۔ (بدائع الصنائع : ۱/۱۸)

استنجاء کی سنت

صاف پتھر سے استنجاء کرنا سنت ہے، صاحب مراقی الفلاح نے فرمایا و یسن ان یستنجی بحجر منق ، بان لا یکون خشنا . (مراقی الفلاح مع الطحطاوی:۴۵)

عورتوں کے لئے پاخانہ و پیشاب میں صرف پانی ہی مسنون ہے

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ پانی سے استنجاء کرنا عورتوں کے لئے سنت ہے، (سنن

toobaa-elibrary.blogspot.com

کبری : ۱/۱۰۵ (شمائل کبری: ۶/۷۰)

باب ۱۵

مسواک کی سنتوں کا بیان اور مسواک کے فوائد اور مسواک کی سنیت پر تحقیقی کلام

مسواک دھو کر رکھنا سنت ہے

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ مسواک فرماتے پھر مجھے دھونے کے لئے دیتے کہ میں دھو کر رکھ دوں، تو میں پہلے برکۃً مسواک کر لیتی، پھر دھوتی، اور آپ ﷺ کو دیدیتی۔ (شمائل کبری:۶/۱۴۱)

مسواک پکڑنے کا سنت طریقہ

مسواک پکڑنے کا سنت طریقہ یہ ہے کہ مسواک اپنے داہنے ہاتھ کی خنصر کے نیچے کرے اور بنصر، وسطہ اور سبابہ مسواک کے اوپر اور انگوٹھا مسواک کے سرے کے نیچے رکھے۔ (السعایۃ:۱۱۹، شمائل کبری :۶/۱۵۳، شامی علی الدر:۱/۱۱۴، مکتبۃ التجاریۃ، مکۃ المکرّمۃ)

مسنونہ ہیئت کے خلاف مسواک نہ پکڑے۔

مسواک غسل کے لئے بھی مسنون ہے

جس طرح وضوء میں مسواک مسنون ہے، اسی طرح غسل میں بھی مسنون ہے۔

(الاذکار، شمائل کبری:۶/۱۵۵)

مسواک کم از کم ۳رمرتبہ کرنا مسنون ہے، اور ۳ر پانی سے کرنا مسنون ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

(شامی: ۱/۱۱۴، شمائل کبری: ۶/۱۵۶)

عورتوں کے لئے بھی مسواک مسنون ہے

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ مسواک فرماتے پھر مجھے مسواک دیتے تاکہ میں دھودوں تو میں مسواک کرنے لگ جاتی پھر دھوتی اور آپ کو دیتی۔

(سنن کبری: ۳۹، مشکوۃ: ۴۵، ابوداود)

واثلہ ابن الاسقفی فرماتے ہیں کہ حضرات صحابہ کرامؓ تلوار کے دستوں میں مسواک باندھ دیا کرتے تھے، اور عورتیں اپنی چادروں اور دوپٹوں میں باندھ کر رکھتی تھی۔

(شمائل کبری: ۶/۱۲۹)

مسواک کی توہین کے بارے میں عبرتناک واقعہ

علامہ ابن کثیرؒ نے ابن خلکانؒ کے حوالہ سے اپنی شہرۂ آفاق کتاب البدایۃ والنہایۃ : ج ۱۳/۲۰ میں ذکر کیا ہے کہ ایک شخص ابوسلامہ نامی جو بصرہ مقام کا باشندہ اور نہایت بے باک اور بے غیرت تھا، اس کے سامنے مسواک کے فضائل ومناقب ومحاسن کا ذکر آیا تو اس نے ازراہ غیظ وغضب قسم کھا کر کہا کہ میں مسواک کو اپنی سرین میں استعمال کروں گا، چنانچہ اس نے اپنی سرین میں مسواک گھما کر اپنی قسم کو پورا کر کے دکھایا، اور اس طرح مسواک کے ساتھ سخت بے حرمتی اور بے ادبی کا معاملہ کیا، جسکی پاداش میں قدرتی طور پر ٹھیک نومہینہ بعد اس کے پیٹ میں تکلیف شروع ہوئی اور پھر ایک (بدشکل) جانور جنگلی چوہے جیسا اس کے پیٹ سے پیدا ہوا، جس کے ایک بالشت چار انگلی کی دم چار پیر مچھلی جیسا سر اور چار دانت باہر کی جانب نکلے ہوئے تھے۔ پیدا ہوتے ہی یہ جانور تین بار چلایا جس پر اس کی بچی آگے بڑھی اور سر کچل کر اس نے جانور کو ہلاک کر دیا، اور تیسرے دن یہ شخص بھی مر گیا۔ (فضائل مسواک :۵۰ مصنفہ مولانا اطہر حسین

toobaa-elibrary.blogspot.com

صاحب، بحوالہ بکھرے موتی: ۱/۱۲۱)

سفر حضر میں آپ ﷺ پانچ چیزیں ہمیشہ اپنے ساتھ رکھتے تھے

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ پانچ چیزیں آپ ﷺ سفر و حضر میں ہمیشہ ساتھ رکھتے تھے۔

(۱) آئینہ (۲) سرمہ دانی (۳) کنگھی (۴) تیل کی بوتل (۵) مسواک

(طبرانی، بیہقی، شامی: ۷/۵۴۵)

بعض روایتوں میں قینچی اور سر وغیرہ کھجانے کے لئے ایک چھوٹی سی لکڑی کا بھی ذکر موجود ہے۔ (شمائل کبری: ۲/۱۴۲)

باب ۱۶

غسل کی سنتوں کا بیان

غسل کی سنتیں

غسل میں بارہ چیزیں مسنون ہیں۔

(۱) بسم اللہ سے غسل شروع کرنا

(۲) نیت کرنا

(۳) دونوں ہاتھ پہنچوں تک دھونا

(۴) اگر بدن پر نجاست ہو تو وہ دھونا

(۵) اپنی شرمگاہ کو دھونا

(۶) پھر وضو کرے وہ وضو جو نماز کے لئے کرتا ہے

toobaa-elibrary.blogspot.com

(۷) پھر تین مرتبہ پورے بدن پر پانی بہائے

(۸) بدن پر پانی کے بہانے کی ابتدا سر سے کرے

(۹) پھر اپنے داہنے پہلو کو دھوئے پھر بائیں پہلو کو دھوئے

(۱۰) پھر اپنے بدن کے ہر عضو کو رگڑ کر دھوئے۔ (مراقی الفلاح :۵۶)

(۱۱) سنت یہ ہے کہ پانی کے استعمال میں نہ اسراف کرے نہ کمی کرے

(۱۲) ایسی جگہ پر نہائے جہاں اس کو کوئی نہ دیکھتا ہو۔ عمدۃ الفقہ جدید ج ۱/۱/۱۹۳)

اسلام قبول کرنے کے بعد غسل مسنون ہے

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ ثمامہ ابن اثال نے اسلام قبول کیا تو آپ ﷺ نے ان کو غسل کا حکم دیا، اس کے بعد حکم دیا کہ نماز پڑھیں۔ (کنز العمال : ۹/۱۵۷، سعایۃ: ۳۲۹، شمائل کبری: ۶/۲۹۵)

باب ۱۷

مسح علی الخف کی سنتوں کا بیان

مسح علی الخف کی سنت

(۱) ہاتھ کی کھلی ہوئی چھوٹی انگلیوں کو پیروں کی انگلیوں کے سرے سے پنڈلی تک کھینچنا۔ (مراقی الفلاح :۱/۷۹)

مسح ایک ہی مرتبہ سنت ہے

حضرت مغیرہ بن شعبہؓ کی روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے موزے کے اوپر ایک

toobaa-elibrary.blogspot.com

مرتبہ مسح کیا، (مطالب عالیہ : ۳۴، شمائل کبری: ۲۴۱/۶)

موزہ پہننے سے پہلے موزہ کو جھاڑ لینا سنت ہے

حضرت ابواسامہؓ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا، جو خدا اور یوم آخرت پر یقین رکھتا ہو وہ موزے کو پہننے سے قبل جھاڑے۔ (مجمع الزوائد:۱۴۳:۳، شمائل کبری : ۲۴۷/۶)

موزہ پر مسح کرنے کا مسنون طریقہ

مغیرہ بن شعبہؓ سے مروی ہے کہ میں نے آپ ﷺ کو دیکھا کہ پیشاب کر کے تشریف لائے، وضو کیا اور اپنے موزے پر مسح کیا، اپنے داہنے ہاتھ کو داہنے موزے پر رکھا، اور بائیں ہاتھ کو بائیں موزے پر رکھا، اور اس کے اوپر ہاتھ پھیرا، میں دیکھ رہا ہوں کہ آپ ﷺ کی انگلیاں موزے کے اوپر تھی۔ (ابن ابی شیبہ، السعایۃ : ۵۷۱، شمائل کبری:۲۴۱/۶)

چمڑے کے موزے پر مسح کرنا مسنون ہے

حضرت جریر بن عبداللہ البجلیؓ فرماتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ کو چمڑے کے موزے پر مسح کرتے دیکھا، (مجمع الزوائد، شمائل کبری : ۳۳۲/۵)

چمڑے کے موزہ استعمال کرنا مسنون ہے۔

حضرت مغیرہ بن شعبہؓ نے کہا کہ دحیہ کلبی نے دو چمڑے کے موزے حضور پاک ﷺ کو ہدیہ میں پیش کئے، جس کو آپ ﷺ نے پہنا یہاں تک کہ پھٹ گئے۔ (شمائل کبریٰ: ۶)

سیاہ موزے پسندیدہ اور مسنون ہے

بریدہ کی روایت ہیکہ شاہ نجاشی نے آپ ﷺ کو دو سادے سیاہ موزے دئے تھے جس کو آپ ﷺ نے استعمال فرمایا۔ (شمائل کبری : ۳۳۱/۵)

toobaa-elibrary.blogspot.com

باب ﴿۱۸﴾

جمعہ کے دن کی بقیہ سنتوں کا بیان

جمعہ کے دن صبح کے وقت مسنون عمل

جمعہ کے دن فجر کی نماز سے قبل ۳/ مرتبہ یہ استغفار پڑھے، تو اس کے گناہ خواہ سمندر کے برابر کیوں نہ ہو معاف ہو جائیں گے۔

استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم و اتوب الیہ .

(الاذکار للنووی : ۷۱،الدعاء المسنون :۲۳۲)

جمعہ کے دن صلوۃ جمعہ کے بعد کھانا کھانا مسنون ہے

سہل ابن سعدؓ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ جمعہ کے دن جمعہ کے بعد کھانا کھاتے اور قیلولہ کرتے تھے۔ (بخاری :۲/۸۱۳، ترمذی شریف :۱/۶۹، شمائل کبری :۱/۶۷)

نیا کپڑا جمعہ کے دن پہننا مسنون ہے

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ جب آپ ﷺ نیا کپڑا پہنتے تو جمعہ کے دن پہنتے تھے۔

(سیرۃ خیر العباد : ۷/۴۲۵)

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ کے پاس دو کپڑے تھے، جس کو جمعہ کے دن آپ ﷺ زیب تن فرماتے تھے، جب آپ جمعہ کی نماز سے واپس آتے تو ہم اس کو اس طرح لپیٹ کر رکھ دیتے تھے۔ (شمائل کبری : ۱/۲۵۴)

toobaa-elibrary.blogspot.com

جمعہ سے قبل مونچھ اور ناخن تراشنا سنت ہے

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جمعہ کی نماز سے قبل مونچھ تراشتے تھے، اور ناخن کاٹتے تھے۔ (کنز العمال : ۳۸۷/۶، شمائل کبری : ۲۲۴/۲)

ناخن کے تراشہ کو دفن کرنا مسنون ہے

مرج الشعریہ نے بیان کیا کہ ہمارے والد مرج جو اصحاب نبی پاک ﷺ میں تھے انہوں نے ناخن کاٹا اور اس کے تراشہ کو جمع کر کے دفن کر دیا، اور پھر کہا کہ میں نے اسی طرح آپ ﷺ کو ناخن کے تراشے کو دفن کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ (شعب الایمان: ۲۳۲/۵، شمائل کبری : ۲۲۷/۲)

جمعہ کے دن خوشبو اور عطر لگانا سنت ہے

حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جمعہ کا دن مسلمانوں کے لئے عید کا دن ہے، جمعہ کا دن آئے تو غسل کرو، عطر لگاؤ، اور مسواک کرو۔ (ابن ماجہ : ۹۷، شمائل کبری : ۲۶۸/۲)

نیز حضرت ابو سعیدؓ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہر بالغ پر غسل جمعہ لازم ہے، اسی طرح مسواک کرے، اور حسب استطاعت عطر لگائے۔ (شمائل کبری : ۲۶۸/۲)

جمعہ کے دن قیلولہ کا سنت وقت

حضرت سہیل بن سعدؓ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ نبی ﷺ کے ساتھ نماز جمعہ ادا کرتے پھر قیلولہ کرتے۔ (بخاری شریف : ۱۲۸/۱، شمائل کبری : ۵۹/۱)

toobaa-elibrary.blogspot.com

جمعہ کے دن عصر کی نماز کے بعد پڑھنے کا مسنون درود شریف

یہ درود شریف جمعہ کے دن عصر کی نماز کے بعد اپنی جگہ سے اٹھے بغیر ۸۰ بار پڑھنا مسنون ہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا جو شخص جمعہ کے دن عصر کے بعد اپنی جگہ بیٹھے اور یہ درود شریف [۸۰] بار پڑھے گا، اس کے اسّی سال کے گناہ معاف ہوں گے، اور اسّی سال کی عبادت کا ثواب لکھا جائے گا۔ (القول البدیع : ۱۸۸، بحوالہ الدعاء المسنون : ۲۳۴) فضائل درود شریف حضرت شیخ زکریاؒ)

جمعہ کے دن سورۂ کہف پڑھنا سنت ہے

جمعہ کے دن سورۂ کہف کی تلاوت سنت ہے۔

حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ جو جمعہ کے دن سورۂ کہف پڑھیگا اس کے لئے اس کے قدم سے آسمان تک نور ہوگا، جو قیامت کے دن روشن ہوگا، اور دو جمعہ کے درمیان کے گناہ معاف کردئے جائیں گے۔ (روح المعانی : ۲۵۵/۱۵ بحوالہ الدعاء المسنون : ۲۳۵)

جمعہ کی نماز میں اِن سورتوں کا پڑھنا مسنون ہے

حضرت سمرہ بن جندبؓ کی حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ جمعہ کو سبح اسم ربك الاعلی اور هل اتك حديث الغاشية پڑھتے تھے۔ (ابوداؤد : ۱۶۰)

جمعہ کے دن صبح کی نماز میں سورۂ الم سجدہ اور سورہ دھر پڑھنا سنت ہے

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ جمعہ کے دن صبح کی نماز میں الم سجدہ اور ھل اتی علی الانسان پڑھا کرتے تھے۔ (بخاری شریف: ۱۲۲/۱، شمائل کبری: ۲۰۷/۸، مسلم شریف : ۲۸۸/۱)

toobaa-elibrary.blogspot.com

شب جمعہ میں سنت عمل

شب جمعہ میں سورہ دخان پڑھنا سنت ہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا جو شخص حٰم الدخان شب جمعہ میں پڑھے گا اس کی مغفرت کردی جائے گے۔ (الدعاء المسنون : ۲۳۲)

باب ۱۹

اذان واقامت کی بقیہ سنتوں کا بیان

اذان واقامت

اذان اور اقامت جماعت کی سنت ہے، اور جماعت کی نماز مردوں کے لئے ہے، عورتوں سے جماعت کا حکم منسوخ ہے۔اس لئے اذان واقامت مردوں کے لئے سنت ہے، اور عورتوں کے لئے خلاف سنت ہے۔ (مبسوط :۱۳۲/۱)

اذان واقامت میں پیروں کو اپنی جگہ رکھنا سنت ہے

حضرت بلالؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ ہم کو حکم فرماتے تھے کہ ہم جب اقامت کہیں تو اپنے پیروں کو اپنی جگہ سے نہ ہٹائیں۔ (کشف الغمہ : ۷۷، بحوالہ شمائل کبری : ۴۲۰/۶)

اذان سننے کے وقت کلمات اذان کولوٹانا مسنون ہے

حضرت ابو سعید خدریؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم مؤذن کی اذان سنو تو اسی طرح کہو، جس طرح مؤذن کہہ رہا ہے، (بخاری شریف : ۸۶/۱، مسلم ابوداؤد،

toobaa-elibrary.blogspot.com

شمائل کبری :۶/۴۱۲)

اذان کے جواب میں حی علی الصلوۃ، حی علی الفلاح کے وقت لاحول ولاقوۃ پڑھنا مسنون ہے

حضرت ابو رافع ؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ مؤذن کی اذان سنتے تو اسی طرح لوٹاتے جس طرح مؤذن کہتا ہے، ہاں جب حی علی الصلوۃ کہتا ہے اور حی علی الفلاح کہتا ہے تو آپ ﷺ لا حول و لا قوۃ الا باللہ فرماتے۔ (طحاوی :۸۶، عمدۃ القاری :۵/۱۲۰، بحوالہ شمائل کبری : ۶/۴۱۳)

فجر کی اذان میں الصلوۃ خیر من النوم کا اضافہ مسنون ہے

حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ سنت یہ ہے کہ مؤذن فجر کی اذان میں حی علی الفلاح کے بعد الصلوۃ خیر من النوم کہے۔ (تلخیص الحبیر : ۱/۲۱۲) بحوالہ شمائل کبری)

حضرت ابو محذورہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے صبح کی اذان میں الصلوۃ خیر من النوم کہنا سکھایا۔ (طحاوی :۱/۸۲، شمائل کبری : ۶/۴۰۵)

باب ۲۰

نماز کی بقیہ سنتوں کا بیان

نماز وتر میں قرأت مسنونہ

کئی صورتیں ہیں جو عمدۃ الرعایۃ حاشیہ شرح وقایۃ میں مذکور ہے،

toobaa-elibrary.blogspot.com

(۱) پہلی رکعت میں سورہ الھٰکم التکاثر، اور دوسری رکعت میں والعصر۔

(۲) دوسری صورت پہلی رکعت میں انا انزلناہ فی الیلۃ القدر، دوری رکعت میں اذا جاء نصر اللہ، تیسری رکعت میں تبت یدا ابی لہب

(۳) پہلی رکعت میں اذا زلزلت، دوسری رکعت میں انا اعطینا ک، تیسری رکعت میں قل ھواللہ احد پڑھے۔ (عمدۃ الرعایۃ، حاشیۃ شرح وقایۃ: ۱۷۰/۱۳، حاشیۃ: ۱۱، فتاوی رحیمیہ: ۱۲۱/۸، ۴۱۳/۴)

نماز وتر میں مسنون ومستحب قرأت یہ ہے۔

(۱) پہلی رکعت میں سورۂ اعلی، دوسری رکعت میں سورۂ کافرون، اور تیسری رکعت میں سورۂ اخلاص۔ (فتاوی رحیمیہ: ۴۱۳/۴، ۴۱۴، بحوالہ عمدۃ الرعایۃ حاشیۃ شرح وقایۃ: ۱۷۰/۱، عمدۃ الفقہ جدید: ۱۵۱)

نوٹ: کبھی کبھی ان صورتوں کے علاوہ صورتیں بھی پڑھیں، تا کہ واجب کا وہم پیدا نہ ہو جائے۔ (شامی: ۶۲۳/۱، بحوالہ فتاوی رحیمیہ: ۴۱۳/۴)

وتر کی نماز میں دعاء قنوت مسنون ہے

دعاء قنوت وتر کی نماز میں پورے سال پڑھنا سنت ہے، (مبسوط: ۱۶۴/۱)

اور جو ماثور اور مشہور ہے اسے پڑھنا سنت ہے۔ اللھم انا نستعینك و نستغفرك و نومن بك الخ۔ (عمدۃ الفقہ: ۱۵۲/۲)

باب ۲۱

قنوت نازلہ کی سنت کا بیان

اعداء اسلام کی سخت اذیت پر قنوت نازلہ پڑھنا مسنون ہے

toobaa-elibrary.blogspot.com

علامہ عینی نے شرح ھدایہ میں لکھا ہے، کفار (اعداءاسلام) کی جانب سے حوادث کے موقعہ پر قنوت نازلہ کا پڑھنا مسنون ہے۔ (عینی شرح ھدایہ : ۵۲۴)

حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے رکوع کے بعد ایک ماہ تک قنوت نازلہ پڑھا، ایسے موقعہ پر آپ ﷺ نے پڑھا جب قراء کی ایک جماعت جس کی تعداد ۷۰ تھی ان کو شہید کر دیا گیا تھا۔ (بخاری:۱/۱۳۶) (شمائل کبری : ۸/۱۰۷)

باب ﴿۲۲﴾

تشہد کی سنتوں کا بیان

تشہد میں اشارہ کرنے کا مسنون طریقہ

حضرت وائل بن حجرؓ کی روایت میں ہے کہ انہوں نے نبی پاک ﷺ کی نماز کو نقل فرماتے ہوئے کہا کہ دو انگلیوں کو سمیٹ لیا، اور اس کا حلقہ بنایا، اس کی تشریح کرتے ہوئے بشر راوی نے ابہام اور وسطی کا حلقہ بنایا اور انگشت شہادت سے اشارہ کیا۔ (ابو داؤد : ۱۳۸، اعلاء السنن ،بحوالہ شمائل کبری : ۷/۱۰۶)

حافظ ابن حجر کے حوالہ سے ملا علی قاریؒ نے لکھا ہے کہ سنت ہے کہ انگلی اٹھاتے وقت قبلہ رخ رہے۔ (مرقات جدید : ۲/۶۲۴ بحوالہ شمائل کبری: ۷/۱۰۹)

toobaa-elibrary.blogspot.com

باب ﴿۲۳﴾

مسبوق کی بقیہ نماز کی ادائیگی کے مسنون طریقہ کا بیان

مسبوق کی بقیہ نماز کی ادائیگی کا سنت طریقہ

ابتداء میں جب کسی کی چند رکعت نماز امام کے ساتھ نہ ملتی تو پہلے بقیہ نماز کو ادا کیا جاتا، اور پھر امام کے ساتھ ارکان میں داخل ہو جاتے تھے۔لیکن ایک مرتبہ حضرت معاذؓ چند رکعت کے بعد آئے،لیکن آپ نے حضور ﷺ کے ساتھ ارکان ادا کرنا شروع کیئے،امام کے ساتھ جو امام کی نماز جاری تھی ادا کی امام کے سلام پھر جانے کے بعد بقیہ نماز اکیلے ادا کی۔حضور ﷺ نے حضرت معاذؓ سے پوچھا کہ اس طرح بقیہ نماز کے ادا کرنے پر تم کو کس چیز نے آمادہ کیا،تو حضرت معاذؓ نے فرمایا کہ **وجدتك علی حا ل فكرهت ان اخالفك عليه ۔**

میں نے آپ کو جس حال میں پایا،میں نے ناپسند سمجھا کہ میں آپ کی نماز کے اس رکن میں مخالفت کروں۔اور اپنی نماز کو پہلے ادا کروں۔تو حضور ﷺ نے فرمایا : **فقال عليه السلام سن لكم معاذ سنة حسنة فاستنوا بها** فرمایا کہ معاذ نے تمہارے لئے اچھا بہترین طریقہ نکالا،تم لوگ اس طریقہ پر عمل کرو۔ (مبسوط : ۳۵/۱،عمدۃ الفقہ :۷۷/۲)

باب ﴿۲۴﴾

نماز تہجد کی سنیت پر تحقیقی بیان

نماز تہجد کی سنیت پر تحقیق

toobaa-elibrary.blogspot.com

علماء کا اسمیں اختلاف ہے۔ مالا بدمنہ، معارف القرآن اور دیگر کتب میں سنت مؤکدہ لکھا ہے، بعض علماء کے نزدیک مستحب ہے، اکثر علماء کا یہی قول ہے، کہ امت کے حق میں صلوۃ تہجد مستحب ہے۔ مراقی الفلاح میں یہی ہے، مولانا ظفر علی تھانویؒ کا خیال ہے کہ ابتداء تو صلوۃ تہجد مستحب ہے، لیکن بعد شروع کر دینے کے اور عادی ہو جانے کے اس پر مواظبت کرنا سنت مؤکدہ ہے۔

اس پر دلیل یہ ہے کہ آپ ﷺ نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ کو فرمایا، يا عبد الله لا تكن مثل فلان كان يقوم الليل ثم ترك، رواه البخاری فی صلوة التهجد۔ اے عبداللہ تو فلاں کی طرح مت ہو جانا جو تہجد پڑھتا تھا پھر اس نے چھوڑ دیا۔ (امداد الاحکام : ۲۲۰/۲)

باب ﴿۲۵﴾

تحیۃ المسجد کی سنت کا بیان

تحیۃ المسجد کی نماز سنت غیر موکدہ ہے

تحیۃ المسجد مسجد میں داخل ہونے کے وقت سنت ہے، جتنی بار بھی داخل ہو، لیکن جس کی آمد و رفت زیادہ رہتی ہو اس کو دن رات میں ایک بار تحیۃ المسجد پڑھنا بھی کافی ہے۔

(امداد الاحکام : ۲۲۱/۲)

toobaa-elibrary.blogspot.com

باب ۲۶

ماہ رمضان المبارک میں وتر نماز کی سنتوں کا بیان

رمضان المبارک میں وتر جماعت کے ساتھ تراویح کے بعد مسنون ہے

سائب ابن یزید کہتے ہیں کہ حضرت ابیؓ ۳ رکعت وتر تراویح کے بعد پڑھاتے تھے۔

(استذکار: ۱۵۵/۴، شمائل کبری: ۸۵/۸)

ابن ھمام نے فتح القدیر میں ذکر کیا ہے کہ وتر رمضان میں جماعت کے ساتھ افضل ہے، اور ہدایہ میں ہے کہ رمضان کے علاوہ وتر جماعت سے نہ پڑھے۔ (فتح القدیر : ۴۷۰/۱ بحوالہ شمائل کبری : ۸۶/۸)

عورتوں کے لئے بھی تراویح کا انتظام مسنون ہے

حضرت عروہ بن زبیرؓ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطابؓ نے مردوں پر تراویح کیلئے حضرت ابی بن کعب کو اور عورتوں کے لئے تراویح پر حضرت سلیمان ابن ابی خیثمہ کو مقرر فرمایا تھا۔

(قیام اللیل : ۲۲۶، شمائل کبری: ۸۰/۸، شرح مھذب)

باب ۲۷

مساجد کی سنت کا بیان

مسجد کی سنت

toobaa-elibrary.blogspot.com

مساجد کی تعمیرات سیدھی سادی ہو، بہت زیادہ نقش ونگار اور تزیین نہ ہو۔

و السنة فی بناء المسجد ان یبنی صافیا عن الزخارف و النقوش و التصاویر و لا شرفة له۔ (شرح شرعة الاسلام : ۱۰۶)

باب ﴿۲۸﴾

جوتا پہننے کی سنتوں کا بیان

جوتا یا چپل چمڑے کا مسنون ہے

حضرت ابوذر غفاریؓ فرماتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ کو گائے کے چمڑے کے دُھرے تلے والے جوتے میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔(سیرۃ الشامی: ۵۰۴/۷ بحوالہ شمائل کبری : ۳۲۵/۵)

جوتا چپل کس طرح پہنے

پہنے تو پہلے داہنے پیر میں داخل کرے، اور جب اتارے تو بایاں جوتا پہلے اتارے۔

(سیرۃ الشامی : ۵۵۰/۷)

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا جب کوئی جوتا پہنے تو پہلے دائیں پیر میں پہنے، اور جب اتارے تو بائیں پیر سے پہلے اتارے، تاکہ دائیں جانب والا پہننے میں پہلے ہو، اور اتارنے میں اخیر ہو۔ (بخاری شریف: ۸۷۰/۲، شمائل کبری : ۳۲۴/۵)

جوتا یا چپل اٹھانے کا مسنون طریقہ

حضرت ابوامامہؓ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ اپنے جوتے کو بائیں ہاتھ کی انگشت سبابہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

اور انگوٹھے سے اٹھاتے تھے، (طبرانی : سیرۃ الشامی : ۵۰۳/۷)

یعنی جوتا چپل اپنے بائیں ہاتھ کی انگلی اور انگوٹھے سے اٹھانا سنت ہے، اور داہنے ہاتھ سے اٹھانا خلاف سنت ہے۔ (بحوالہ شمائل کبری : ۳۲۶/۵)

جوتا چپل کہاں رکھے

جوتا چپل اپنے پاس رکھے، سنت یہ ہے کہ اپنی بائیں جانب رکھے۔

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ سنت میں سے یہ ہے کہ جب آدمی بیٹھے تو جوتے اتار کر بیٹھے، اور اپنے بغل میں رکھے۔ (ادب المفرد : ۳۴۷، بحوالہ شمائل کبری : ۳۲۷/۵)

حضرت عبداللہ بن سائبؓ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی پاک ﷺ کو دیکھا کہ فتح مکہ کے موقع پر نماز پڑھی اور اپنے چپل مبارک کو اپنے بائیں جانب رکھا۔ (ابن ابی شیبہ : ۲۱۸/۲، ابن ماجہ : ۱۰۳ بحوالہ شمائل کبرای: ۳۲۷/۵)

جوتا چپل اپنے ہاتھ سے درست کرنا

اپنے ہاتھ سے درست کرنا آپ ﷺ سے ثابت ہے، اس لئے سنت ہے۔

حضرت عروہؓ نے اپنے والد سے نقل کیا کہ انہوں نے حضرت عائشہؓ سے معلوم کیا کہ گھر میں آپ ﷺ کا کیا مشغلہ تھا، حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ اپنا کپڑا خود سی لیتے تھے، اپنا جوتا خود درست فرمالیتے تھے۔ اور عام آدمی جو کام اپنے گھروں میں کرتے ہیں آپ ﷺ بھی کر لیتے تھے۔ (ابن حیان، فتح الباری :۴۶۱/۱، بحوالہ شمائل کبری :۳۲۸/۵، ۳۲۹)

toobaa-elibrary.blogspot.com

باب ۲۹

کھانے کی بقیہ چند سنتوں کا بیان

کھانے کی ایک سنت

کھانا کھاتے وقت کھانے کی طرف تھوڑا جھک کر مائل ہو کر کھانا کھائے

السنةفيه ان يقعد عند الاكل مائلا الى الطعام منحنيا نحوه

جب کھانا قریب کیا جاتا تو آپ ﷺ یہ دعاء پڑھتے تھے

حضرت عبداللہ ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ جب کھانا آپ سے قریب کیا جاتا تو آپ ﷺ یہ دعاء پڑھتے تھے **اللهم بارک لنافيما رزقتنا وقنا عذاب النار بسم الله** (ابن سنی: ۱۴۷)

جو کی روٹی کھانا سنت ہے

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ اکثر غذا آپ ﷺ کی جو کی روٹی ہوتی تھی (شمائل ترمذی) حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ایک درزی نے آپ ﷺ کی دعوت کی اس نے جو کی روٹی اور لوکی کے ساتھ گوشت کا شوربا پیش کیا (بخاری شریف: ۲/۸۱۷)

ککڑی کھانے اور اخروٹ کھانے کی سنت

ککڑی نمک کے ساتھ کھانا سنت ہے

و من السنة ان ياكل القثاء باالملح و ان ياكل الجوز باالتمر ويبدا

(شرح شرعۃ الاسلام: ۲۷۳)

toobaa-elibrary.blogspot.com

مرغی کا گوشت کھانے کا مسنون طریقہ

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ اور حضرت ابوبکرؓ فرماتے ہیں کہ ہم نے نبی کریم ﷺ کو مرغی کا گوشت کھاتے ہوئے دیکھا ہے۔ (بخاری شریف : ۸۲۹/۲)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب مرغی کھانے کا ارادہ فرماتے تو اس کو چند دن تک باندھ کر رکھتے، پھر کھاتے تھے۔ (شمائل کبریٰ :۸۹/۱)

فائدہ : یہ سنت دیسی کھلی ہوئی مرغی کے بارے میں ہے۔لیکن فارم کی مرغی جو صرف اناج ہی کھاتی ہے یا وہ مرغیاں ہمیشہ پنجروں میں بندھ رہتی ہے اور اناج ہی کھاتی ہے تو ان کو جب چاہے کھا سکتے ہیں۔

باب ۳۰

کھجور کھانے کی سنتوں کا بیان

کھجور کی گٹھلی پھینکنے کا مسنون طریقہ

حضرت انسؓ فرماتے ہیں آپ ﷺ کی خدمت میں ایک طباق کھجور پیش کیا گیا، آپ ﷺ گھٹنے کے بل بیٹھے اور ایک ایک مٹھی کھجور لینے لگے اور یہودیوں کے گھر بھیجنے لگے، پھر آپ ﷺ نے کھایا اس طرح جس سے معلوم ہو رہا تھا کہ آپ ﷺ کو کھانے کی حاجت تھی، (یعنی بھوک تھی)

اور گٹھلی کو بائیں ہاتھ سے پھینک رہے تھے۔ (شمائل کبریٰ :۱۲۳/۱)

toobaa-elibrary.blogspot.com

کھجور کھانا سنت ہے

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس گھر میں کھجور نہ ہو وہ گھر والے بھوکے ہیں۔ یعنی گھر میں اگر کھجور ہے تو کھانے کی ایک بڑی نعمت ہے۔ (ابن ماجہ : ۲۴۴/۲، شمائل کبری : ۱۱۵/۱)

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ جب کوئی کھانا کھاتے تو اپنے سامنے کے علاوہ نہ بڑھتے اور جب کھجور لایا جاتا تو دست مبارک چاروں طرف گھومتے۔ (شمائل کبری: ۱۲۱/۱)

باب ﴿۳۱﴾

پینے کی بقیہ سنتوں کا بیان

پانی پینے کے دو مسنون طریقے

(۱) پہلا طریقہ: جب پانی پیئے تو شروع میں بسم اللہ کہے، اور آخر میں الحمد للہ کہے، نوفل ابن معاویہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی پاک ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ تین سانس میں پانی نوش فرماتے تھے، شروع میں بسم اللہ اور آخر میں الحمد للہ کہتے ہیں۔ (شمائل کبری :۱۷۶/۱)

(۲) دوسرا طریقہ : تین سانس میں پانی پیئے، جب پانی پینے کے لئے منھ کو لگائے تو بسم اللہ کہے اور جب دور کرے تو الحمد للہ کہے، اس طرح تین مرتبہ کرے۔

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ پانی تین سانس میں پیتے تھے، جب برتن منھ میں لگاتے تو بسم اللہ کہتے اور جب دور کرتے تو الحمد للہ کہتے۔ اس طرح تین مرتبہ کرتے۔ (شمائل کبری : ۱۷۶/۱)

toobaa-elibrary.blogspot.com

دودھ پینے کے بعد کلی کرنا مسنون ہے

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے دودھ پیا، اور کلی فرمائی، اور فرمایا کہ اس میں چکنائی ہوتی ہے۔ (بخاری شریف : ۸۳۹/۲)

حضرت ام سلمہؓ حضور ﷺ سے روایت فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا جب دودھ پیو تو کلی کرو۔ کہ اس میں چکناہٹ ہوتی ہے۔ (شمائل کبری : ۱۷۳/۱)

باب ﴿۳۲﴾

ٹھنڈا اور میٹھا پینے کی سنتوں کا بیان

ٹھنڈی اور میٹھی چیز پسند کرنا سنت ہے

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ کو پینے کی چیزوں میں ٹھنڈی اور میٹھی چیز زیادہ پسند تھی۔ (ترمذی شریف:۱۱/۲)

ٹھنڈے اور میٹھے پانی کا اہتمام کرنا سنت ہے

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کیلئے مقام سقیا سے ٹھنڈا پانی منگایا جاتا تھا۔ جو مدینہ طیبہ سے دو دن کی مسافت پر تھا۔ (مشکوۃ شریف : ۳۷۱/۲)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ کے لئے پرانے مشکیزہ میں پانی ٹھنڈا کیا جاتا تھا۔ (سیرہ الشامی: ۳۵۸/۷)

اس سے معلوم ہوا کہ ٹھنڈے پانی کے لئے برف اور صراحی اور فریج وغیرہ کا انتظام خلاف سنت

toobaa-elibrary.blogspot.com

نہیں ہے بلکہ موافق سنت ہے۔

باب ﴿۳۳﴾

رویت ھلال کی سنت کا بیان

رویت ھلال کے موقع پر سنت نبوی ﷺ

آپ ﷺ سے رویت ھلال کے موقع پر اس دعاء کا پڑھنا منقول ہے۔

اللھم اھله علینا بالامن و الایمان و السلامة و الاسلام ربی و ربك الله ۔ (ترمذی شریف،)(زادالمعاد : ج۲ قسط۴/ ۹/۴۶۷)

رمضان المبارک کے چاند دیکھنے کی سنت

رمضان المبارک کے چاند کو دیکھنے کی کوشش کرے، مغرب کے بعد سے عشاء تک۔

و من السنة تفقد الھلال ای تطالبه عشیة ھی من صلوة المغرب الی العتمة الیوم الاخیر من شعبان حرصا علی الخیر و الذکر و الطاعة۔ (شرح شرعة الاسلام :۱۹۵)

toobaa-elibrary.blogspot.com

باب ﴿۳۴﴾

نکاح کی بقیہ سنت کا بیان

نکاح میں مہر کی ایک سنت

اگر شوہر کے نزدیک گنجائش ہو تو مہر فاطمی مقرر کرنا سنت ہے۔ مہر فاطمیؓ ۴۰۰ مثقال چاندی، یا چار ہزار درہم کی اس وقت کی قیمت جتنی بھی ہوتی ہو وہ مقرر کرنا سنت ہے۔

ازواج مطہرات میں حضرت ام حبیبہؓ کے علاوہ سب ازواج مطہرات کا اور بنات میں حضرت فاطمہؓ کے علاوہ سب بنات کا مہر/۵۰۰ سو درہم تھا اس لئے اس وقت جو پانچ سو درہم کی قیمت ہوگی تو اتنی قیمت متعین کرنا بھی سنت ہے۔

و السنة فی الصداق ای فی المهر ما روی ان النبی ﷺ زوج فاطمه عليا علی اربعماة مثاقيل فضة و كان ﷺ يصدق نساء اثنی عشر اوقية و نشا و هو نصف اوقية و ذالك خمسماۃ دراهم۔ (شرح شرعۃ الاسلام : ۴۴۴)

باکرہ عورت سے نکاح کرنا بھی سنت ہے

عن جابر قال كنا مع النبی ﷺ فی غزوة فلما قفلنا كنا قريباً من المدينة قلت يا رسول الله انی حديث عهد بعرس قال تزوجت قلت نعم قال ابكر ام ثيب قلت بل ثيب قال فهلا بكرا تلاعبها و تلاعبك، فلما قدمنا ذهبنا لندخل فقال امهلوا حتی ندخل ليلاً ای عشاءً لكی تمتشط الشعثة هو تستحد المغيبة ۔ متفق عليه (مشكوة : ٢/٢٦٧)

عن عبد الرحمن بن سالم ابن عتيبة ابن عويسم ابن ساعدة

toobaa-elibrary.blogspot.com

الانصاری عن ابیه عن جده قال قال رسول الله ﷺ علیکم بالابکار فانهن اعذب افواهاً و انتق ارحاماً و ارضی بالیسیر، رواه ابن ماجه مرسلاً۔ (مشکوۃ شریف ۲/۲۶۸)شرح شرعۃ الاسلام/۴۴۰)

باب ﴿۳۵﴾

طلاق کی سنت کا بیان

طلاق کی سنت

طلاق دینا شریعت کی نگاہ میں ناپسندیدہ ہے۔ مباحات میں سب سے مبغوض چیز طلاق ہے۔''ابغض المباحات الطلاق ''لیکن ضرورت کے وقت طلاق مباح اور جائز ہے، اگر مجبورا طلاق دینا ہوتو طلاق دینے کا سنت طریقہ یہ ہے کہ تین طہر میں الگ الگ طلاق دے۔ ایک ساتھ تین طلاق دینا بدعت ہے۔

السنة فی الطلاق التفریق و الجمع بدعة و من هنا قال ساداتنا الحنفیة ان الجمع بین التطلیقتین و الثلاث بدعة و انما السنة التفریق۔ (احکام القرآن، تھانوی : ۱/۴۷۸)

toobaa-elibrary.blogspot.com

باب ﴿۳۶﴾

حائضہ کے متعلق سنتوں کا بیان

حائضہ کے ساتھ لیٹنا اور کھانا پینا [۱]

اپنی حائضہ عورت کے ساتھ جیسا ہمیشہ رہتا ہے ایسا ہی رہنا، یعنی اس کے ساتھ کھانا پینا لیٹنا، سنت میں سے ہے مجوسیوں اور کافروں مشرکوں کی مخالفت کی وجہ سے کیونکہ وہ لوگ حائضہ کے ساتھ نہ کھاتے ہیں نہ پیتے ہیں نہ ہی ساتھ میں ایک بستر پر لیٹ تے ہیں۔ (شرح شرعۃ الاسلام :۴۵۱)

حائضہ کے لئے سنت [۲]

جب حائضہ عورت اپنے بازوؤں کو دھوئے تو اپنے کفین دھونا سنت ہے۔

(فقہ للعبادات)

عورتوں کے لئے غسل حیض ونفاس کے بعد عطر لگانا مسنون ہے [۳]

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ نبی ﷺ سے ایک عورت نے غسل حیض کا طریقہ معلوم کیا، آپ ﷺ نے فرمایا، تھوڑا مشک لے لو، اور اس سے پاکی حاصل کرو۔

فائدہ : یعنی خون حیض کی بدبو کو دور کرنے کے لئے بدن پر خوشبو کو ملے۔ تاکہ اس کی بدبو کی وجہ سے شوہر کو کراہت محسوس نہ ہو۔ (شمائل کبری : ۲/۲۶۹)

مجامعت کے بعد سونے کی سنت

مجامعت کے بعد تھوڑی دیر سونے سے پہلے وضوء کرے پھر سوئے۔ (شرح شرعۃ الاسلام : ۴۵۲)

toobaa-elibrary.blogspot.com

و ینام بعد الوطی نومة خفیفة فانه اروح للنفس لکن السنة فیه ان یتوضأ للصلٰوة ثم ینام (شرح شرعة الاسلام : ٤٥٢)

باب ﴿۳۷﴾

ہدیہ کی سنتوں کا بیان

ہدیہ قبول کرنا سنت ہے

حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ ہدیہ قبول فرماتے تھے، اوراس کو ہدیہ بھی عنایت فرماتے تھے۔ (بخاری شریف : ۱/۳۵۲)

نقد روپے کا ہدیہ دینا سنت سے ثابت ہے

حضرت ربیع بنت معوذ ابن عفراء کہتی ہیں کہ میں نے نبی پاک ﷺ کی خدمت میں کھجور کے خوشہ اور چھوٹی چھوٹی روئیں دار ککڑیاں ہدیۃً پیش کی، تو آپ ﷺ نے ہتھیلی بھر سونا عطا فرمایا۔ (شمائل ترمذی، مجمع الزوائد، طبقات ابن سعد، شمائل کبری : ۳/۱۲۳)

ہدیہ دینے والے کا شکریہ ان الفاظ سے ادا کرنا مسنون ہے

جب آپ ﷺ کو کوئی ہدیہ دیتا تو آپ ﷺ اس کو جواب میں یہ الفاظ فرماتے۔

جزی الله عنا خیراً

حضرتؓ نے فرمایا کہ میں گوشت آپ ﷺ کو ہدیہ میں دیا تو آپ ﷺ نے کہا جزی الله الانصار عنا خیراً۔ (ابن سنی : ٩٢)

toobaa-elibrary.blogspot.com

ہدیہ پر ہدیہ دینا سنت ہے

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ کو ایک دیہاتی نے کچھ ہدیہ دیا، آپ ﷺ نے بھی اس کو ہدیہ دیا، اور پوچھا خوش ہوا اس نے کہا کہ نہیں، آپ ﷺ نے زیادہ کر دیا پھر پوچھا خوش ہوا اس نے کہا ہاں۔ (سبل الہدی:۲/۲۶، شمائل کبری : ۳/۱۲۷)

مسواک کا ہدیہ دینا سنت ہے

ابو خیرہ الصباحی فرماتے ہیں کہ میں ایک وفد کے ساتھ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، تو آپ ﷺ نے مجھے پیلو کا مسواک مرحمت فرمایا، تو میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ میرے پاس تو مسواک ہے، لیکن میں نے آپ ﷺ کے ہدیہ کو برکۃً قبول کیا ہے۔ (مجمع الزوائد :۱۰۰، شمائل کبری : ۶/۱۳۹)

کافر و مشرک کے ہدیہ کی سنت

کافر اور مشرک کا ہدیہ مصلحت دینیہ کی وجہ سے رد کرنا بھی سنت نبویہ ہے۔ اگر چہ کافر اور مشرک کا ہدیہ قبول کرنا جائز ہے۔ بشرطیکہ وہ مال حرام سے نہ ہو۔

حضرت سلیمانؑ نے بلقیس کا ہدیہ رد فرمایا مصلحت دینیہ کی وجہ سے، وانی مرسلة الیهم بهدیة فنٰظرة بم یرجع المرسلون۔ (سورہ نمل : آیت : ۳۵)

الکلام فی هدایا الکفار هل یجوز قبولها ام لا، و استدل به استحباب رد هدایا المشرکین و الظاهر ان الامر کذلك اذا کان فی الرد مصلحة دینیة لا مطلقا۔ (روح المعانی بلفظه) قلت کذلك کان سنة نبینا ﷺ (احکام القرآن، تهانوی : ۳/۳۵)

toobaa-elibrary.blogspot.com

باب ﴿۳۸﴾

زائرین کی سنتوں کا بیان

زائرین کی ایک سنت

اگر پہلے سے معلوم ہو کہ کچھ لوگ ملاقات کے لئے آ رہے ہیں تو ملاقات کی تیاری کرنا اچھے کپڑے پہننا، خوشبو لگانا، کنگھی کرنا، وضوء کرنا، اور مزین ہونا سنت ہے۔

و من السنة ان يتهيأ للقاء الاخوان و يتجمل لهم يلبس ثوباً من انظف الثياب و يتطيب و يمتشط و يتوضأ و ضوئة للصلوة و يتزين ما استطاع ثم يخرج اليهم۔ (شرح شرعة الاسلام : ٤٠٧)

زائر یعنی ملاقاتی کا اکرام کرنا سنت ہے

جو شخص ملاقات کے لئے آئے اس کا اکرام کرنا، اس کی خدمت کے لئے کھڑا ہونا اور اس کو تکیہ دینا سنت ہے۔

و من السنة الاسلام اكرام الزائر و القاء الوسادة تحته و القيام بخدمته۔ (شرح شرعة الاسلام : ٤٠٦)

باب ﴿۳۹﴾

لوگوں کے اعزاز و اکرام کرنے کی سنتوں کا بیان

toobaa-elibrary.blogspot.com

ملاقات کے لئے آنے والے کی خاطر مدارات کرنا مسنون ہے

ملاقات کے لئے آنے والے کی خاطر مدارات کرنا مسنون ہے، چاہے آنے والا کیسا ہی شخص ہو، کافر ہو فاسق ہو۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ کی خدمت میں قریش کا ایک شخص آیا آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ شخص قبیلہ کا بدترین شخص ہے۔ چنانچہ جب وہ آپ ﷺ کے پاس آیا تو آپ ﷺ اس کی طرف متوجہ ہوئے اور خوش مزاجی سے پیش آئے، پھر وہ شخص چلا گیا۔

(بخاری شریف : ۹۰۵/۲، شمائل کبری : ۱۷۷/۴)

معاشرت کی سنت

لوگوں کے ساتھ اچھے اخلاق اور شفقت اور خیر خواہی سے پیش آنا سنت ہے، اور نفل عبادت میں مشغول ہونے سے بہتر ہے۔

معاشرة الخلق بالنصح ای بالنصیحة و الشفقة سنة و ھی افضل من التخلی لنوافل القرب۔ (شرح شرعة الاسلام : ۳۱۲)

باب ۴۰

تعلیم و تعلم کی سنتوں کا بیان

مجمع میں فرد خاص کی اصلاح کا سنت طریقہ

(۱) مجمع میں کسی کی اصلاح کرنا مقصود ہو، یا تنبیہ مقصود ہو۔ تو خاص کسی کی طرف

toobaa-elibrary.blogspot.com

اشارہ اور کنایہ نہ کریں، جمع کا صیغہ استعمال کریں یہ سنت ہے۔

کیونکہ آپ ﷺ ایسا ہی کیا کرتے تھے۔ آپ ﷺ اس طرح فرمایا کرتے تھے۔ **ما بال اقوام یفعلون کذا** ، کیا ہوا ان لوگوں کو کہ وہ اس طرح اور اس طرح کرتے ہیں۔ (شرح شرعۃ الاسلام : ۵۱)

جواب دینے کی سنت

جب کسی سائل کے سوال کا جواب دے تو متعنتا جواب نہ دے، یعنی سائل کو ذلیل کرنے کے لئے جواب نہ دیں۔ یہ سنت ہے۔ (شرح شرعۃ الاسلام :۵۱)

لکھنے کی سنت

لکھے تو ایسے خط سے لکھے کہ پڑھنے والا سمجھ سکے، اور پڑھ سکے، اور اس خط اور لکھان کا رواج بھی ہو، یہ سنت ہے۔ شرح شرعۃ الاسلام میں ہے : و من السنة ان یکتب بخط مقروء فان احسن الخط ما یقرء و احسن الحدیث ما یفهم۔ (شرح شرعة الاسلام : ۵۳)

عربی کا سیکھنا سنت ہے

عربی سیکھنا سنت ہے، حضرت عمرؓ نے فرمایا، علیکم بتعلم العربیة فانها تدل علی المروة، کہ تم عربی سیکھو، کیونکہ عربی سیکھنا مروۃ اور اخلاق وانسانیت پر دلالت کرتا ہے۔

(شرح شرعۃ الاسلام : ۵۳)

toobaa-elibrary.blogspot.com

باب ﴿۴۱﴾

قرآن مجید سے متعلق بعض سنتوں کا بیان

قرآن کی بعض سنتیں

قرآن کی سنت میں سے یہ بھی ہے کہ قرآن کے محکم امور پر عمل کرے، متشابہ پر ایمان لائے اوراس کی مثالوں سے عبرت حاصل کرے اوراس کے وعدہ اور وعید پر ایمان رکھے، اس کی خوش کرنے والی باتوں سے خوش ہو، اس کے ڈرانے کی باتوں سے ڈرے۔ اس کی تعجب خیز باتوں سے تعجب کرے۔ نصیحت آمیز باتوں سے نصیحت حاصل کرے۔ اور جن کاموں سے روکا ہے اس سے پرہیز کرے۔ (شرح شرعۃ الاسلام : ۵۷)

قرآن مجید کے حفظ کی سنت

قرآن مجید کی تلاوت ظہر قلب سے کرے۔ دل کی گہرائیوں سے کامل توجہ سے تلاوت کرے، بغیر دیکھے ہوئے پڑھے۔

من السنة ان يستظهر القرآن اى يحفظه بحيث يقروه عن ظهر قلبه بدون النظر الى المصحف۔ (شرح شرعة الاسلام : ۵۷)

قرآن مجید کی تفسیر کی سنت

قرآن مجید کی تعلیم یعنی اس کی تفسیر وغیرہ جوانی میں سیکھے، تاکہ قرآن اس جان میں رس بس جائے، اس کے رگ وریشہ میں پیوست ہو جائے۔ **ومن السنة ان يتعلم القرآن فی حال شيبته ينحل بلحمه و دمعه۔ (شرح شرعة الاسلام : ۵۸)**

toobaa-elibrary.blogspot.com

قرآن مجید کی تلاوت کی سنت

قرآن مجید کی تلاوت رات کی نوافل تہجد میں سنت ہے، کیونکہ آپ ﷺ اور صحابہ تابعین، تبع تابعین کا اس پر عمل تھا۔

حضرت حسن بصریؒ اول لیل میں قرآن مجید کا اپنا ورد کرتے تھے۔ اور حضرت حسن آخر لیل میں قرآن کا ورد کرتے تھے۔ (شرح شرعۃ الاسلام : ۵۸)

سورۂ تین کے آخر کی سنت

آپ ﷺ والتین والزیتون کے آخر میں بلیٰ و انا علی ذالك من الشاهدين پڑھا کرتے تھے۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ سورہ تین کے آخر میں جب پہو نچتے اور یہ آیت پڑھتے، **اليس الله باحكم الحاكمين** تو اس کے بعد فرماتے و انا علی ذالك من الشاهدين ۔ (ابن سنی :۱۴۰)

سورہ قیامۃ کے آخر کی سنت

حضرت ابو ہریرہؓ فرمایا کرتے تھے کہ آپ ﷺ جب سورہ قیامہ مکمل کرتے تو **اليس ذالک بقادر علی ان یحیی الموتی** کے بعد یہ فرمایا کرتے۔ **بلی و انا علی ذالک من الشاهدين** ، آمنا بالله. (ابن سنی : ۱۴۰)

شھد اللہ لا الہ الا اللہ کی سنت

آپ ﷺ **شهد الله لا اله الا الله الخ** کے بعد **انا اشهد انك ای رب** فرمایا کرتے تھے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

زبیر ابن عوامؓ نے فرمایا کہ میں نے آپ ﷺ سے سنا جب آپ ﷺ نے یہ آیت پڑہی۔ **شهد الله لا اله الا هو والملائكة واولوا العلم قائما باالقسط لا اله الاهو العزيزالحكيم** ۔تو آپ ﷺ نے فرمایا **انا اشهد انك اى رب ۔ (ابن سنى/۱۳۹)**

باب (۴۲)

قاری قرآن کی سنتوں کا بیان

قاری قرآن کی سنت

قاری قرآن اپنے اخلاق حسنہ میں افعال مرضیہ میں دوسروں سے ممتاز رہے۔اپنے اندر درشتی اور بہت زیادہ سختی پیدا نہ ہونے دے، بہت زیادہ غصہ وغیرہ نہ کرے۔حسد نہ کرے، اور جہالت والوں کے ساتھ جہالت نہ کرے۔ (شرح شرعۃ الاسلام : ۵۸)

قاری قرآن تدبر سے قرآن پڑھے اور معانی سمجھنے کی کوشش کرے

اپنے قلب کو قرآنی آیات میں تدبر کے لئے خالی کرے،اور قرآن کے معانی پر واقف ہوئے۔یہ قاری قرآن کے لئے سنت ہے۔

ومن السنة ان يفرغ قلبه ليدبر آياته و الوقوف على معانيه فلان يقرأ الرجل آية منه بتدبيرها، احب عند الشارع من ختم القرآن كله (شرح شرعة بلا تدبر۔ الاسلام : ٦١)

toobaa-elibrary.blogspot.com

قرآن کو ترتیل و تجوید سے پڑھنا سنت ہے

و من السنة ان یرتل القرآن۔ (شرح شرعة الاسلام : ٦٥)

تلاوت کے درمیان وقف اور آیات رحمت و عذاب کی سنتیں

سنت میں سے یہ ہے کہ ہر آیت پر وقف کرے، اگر اس آیت میں اللہ کی رحمت کا ذکر ہے تو اللہ کی رحمت طلب کرے، اگر عذاب کا ذکر ہے تو عذاب الٰہی سے پناہ مانگے، اللہ کی عظمت وجلالت اور کبریائی کا ذکر ہے تو اللہ کی تسبیح و تقدیس کرے۔ (شرح شرعة الاسلام :٦٦)

روزانہ قرآن کی تلاوت مسنون ہے

قرآن مجید کی تلاوت کرنے کی روزانہ عادت بنانا کہ قرآن مجید بھول نہ جائے، یہ سنت ہے۔

و من السنة القاری ان یتعاهد ای یتحفظ القرآن و یقرا کل یوم و لیلة کیلا ینساه و لا ینفلت عنه، (شرح شرعة الاسلام : ٦٦)

کبھی کبھی قرآن مجید کی تلاوت دوسرے سے سننا بھی مسنون ہے

کبھی کبھی قرآن مجید کی تلاوت دوسرے سے سننا بھی سنت ہے۔ آپ ﷺ کبھی کبھی دوسرے کے قرآن کو سننا پسند فرماتے تھے۔

و من السنة ان یستمع القرآن احیانا لقرائة غیره فان النبی ﷺ ربما کان یحب ان یستمع قراة القرآن من غیره۔ (شرح شرعة الاسلام : ٦٨)

کسی آیت کی تاویل میں کسی سے معارضہ یا مجادلہ نہ کرے

قرآن مجید کی کسی آیت کی تاویل میں کسی سے معارضہ یا مجادلہ نہ کرے، اور اپنی رائے سے اس کی تاویل نہ کرے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

و من السنة ا لا یماری فی تاویله احدا و لا یتکلف فی تاویله به آیة (شرح شرعة الاسلام : ٦٩)

قرآن مجید کی روزانہ پانچ آیات یاد کرنا مسنون

قرآن مجید کی روزانہ پانچ آیات یاد کرنا سنت میں سے ہے، کیونکہ حضرت ابو ہریرہؓ نے آپ سے روایت فرمایا کہ آپ ﷺ نے فرمایا قرآن مجید پانچ وجوہ پر نازل ہوا، (۱) حلال (۲) حرام (۳) محکم (۴) متشابہ (۵) امثال، حلال کو حلال جانو، اور حرام کو حرام سمجھو۔ محکم پر عمل کرو۔ متشابہ پر ایمان رکھو۔ اور مثالوں سے عبرت حاصل کرو۔ (مصابیح) (شرح شرعۃ الاسلام :۷۱)

باب ۴۳

قربانی کی سنتوں کا بیان

قربانی کے متعلق ایک متروکہ سنت

شاہ عبدالحق محدث دہلویؒ نے اپنی کتاب (ما ثبت بالسنۃ) میں فرمایا، رسول اکرم ﷺ کی بعض سنتین ایسی ہیں جنہیں عام طور پر لوگوں نے ترک کر دیا، ان میں سے چند یہ ہیں۔ کہ جس نے قربانی کرنے کا ارادہ کیا، عام ازیں کہ وہ قربانی فرض ہو یا نفل، ایسے قربانی کرنے والے کولازم ہے کہ قربانی کرنے تک وہ اپنے بال اور ناخن نہ ترشوائے۔

صحیح مسلم میں حضرت ام سلمہؓ کی زبانی تحریر ہے کہ رسول الثقلین نبی خاتم النبیین نے فرمایا ماہ ذی الحجہ کے عشرہ اول میں اگر کوئی شخص قربانی کرنے کا خیال کرے، تو اسے لازم ہے کہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

قربانی کرنے تک وہ اپنے جسم اور چہرہ کے بالوں کو کاٹنے وغیرہ کے لئے ہاتھ نہ لگائے۔ (ترجمہ ما ثبت بالسنۃ :۲۴۰)

تکبیرات تشریق کی سنت

تکبیرات تشریق اپنے وقت میں ہی کہنا سنت ہے، وقت جانے کے بعد کہنا سنت کے خلاف ہے۔مبسوط میں ہے **لان ما یکون سنة فی وقتہ یکون بدعة فی غیر وقتہ۔ (مبسوط : ۹۷/۲) (الشاملہ)**

باب ﴿۴۴﴾

سر اور دیگر مقامات کے بالوں کے کاٹنے کی سنتوں کا بیان

سر منڈانے کا مسنون طریقہ

پہلے داہنی جانب والے بال منڈائے یا کتروائے پھر بائیں جانب والے بال منڈائے یا کتروائے۔

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ جب آپ نے رمی جمرہ کیا اور قربانی سے فارغ ہوئے، تو آپ نے سر منڈایا، اور بال کاٹنے والے کو پہلے آپ نے اپنا دایا جانب پیش کیا، اس نے بال منڈا آپ ﷺ نے ابوطلحہ انصاریؓ کو بلایا، اور سر مبارک کے بال ان کو دئے، پھر آپ نے اپنے سر کا بایاں جانب بال منڈنے والے کے سامنے پیش فرمایا، اور فرمایا، بال منڈو، بال کٹوانے والے نے بال منڈا۔ آپ نے ابوطلحہؓ کو وہ بال عطا فرمائے۔ اور فرمایا کہ یہ بال لوگوں میں تقسیم کردو۔ (شمائل کبری : ۱۶۷/۲)

toobaa-elibrary.blogspot.com

بالوں اور ناخن کی سنت

بال اور ناخن کٹوانے ہوتو ان کو زمین میں دفن کرے، کیونکہ آپ ﷺ کٹے ہوئے بالوں اور کٹے ہوئے ناخن کو دفن کرنے کا حکم دیتے تھے۔

عن وائل بن حجر کان یامر بدفن الشعر والاظفار۔ (طب، وائل بن حجر، کنز العمال : ۷/۷۶)

مونچھ اور ناخن کٹوانے کی سنت

جمعہ کے دن جمعہ کی نماز سے پہلے مونچھ اور ناخن کٹوائے، آپ ﷺ کا یہی معمول تھا۔

عن ابی ہریرۃؓ کان یقلم اظفارہ و یقص شاربہ یوم الجمعۃ قبل ان یروح الی الصلوۃ۔ (ھب عن ابی ہریرۃ، کنز العمال : ۷/۷۶)

مونچھ کٹانا سنت مؤکدہ ہے۔

و من السنۃ الراتبۃ ای الثابتۃ المؤکدۃ قص الشارب۔ (شرح شرعۃ الاسلام : ۲۹۷)

سر کے بالوں کی سنت

بالوں کے درمیان میں مانگ لگانا سنت ہے۔

و من السنۃ فرق الرأس ای تفریقہ و تقسیمہ الی نصفین۔ (شرح شرعۃ الاسلام : ۲۹۶)

بغل کے بالوں کی سنت

بغل کے بال اکھیڑنا سنت ہے، حلق کرنا سنت نہیں ہے۔

و من السنۃ نتف ابط ، عن ابی ہریرۃؓ ان حلق ابط لیس بسنۃ بل

toobaa-elibrary.blogspot.com

السنة نتفه، (شرح شرعة الاسلام : ۲۹۸)

موئے زیر ناف کی سنت

موئے زیر ناف مرد کو حلق کرنا یعنی دھاردار چیز جیسے استرے یا بلیڈ وغیرہ سے حلق کرنا سنت ہے۔ اگر اس کے علاوہ کسی اور چیز سے صفائی کریگا تو سنت ادا نہ ہوگی۔ (شرح شرعۃ الاسلام: ۲۹۷)

نوٹ: مذکوہ طریقہ مرد کے لئے ہے، عورت کے لئے کسی دوا صابن اور کریم وغیرہ سے صفائی کا حکم ہے۔ حلق عورتوں کے لئے بہتر نہیں ہے۔ (یعنی استرے یا بلیڈ سے مونڈنا)

باب ﴿۴۵﴾

مجلس کی سنتوں کا بیان

(۱) مجلس سے اٹھنے کی سنت [۱]

جب آپ ﷺ مجلس سے اٹھتے تھے تو دس یا پندرہ مرتبہ یا بیس مرتبہ استغفار پڑھتے۔ (کنز العمال: ۹۳/۷، بحوالہ ابن سنی)

(۲) مجلس کی سنت [۲]

مجلس مکمل ذکر اللہ کی ہو، اور موعظت اور نصیحت کی مجلس ہو یہ سنت ہے۔

و من السنة ان یکون المجلس کله ذکرا و موعظة فانه کفارة المجالس السوء قبله۔ (شرح شرعة الاسلام : ٤١٤)

toobaa-elibrary.blogspot.com

(۳) مجلس کی سنت [۳]

مجلس سے غائب بھائیوں کے لئے خیراور سلامتی کی دعا کرنا۔

و من السنة ان يدعو الله لاخيه المسلم الغائب بالخير و السلامة۔ (شرح شرعة الاسلام : ٤١٥)

باب ﴿۴۶﴾

تکیہ سے ٹیک لگانے کے متعلق سنتوں کا بیان

تکیہ استعمال کرنا سنت ہے

حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ کا بستر اور تکیہ جس پر آپ سوتے تھے، چمڑے کا تھا۔ جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔ (شمائل کبری : ۲/۳۷)

چمڑے کا تکیہ سنت ہے

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے مروی ہے آپ نے فرمایا آپ ﷺ لیٹے ہوئے تھے آپ کے سر کے نیچے چمڑے کا تکیہ تھا جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔ (شمائل کبری:۲/۳۷)

دن کے وقت بیٹھنے میں تکیہ کا استعمال سنت ہے

حضرت جابر بن سمرہؓ فرماتے ہیں کہ میں نبی پاک ﷺ کے گھر آیا تو آپ کو تکیہ پر ٹیک لگائے ہوئے دیکھا، آپ گھر میں کبھی آرام کے لئے تکیہ لگا کر بیٹھ جاتے تھے، (شمائل کبری :۲/۱۳۵)

toobaa-elibrary.blogspot.com

آپ ﷺ کا سہارا لگانے کا طریقہ

آپ ﷺ زمین چٹائی اور بستر پر ہر جگہ بیٹھ جایا کرتے تھے۔قیلہ بنت مخزمہ نے بتایا کہ ایک بار میں بھی آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی، آپ اکڑوں تشریف فرما تھے۔ جب میں نے آپ ﷺ کو اس طرح عاجزی سے بیٹھے دیکھا، تو ڈر کر کانپ گئی،

ایک مرتبہ حضرت عدی بن حاتم حاضر ہوئے، تو آپ ﷺ نے ان کو اپنے گھر لے گئے، تو ایک باندی نے آپ کی خدمت میں بچھونا پیش کیا، جس پر آپ ﷺ بیٹھا کرتے تھے۔ آپ ﷺ نے اس بستر کو اپنے اور عدی کے درمیان رکھ دیا، اور زمین پر بیٹھے گئے، عدی بتاتے ہیں کہ میں نے سمجھ لیا کہ یہ بادشاہ نہیں ہیں۔

تھوڑی دیر کے لئے لیٹنا ہوتا تو

بعض اوقات آپ ﷺ چت لیٹ جایا کرتے تھے، کبھی کبھی ایک پیر دوسرے پیر پر رکھ دیتے تھے، اور لیٹ جاتے تھے۔ کبھی آپ تکیہ سے ٹیک لگا لیتے، کبھی دائیں پہلو اور کبھی بائیں پہلو پر بھی ٹیک لگا لیتے تھے۔ جب آپ باہر تشریف لے جانے کی ضرورت محسوس کرتے تو کمزوری کی وجہ سے کسی صحابی کا سہارا لے لیتے تھے۔" (زاد المعاد : ۱۳۲/۱)

باب ﴿۴۷﴾

سردی گرمی سے بچنے کے متعلق سنت کا بیان

toobaa-elibrary.blogspot.com

گرمی یا سردی سے حفاظت کے لئے سر پر رومال ڈالنا

سر پر رومال رکھنا سنت ہے

آپ ﷺ ٹوپی اور عمامہ کے اوپر رومال یا اس کے مانند کوئی کپڑا سر پر ڈال لیتے تھے تا کہ دھوپ وغیرہ سے حفاظت ہو سکے۔ امام بخاریؒ نے صحیح بخاری میں مستقل ایک باب قائم فرمایا، (باب التقنع) کہ آپ سر پر رومال کے مانند کپڑا باندھ لیتے تھے۔

آپ ﷺ ہجرت کے سلسلہ میں صدیق اکبرؓ کے پاس دو پہر میں تشریف لے گئے، تو سر پر کپڑا رکھے ہوئے تھے۔ ملا علی قاریؒ اس کی شرح میں لکھتے ہیں کہ ظاہر ہے کہ عمامہ کے اوپر سے کوئی کپڑا رکھ کر اپنے سر کو ڈھانکے ہوئے تھے۔ (شمائل کبری : ۴۷۲/۵،۴۷۳)

نوٹ: اہل علم حضرات کے درمیان مروجہ رومال رکھنے کا جو طریقہ رائج ہے اسی تقنع کے مفہوم میں داخل ہونے کی وجہ سے مسنون ہے۔ علامہ مناوی نے اس طرح رومال کے استعمال میں رکھنے کی تاکید کی ہے۔ اور اس کو شعائر علماء میں سے بتایا ہے۔ (شمائل کبری: ۴۷۳/۵)

باب ﴿۴۸﴾

لباس کے متعلق بقیہ چند سنتوں کا بیان

سفید لباس مسنون ہے

حضرت ابو ذرؓ نے فرمایا کہ میں نبی پاک ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ کو سفید لباس میں ملبوس دیکھا۔ (بخاری :۸۶۷/۲، شمائل کبری :۲۲۵/۱)

نیز حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ سفید کپڑے پہنا

toobaa-elibrary.blogspot.com

کرو۔ یہ تمہارا بہترین لباس ہے۔ اور ایسے کپڑوں میں مردوں کو دفن کیا کرو۔ (ترمذی: ۱۱۸/۱، ابوداؤد : ۵۶۲/۲، شمائل کبری : ۲۲۵/۱)

آپ ﷺ کے قمیص کی مسنون لمبائی

حضرت عبد اللہ بن عباسؓ نے فرمایا کہ آپ ﷺ جو کرتہ زیب تن فرماتے تھے وہ ٹخنوں سے اوپر تھا۔ علامہ قسطلانی نے بیان فرمایا کہ آپ ﷺ کے کرتے کی لمبائی نصف ساق تک ہوتی تھی۔ (شمائل کبری : ۲۱۱/۱، زاد المعاد : ۱۴۴/۳)

آستین کی مقدار مسنون

حضرت اسماءؓ فرماتی ہیں کہ آپ کے کرتے کی آستین گٹوں تک ہوتی تھی۔ حضرت ام سلمہؓ کی روایت میں ہے کہ آپ ﷺ کی آستین گٹوں تک ہوتی تھی، (ابوداؤد، ترمذی : سیرۃ الشامی، شمائل کبری : ۲۱۱/۱)

کرتے کا مسنون گریبان

گریبان بیچ میں سینہ پر رکھنا سنت ہے۔ امام بخاریؒ نے صحیح بخاری شریف میں اس موضوع پر مستقل باب قائم فرمایا ہے، کہ قمیص کا گریبان سینہ پر ہو، جس کا مقصد یہ ہے کہ گریبان سینہ کی طرف سنت ہے۔

علامہ سیوطی اور علامہ عینی نے لکھا ہے کہ حضور ﷺ کا گریبان سینہ پر ہوتا تھا۔ علامہ عبد الحیؒ نے لکھا ہے کہ آپ ﷺ کا گریبان بیچ میں ہوتا تھا، دائیں، بائیں جانب نہیں ہوتا تھا۔ (شمائل کبری : ۲۱۲/۱)

toobaa-elibrary.blogspot.com

تہبند و لنگی کی مقدار مسنون

حضرت سلمہ ابن اکوعؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان غنیؓ لنگی نصف پنڈلی تک پہنا کرتے تھے، اور فرماتے تھے کہ یہی ہیئت میرے آقا حضور ﷺ کے لنگی کی تھی۔ (شمائل، ترمذی : ۹)

نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ مومن کا تہبند نصف پنڈلی تک ہونا چاہیے، اور ٹخنوں کے درمیان (یعنی ٹخنوں سے کچھ اوپر) بھی ہو تو کوئی حرج نہیں۔ (ابن ماجہ: ۲/۲۹۴، شمائل کبری: ۱/۲۲۷)

چادر انبیاء کی سنت ہے

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ چادر اوڑھنا سر پر کپڑا رکھنا انبیاء کی سنت ہے۔ (سیرۃ الشامی : ۷/۴۵۵)

حضرت ابن عمرؓ کی ایک دوسری روایت میں ہے کہ چادر عربوں کا لباس ہے، چادر اوڑھنا ایمان کی نشانی ہے، آپ ﷺ چادر اوڑھتے تھے۔

حضرت عبداللہ ابن مبارکؒ نے ذکر کیا ہے کہ آپ ﷺ کے پاس ایک حضرمی چادر تھی جس کی لمبائی ۴/ ہاتھ، چوڑائی دو ہاتھ ایک بالشت تھی۔ (شمائل کبری : ۱/۲۲۳)

باب ﴿۴۹﴾

سونے کی چند بقیہ سنتوں کا بیان

بعد العشاء کی سنت

عشاء کے بعد امور دنیا میں سے کسی چیز کا تذکرہ نہ کرنا سنت ہے۔ اس لئے کہ آپ

toobaa-elibrary.blogspot.com

ﷺ نے عشاء سے پہلے سونے کو منع فرمایا ہے اور عشاء کے بعد امور دنیا سے متعلق باتیں کرنے سے منع فرمایا۔

و من السنة ان لا يذكر شيئا من امور الدنيا بعد العشاء الاخيرة۔

(شرح شرعة الاسلام : ٣٥٤)

سونے سے پہلے وضو، طہارت، استنجاء وغیرہ کے لئے پانی کا انتظام کرنا سنت ہے

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ہم (ازواج مطہرات) آپ ﷺ کے لئے رات ہی سے مسواک اور وضو و طہارت وغیرہ کا پانی رکھ دیتے تھے۔ جب اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو بیدار فرماتے، آپ بیدار ہوتے، مسواک فرماتے وضوء کرتے، پھر سات رکعت نماز تہجد ادا فرماتے۔ (شمائل کبری : ۵۱/۲)

حضرت ابو زید انصاریؓ کی روایت میں ہے کہ آپ ﷺ کے گھر میں مرغ آپ ﷺ کے ساتھ رات میں رہتا تھا، شیخ محبّ الدین طبری نے بیان کیا ہے کہ آپ کے پاس سفید مرغ تھا۔ (شمائل کبری :۱۸۴/۳)

حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے سفید مرغ کے رکھنے اور پالنے کا حکم دیا ہے۔ جس گھر میں یہ سفید مرغ ہوگا شیطان اور جادوگر قریب نہ آئے گا، اور سانپ بچھو وغیرہ بھی قریب نہ آئیں گے۔ (شامی: ۴۱۴/۷، بحوالہ شمائل کبری : ۱۸۶/۳)

سونے سے پہلے پینے کے پانی کا انتظام کرنا سنت ہے

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نبی ﷺ کے لئے رات میں تین ڈھکے ہوئے برتن کا انتظام رکھتی تھی۔ (۱) وضوء کے پانی کا برتن (۲) مسواک کا برتن (۳) پینے کے پانی کا برتن۔ (شمائل کبری : ۵۲/۲)

toobaa-elibrary.blogspot.com

تہجد کی نماز کے لئے اٹھنے کا انتظام کرنا سنت ہے

حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ تہجد کی نماز کے لئے اس وقت بیدار ہو جاتے تھے جس وقت مرغ بانگ دیتا۔ (بخاری شریف : ۱۵۲/۱)

علامہ ابن حجر نے فرمایا ہے کہ مرغ دوثلث رات گذرنے پر بانگ دیتا ہے، جس وقت رات ایک ثلث باقی رہ جاتی ہے۔ فتح الباری : ۱۷/۴ (شمائل کبری : ۱۸۴/۳)

فائدہ: تہجد کی نماز کے لئے اٹھنے کے واسطے آلارام وغیرہ سے بھی سنت ادا ہو جائے گی۔۱۲

رات میں سونے اور عبادت کرنے کا مسنون طریقہ

حضرت اسود کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے معلوم کیا کہ رات کی عبادت کے متعلق آپ ﷺ کا کیا معمول تھا، حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ آپ شروع رات میں تو سو جاتے، پھر جب سحر کا وقت (ثلث لیل کے قریب) ہوتا تو بیدار ہو کر طاق رکعت نماز ادا کرتے، (چونکہ وتر بھی پڑھتے تھے) پھر بستر پر تشریف لاتے تھے، اگر بیوی سے کچھ ضرورت ہوتی تو اس سے پورا فرماتے، پھر سو جاتے۔ پھر جیسے ہی اذان سنتے تیزی سے اٹھتے، اگر غسل کی حاجت ہوتی تو غسل فرماتے ورنہ وضوء فرما کر نماز کو تشریف لے جاتے۔ (شمائل کبری : ۵۳/۴)

چارپائی پر سونا مسنون ہے

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ کے پاس ایک چارپائی تھی، جس کے پائے ساگوان لکڑی کے تھے، آپ اس پر آرام فرماتے تھے، یہانتک کہ آپ ﷺ کی وفات ہوگئی۔ (شمائل کبری : ۵۴/۲)

ایک دوسری روایت میں ہے وہ فرماتی ہیں کہ قریش کو چارپائی پر سونا بہت پسند تھا، جب آپ ﷺ مدینہ تشریف لائے تو حضرت ابوایوبؓ کے یہاں آپ نے قیام کیا، آپ ﷺ

toobaa-elibrary.blogspot.com

نے ابوایوب سے پوچھا کہ تمہارے پاس چارپائی نہیں ہے، انہوں نے کہا خدا کی قسم نہیں ہے، اسدابن زرارہ کو یہ خبر ہوئی تو انہوں نے ایک چارپائی آپ ﷺ کے پاس بنوا کر بھجوادی۔ جس کے پائے ساگوان کے تھے، آپ ﷺ تا وفات اس پر سوتے رہے۔(شمائل کبری : ۵۵/۲)

ذکر کرتے ہوئے سو جانا سنت ہے

آپ ﷺ کی عادت طیبہ تھی کہ ذکر کرتے رہتے تھے، یہاں تک کہ نیند آجاتی تھی۔ چنانچہ آپ ﷺ دائیں کروٹ ہو کر ذکر میں مشغول رہتے۔ یہاں تک کہ نیند آجاتی۔ (شمائل کبری:۷۶/۲)

کثرت سے سر پر تیل لگانا سنت ہے

حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ کثرت سے سر میں تیل لگاتے تھے، اور پانی سے داڑھی سنوارتے تھے۔ (شمائل کبری : ۲)

سوتے وقت سورہ الم سجدہ پڑھنا مسنون ہے

سوتے وقت سورہ الم سجدہ پڑھنا اور سورہ ملک پڑھنا سنت ہے۔اسی طرح سورہ حم سجدہ اور سورہ ملک پڑھنا بھی مسنون ہے۔

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ اس وقت تک نہ سوتے تھے جب تک کہ سورہ الم سجدہ اور سورہ ملک نہ پڑھ لیتے تھے۔ (ترمذی شریف : ۱۷۸/۲)

اسی طرح حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا حضرت جبریل نے مجھے حکم دیا کہ اس وقت تک نہ سوؤں جب تک کہ حم سجدہ اور تبارک الذی نہ پڑھ لوں۔ (بیہقی فی شعب الایمان، درمنثور: ۲۳۳/۷، کنز العمال : ۲۳۹/۱۹، بحوالہ الدعاء المسنون : ۲۴۹)

toobaa-elibrary.blogspot.com

باب ﴿۵۰﴾

سرمہ لگانے اور داڑھی میں کنگھی کرنے کی سنت کا بیان

سرمہ لگانے کے تین مسنون طریقہ

آپ ﷺ سے سرمہ لگانے کے متعلق تین طریقہ منقول ہیں (۱) دونوں آنکھوں تین تین سلائی لگائے (۲) دائیں آنکھ میں تین اور بائیں آنکھ میں دو سلائی لگانا (۳) دونوں آنکھوں میں دو دو سلائی لگائے پھر دونوں آنکھوں مین ایک مشترک لگائے۔ اسی طرح اس کا بھی اختیار ہے کہ پہلے ایک آنکھ مین مقدار مسنون لگائے پھر دوسری آنکھ میں لگائے، یا ایک مرتبہ دائیں میں لگائے پھر بائیں میں لگائے، پھر دائیں میں پھر بائیں میں علامہ مناوی نے فرمایا کہ بہتر تیسرا طریقہ ہے کہ اس میں دائیں سے ابتداء اور بائیں پر انتہاء ہے۔ (شمائل کبری ۲/۱۴۱)

داڑھی میں کنگھی کرنا سنت ہے

داڑھی میں کنگھی کرنا سنت ہے، حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ بہت کثرت سے سر میں تیل لگاتے تھے، اور داڑھی مبارک میں کنگھی فرماتے تھے۔ (مشکوۃ : ۳۸۱)

نیز حضرت جابر بن سمرہؓ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ پہلے تیل لگاتے، پھر کنگھی فرماتے تھے، حضرت حسن سے مرسلاً مروی ہے کہ آپ ﷺ داڑھی مبارک کنگھی سے سنوارتے تھے۔ (سبل الہدی : ۷/۵۴۶، شمائل کبری : ۲/۱۹۵)

toobaa-elibrary.blogspot.com

باب ﴿۵۱﴾

خط وکتابت سے متعلق سنتوں کا بیان

خط وکتابت کا مسنون طریقہ

خط لکھنے میں پہلے مُرسِل اپنا نام لکھے اس طرح کہ فلاں ابن فلاں کی طرف سے یہ خط ہے فلاں ابن فلاں کی طرف۔ یعنی مُرسَل الیہ پر مرسِل اپنا نام مقدم کرے یہ سنت ہے۔ یہ اھل عجم کا طریقہ ہے کہ پہلے مرسَل الیہ کا نام لکھتے ہیں اور اخیر میں مرسِل اپنا نام لکھتا ہے۔ جواز میں کلام نہیں لیکن سنت یہ ہے کہ مرسِل پہلے اپنا نام لکھے پھر مرسَل الیہ کا نام لکھے حضور ﷺ اور صحابہؓ کے خطوط لکھنے کا بھی یہی طریقہ تھا۔ قوله تعالیٰ اِنه من سليمان وانه بسم الله الرحمن الرحيم من السنة تقديم اسم الكاتب على اسم المكتوب اليه فى الكتاب. تضمنت الآية على سائل تتعلق بأداب الكتاب اولیٰ ۔ ان من ادب الكتاب تقديم اسم الكاتب على خلاف رسم العجم. حيث يكتبون اسم المكتوب اليه فى الاول واسم الكاتب فى آخره وبتقديم اسم الكاتب جرت سنة نبينا ﷺ فى عامة كتبه الى الملوك كماهو المعروف والمشهور (احكام القرآن تھانوی : ۳/ ۳۲)

خط کا مضمون لکھنے کی سنت

بسملہ کو خط کے مضمون پر مقدم کرنا سنت ہے یعنی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھے پھر خط کا مضمون لکھے۔ السنة تقديم البسملة على مضمون الكتاب الثانية تقديم البسملة على مضمون الكتاب وهو ايضا سنة نبينا ﷺ (احكام القرآن

toobaa-elibrary.blogspot.com

تھانوی : ۳/ ۳۳)

باب ﴿۵۲﴾

عطر لگانے سے متعلق چند سنتوں کا بیان

عطردان اپنے پاس رکھنا سنت ہے

حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ کے پاس عطردان تھا جس سے آپ ﷺ عطر لگایا کرتے تھے۔ (اداب، بیہقی : ۴۰۹، بحوالہ شمائل کبریٰ : ۲/ ۲۷۵)

سر اور داڑھی میں عطر لگانا ملنا مسنون ہے

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں خوشبوں کے نشانات تو آپ ﷺ کے سر میں دیکھتی تھی (بخاری شریف : ۱/ ۲۰۸)

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں آپ ﷺ داڑھی اور سر مبارک پر ورس (ایک خوشبودار پتی) اور زعفران لگاتے تھے (دلائل النبوۃ : ۱/ ۲۳۸، شمائل کبریٰ : ۲/ ۲۷۶)

حضرت سلمہ بن اکوعؓ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ مشک کو لیتے سر اور داڑھی پر لگاتے۔ (کنز العمال : ۷/ ۲۷، مرقات : ۴/ ۴۶۲)

حضرت عائشہؓ فرماتی ہے کہ میں آپ ﷺ کے مانگ میں خوشبو کے نشانات دیکھ رہی ہوں (بخاری شریف : ۱/ ۲۰۸، طحاوی : ۲/ ۳۶۵، بحوالہ شمائل کبریٰ : ۲/ ۲۷۷)

عود اور کافور کی دھونی سنت ہے تاکہ گھر خوشبودار ہو جائے

حضرت ابن عمرؓ جب دھونی دیتے تو عود خالص اور کافور مع عود کے دھونی دیتے تھے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

اور فرماتے تھے کہ اسی طرح رسول اللہ ﷺ دھونی دیتے تھے۔(مشکوٰۃ شریف:۲/۳۸۱،نسائی شریف : ۲/۲۸۳)

فائدہ :-لوبان یا عمدہ اگربتی جلاکر بھی گھر کوخوشبو دار کرنے اور دھونی سے مقصد حاصل ہوسکتا ہے۔(شمائل کبریٰ : ۲/۲۷۱)

عطر مجموعہ لگانا سنت ہے

حضرت عائشہؓ فرماتی ہے کہ میں نے آپ ﷺ کو ذریرہ خوشبو اپنے ہاتھوں سے لگایا۔حدیث کی شرح میں علامہ عینیؒ نے فرمایا کہ ہر مجموعہ عطر ذریرہ ہے۔(عینی : ۲۲/۶۲)اور ابن حجرؒ نے لکھا ہے کہ ذریرہ چند خوشبوؤں کا مجموعہ اور مرکب ہے اور ابن حجرؒ نے علامہ نووی کے حوالہ سے لکھا ہے کہ ذریرہ ھندوستان سے آنے والے عطروں میں سے ہے۔(فتح الباری : ۱۰/۳۷۱،بحوالہ شمائل کبریٰ : ۲/۲۷۰)

عورتوں کا اپنے شوہروں کے کپڑوں کو عطر اپنے ہاتھ سے لگانا

شوہر والی عورتوں کا اپنے ہاتھ سے اپنے شوہروں کے کپڑوں کو عطر لگانا سنت ہے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہے کہ میں نبی پاک ﷺ کو اپنے ہاتھوں سے خوشبو لگاتی تھی (بخاری شریف : ۲/۸۷۷،بحوالہ شمائل کبریٰ : ۲/۲۶۶)

اعزاز واکرام عطر سے کرنا سنت ہے

حضرت زینبؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ لوگوں کا اکرام کرو۔اور افضل طریقہ اکرام کا عطر کے ساتھ ہے کہ اس میں کوئی تکلف نہیں۔یعنی عطر ھدیہ میں دیدے یہ عمدہ اکرام کا طریقہ ہے(مجمع الزوائد : ۵/۱۶۱،بحوالہ شمائل کبریٰ : ۲/۲۷۴)

toobaa-elibrary.blogspot.com

آپ ﷺ کا پسندیدہ عطر مشک اور عود

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ کو خوشبوؤں میں سب سے زیادہ مشک اور عود پسند تھا (سبل الہدیٰ : / ۵۳۷)

فائدہ:- اس لئے مشک اور عود کا استعمال مسنون اور زیادہ باعث ثواب ہوگا۔ (شمائل کبریٰ : ۲/۲۷۱)

جمعہ کے دن عطر لگانے کا اہتمام کرنا سنت ہے

حضرت سلمان فارسیؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے اور اچھی طرح طہارت کرے تیل لگائے اور گھر کی خوشبو عطر لگائے پھر نکلے اور دو آدمیوں کے درمیان پھاندے نہیں پھر جس مقدار چاہے نماز پڑھے اور جب امام خطبہ دے تو خاموش ہو جائے ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ کے درمیان کے گناہوں کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔ (بخاری شریف : ۱/۱۲۱، بحوالہ شمائل کبریٰ : ۲/۲۶۸)

ابن ماجہ شریف میں حضرت ابن عباسؓ سے روایت ھے جس میں جمعہ کے دن عطر لگانے کا حکم ہے۔ نیز ترمذی میں براء بن عازبؓ سے مروی ہے کہ گھر میں جو عطر موجود ہو وہ استعمال کرو۔ نیز ملا علی قاریؒ نے شرح شمائل جمع الوسائل صفحہ ۵ پر جمعہ کے دن عطر لگانے کو سنت ذکر فرمایا (مستفاد۔ شمائل کبریٰ : ۲/۲۶۸)

باب ۵۳

بیعت کے سنت ہونے کا بیان

toobaa-elibrary.blogspot.com

بیعت سنت رسول ﷺ ہے

بیعت کی حقیقت یہ ہے کہ وہ مرشد اور اس کے مرید کے درمیان ایک معاہدہ ہوتا ہے، مرشد یہ وعدہ کرتا ہے کہ وہ اس کو اللہ تعالیٰ کے احکام کے مطابق زندگی گذارنا سکھائے گا، اور مرید وعدہ کرتا ہے مرشد جو بتلائے اس پر عمل ضرور کرے گا یہ بیعت فرض وواجب تو نہیں اس کے بغیر بھی مرشد کی رہنمائی میں اصلاح نفس کا مقصد حاصل ہوسکتا ہے۔ لیکن بیعت چونکہ رسول اللہ ﷺ اور صحابۂ کرام کی سنت ہے اور معاہدہ کی وجہ سے فریقین کو اپنی ذمہ داریوں کا احساس بھی قوی رہتا ہے۔ اس لئے بیعت سے اس مقصد کے حصول میں بہت برکت اور آسانی ہوجاتی ہے

(امدادالاحکام : ۱/ ۴۸)

باب ﴿۵۴﴾

تنہا اور سب کے ساتھ چلنے کی سنت کا بیان

تنہا اور دوسروں کے ساتھ چلنے کی سنت

جب آپ ﷺ چلتے تو خم کھا کر چلتے تھے۔ اور آپ سب لوگوں سے تیز۔ زیادہ اچھے انداز میں اور زیادہ سکون سے چلتے تھے۔

حضرت ابوھریرہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ سے زیادہ حسین نہیں دیکھا گویا آپ ﷺ کے چہرہ مبارک پر سورج چمک رہا ہے اور میں نے نبی ﷺ سے زیادہ تیز رفتار کسی کو نہیں دیکھا گویا کہ زمین آپ ﷺ کے خاطر لپٹی جارہی ہے اور ہم پوری کوشش کرتے لیکن

toobaa-elibrary.blogspot.com

آپ کو نہ پا سکتے تھے۔

حضرت علی بن ابی طالبؓ نے فرمایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب چلتے تو خم کھا کر چلتے۔ گویا بلندی سے اتر رہے ہیں (زادالمعاد : ۱/۱۲۰)

باب ﴿۵۵﴾

مریض کے متعلق سنتوں کا بیان

(۱) مسلمان مریضوں کی عیادت کرنا سنت ہے

مسلمان مریضوں کی عیادت کرنا سنت ہے کیونکہ آپ ﷺ مریضوں کی عیادت کرتے تھے۔ ومن سنة الاسلام والدين عيادة المرضىٰ المسلمين (شرح شرعۃ الاسلام : ۵۵۳)

(۲) بعض مریضوں کی عیادت سنت غیر مؤکدہ ہے۔

اپنے مسلمان بھائی کو کوئی مرض لاحق ہو گیا ہو تو اس کی عیادت کرنا سنتِ مؤکدہ ہے۔ مگر تین امراض میں سنت غیر مؤکدہ ہے۔ (۱) صاحب رمد یعنی آشوب چشم والے کی (۲) صاحب ضرس دھاڑ کے درد والے کی۔ (۳) صاحب دنبل یعنی پھوڑے والے یا پھنسی والے کی عیادت سنت غیر مؤکدہ ہے۔ (شرح شرعۃ الاسلام : ۵۵۵)

(۳) مریض کو تکلیف دینے سے بچنا بھی سنت

حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے فرمایا مریض کی عیادت ایک مرتبہ سنت ہے دوسری مرتبہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

نفل ۔اور شرح شرعۃ الاسلام میں لکھا ہے کہ مریض کی عیادت میں یہ سنت ہے کہ ایک دن چھوڑ کر یا دودن چھوڑ کر عیادت کرے روزانہ نہ جائے کہ مریض کو تکلیف پہنچے۔(شرح شرعۃ الاسلام : ۵۵۴)

(۴)مریض اور پریشان حال شخص سے متعلق سنت

مرض کی تکلیف یا کسی اور پریشانی یا مصیبت کی وجہ سے موت کو نہ مانگنا موت کی تمنا نہ کرنا بلکہ اس تکلیف مرض پریشانی کے دوری کے لئے دعاء کرنا سنت ہے۔ ومن السنة ماقال النبی ﷺ لایتمنین احدکم الموت من ضر اصابہ' ۔ (شرح شرعۃ الاسلام : ۵۵۷)

(۵)مریض کے لئے سنت کیا ہے؟

مریض کے لئے سنت ہے کہ وہ حالت مرض میں سب گناہوں سے سچی پکی توبہ کرے۔ومن السنة ان یتوب عن معاصیه کلها فی مرضته ۔(شرح شرعۃ الاسلام : ۵۵۹)

(٦)مریض کے پاس پڑھنے کی مسنون دعاء

جب مریض کے پاس جائے تو یہ دعاء ۷ مرتبہ پڑھنا مسنون ہے اسأَلُ اللّٰہ العظیمَ رَبَّ العرشِ العظیمِ اَن یَشْفِیَكَ

حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو آدمی کسی مریض کی عیادت کرے اور اس کے پاس ۷؍مرتبہ یہ دعاء پڑھے تو اگر موت مقدر نہ ہوگی تو اس مرض سے عافیت ہوگی دعاء یہ ہے:-اسأَلُ اللّٰہَ العظیمَ رَبَّ العرشِ العظیمِ اَن یَشْفِیَكَ (ابوداؤد : ۴۴۲،اذکار نووی : ۱۱۴،بحوالہ الدعاء المسنون : ۳۱۹)

والسنة ان یدعو له بالشفاء ثم یقوم وفی الحدیث مامن مسلم یعود

toobaa-elibrary.blogspot.com

مسلما فیقول سبع مراتٍ(اسألُ اللّٰہَ العظیمَ رَبَّ العرشِ العظیمِ اَن یَشْفِیْکَ) الاشفاء(شرح شرعۃ الاسلام : ۵۵۵)

(۷)مریض سے بھی دعاء کی درخواست کرنا سنت ہے

مریض سے دعاء کی درخواست کرنا سنت ہے۔حضرت عمر بن خطابؓ سے مروی ہے کہ مجھ سے نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ جب تم مریض کے پاس آؤ تو ان سے دعاء کی درخواست کرو کہ ان کی دعاء فرشتوں کے مانند ہے۔(ابن ماجہ)(ابن سنی:۵۰۷،بحوالہ الدعاء المسنون:۳۱۳)

عیادت کرنے والے کے لئے سنت ہے کہ وہ مریض سے بھی دعاء کی درخواست کرے۔

ومن السنۃ ان تامر المریض ان یدعولک فان دعائہ کدعاء الملائکۃ۔(شرح شرعۃ الاسلام : ۵۵۵)

باب (۵۶)

قریب المرگ سے متعلق سنتوں کا بیان

قریب المرگ سے متعلق سنتیں

جب موت کا وقت آئے تو اس شخص کے لئے سنت ہے کہ وہ ذکر اللہ کی کثرت کرے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ میں بالکل مشغول نہ ہو۔ ومن السنۃ ان یکثر ذکر اللہ حین یحضرہ الملك بل لایشتغل بغیرہ تعالیٰ۔(شرح شرعۃ الاسلام : ۵۶۴)

toobaa-elibrary.blogspot.com

قریب المرگ کی سنت[۲]

قریب المرگ کوکلمۂ شہادت کی تلقین کرنا سنت ہے۔ومن السنة ان یلقن المیت شهادة ان لاالہ الااللہ وان محمدا رسول اللہ ۔(شرح شرعۃ الاسلام : ۵۶۷)

قریب المرگ سے متعلق سنت[۳]

جب کسی کی موت کاوقت قریب آجائے تواس کے سامنے سورۂ یٰسٓ کی تلاوت کرنا سنت ہے تاکہ نزع کی تکلیف کم ہواور آسانی سے اس کی روح قبض کی جائے۔(شرح شرعۃ الاسلام : ۵۶۵)

مرض الموت میں مبتلا شخص کی سنت[۳]

(۱)مرض الموت میں مبتلا شخص کے لئے سنت ہے کہ وہ اپنے رشتے داروں اور متعلقین کے لئے اچھی وصیت کردے۔

(۲)ایک سنت یہ ہے کہ وہ اپنے مال میں سے ثلث مال کی وصیت کرے۔ومن السنة حسن الوصیة عند الموت ولا یبیت فی مرضه لیلتین الا وصیته مکتوبة عنده والسنة ان یوصی بثلث مال فان النبی ﷺ امر بذلك ۔ ویوصی بارضاء خصومه وقضاء دیو نه اورقضاءدیون اوراس کا جس سے جھگڑا وغیرہ یا کچھ اختلاف ہوااس سے معافی کی وصیت کرے۔(شرح شرعۃ الاسلام : ۵۶۰)

قریب المرگ مریض سے متعلق سنت[۴]

جب آدمی قریب المرگ ہوجائے تواس کے لئے سنت ہے کہ وہ اللہ کے ساتھ حسن ظن رکھے اوراللہ سے غالب امید رکھے وہ اس کو بخش دے گا اس کے گناہ معاف کردے گا۔اللہ کی

toobaa-elibrary.blogspot.com

رحمت سے ناامید نہ ہو۔(شرح شرعۃ الاسلام : ۵۵۹)

میت کی سنتیں[۱]

مرنے والے کی جب روح نکل جائے تو اس کا چہرہ ڈھانکنے میں جلدی کرنا سنت ہے اوراس کی آنکھیں ڈھاپ دے اس کے دونوں جبڑوں کو باندھے۔اوراس میت کو کپڑے سے ڈھاپ دے یہ سنت ہے۔(شرح شرعۃ الاسلام : ۵۷۰)

میت کی سنت[۲]

بہت سفید کفن سنت ہے کفن اچھا ہونا سنت ہے بہت گھٹیا بھی نہ ہو اور نہ بہت زیادہ فاخرانہ ہو۔(شرح شرعۃ الاسلام : ۵۷۰)

میت کے گھر والوں کے لئے سنت[۳]

رسومِ جاہلیت سے بچنا سنت ہے یعنی گریباں پھاڑنے سے اور چہرے پر مارنے سے اوربا ل منڈھانے سے پرہیز کرنا۔ ومن السنة ان يتوقى رسوم الجاهلية من شق الجيوب وضرب الخدود وحلق الشعر۔(شرح شرعۃ الاسلام : ۵۷۲)

جس کے گھر میت ہوگئی ہو اس کے لئے سنت[۴]

جس کے گھر میت ہوگئی ہے وہ لاحول ولاقوة الا بالله العلى العظيم کی کثرت کرے۔آپ ﷺ نے اس کا حکم فرمایا۔والسنة ان يستكثر من قول لاحول ولاقوة الا بالله العلى العظيم فان النبى ﷺ امر بذلك ۔(شرح شرعۃ الاسلام : ۵۷۱)

موت کی خبر سننے والوں کے لئے سنت

جب کبھی کسی مسلمان بھائی کی موت کی خبر سنے تو انا لله وانا اليه راجعون ،

toobaa-elibrary.blogspot.com

اللھم ارفع درجته فی المھدیین۔(شرح شرعۃ الاسلام : ۵۶۹)

صحابۂ کرام موت کی خبر پر انا للہ وانا الیه راجعون پڑھا کرتے تھے۔(شرح شرعۃ الاسلام : ۵۶۸)

باب ﴿۵۷﴾

میت کے کفن دفن اور غسل وغیرہ اور دفن کے بعد کی سنتوں کا بیان

آپ ﷺ کا کفن مبارک

غسل سے فراغت کے بعد آپ ﷺ کے جسم اطہر کو خشک کیا گیا۔ پھر آپ ﷺ کو تین کپڑوں کا کفن دیا گیا۔ جس میں دو سفید کپڑے تھے اور ایک یمنی چادر تھی ۔(ما ثبت بالسنۃ مترجم : ۱۳۰)

کفن کے کپڑوں کی سنت

کفن کے کپڑے طاق عدد ہونا چاہئے یعنی مرد کے لئے تین عدد اور عورت کے لئے پانچ عدد۔(بدائع الصنائع : ۱/۳۰۶)

مبسوط میں ہے۔والسنة فیه ان یکون وتراً ۔(مبسوط : ۲/۶۰)(الشاملہ سیڈی)

میت کے غسل کی سنت[۱]

میت کو اس پانی سے نہلانا سنت جو بیری کے پتے ڈالکر گرم کیا گیا ہو۔

بدائع میں ہے۔ وکذلك جرت السنة فی غسل المیت بالماء المغلی

toobaa-elibrary.blogspot.com

بالسدر۔(بدائع الصنائع : ۱/۳۰۱)

کسی مسلمان کا کافر باپ یا بھائی وغیرہ کو غسل دینا سنت موتیٰ ہے[۲]

مبسوط میں ہے۔لا بأس بان یغسل المسلم اباه الکافر اذامات ویدفنه لمابینا ان الغسل سنه الموتی من بنی آدم وهو مع کفره منهم والولد المسلم مندوب الی بر والده وان کان مشرکا قال الله تعالیٰ ووصینا الانسان بوالدین احسانا ۔ (الاحقاف)(مبسوط : ۲/۵۳)(الشاملہ سیڈی)

میت کو غسل دینے کا سنت طریقہ[۳]

پہلے اس کے سر کو دھوئے پھر داڑھی کو دھوئے گل خطمی کے ذریعہ پھر بائیں کروٹ پر لٹا کر اور پانی اور بیری کے ذریعہ خوب دھوئے دائیں جانب کو اس لئے دائیں جانب سے شروع کرنا سنت ہے۔لان السنة هو البداءة بالمیامن (ہدایہ : ۱/۸۸)(بدائع الصنائع : ۱/۳۰۱)(درمختار مع الشامی : ۱/۱۹۶)(عالمگیری : ۱/۱۵۸)

میت کو غسل دینے کے مستحقین[۴]

رشتے داروں میں میت کے جو سب سے قریب ہو اس کو غسل دینا سنت ہے اگر وہ غسل کے شرائط وآداب جانتا ہو۔اگر نہ جانتا ہو تو اہل امانت اہل ورع متقی پرہیزگار غسل دیوے۔(شرح شرعۃ الاسلام : ۵۷۱)(عالمگیری : ۱/۱۵۹)

میت کی سنت[۱]

مرنے والوں کو بھلائی سے یاد کرے اس کے محاسن کا تذکرہ کرے۔اس کی برائیوں کا ذکر نہ کرے آپ ﷺ نے اسی طرح حکم فرمایا۔فان النبی ﷺ لاتسبوا الاموات

toobaa-elibrary.blogspot.com

فانهم افضوا الى ماقدموا۔ ومن السنة ان لايذكر ميتامن المسلمين الا بخير فانه امر بذلك۔(شرح شرعۃ الاسلام : ۵۸۱)(عالمگیری : ۱/۱۵۹)

میت کو دفن کرنے کی سنت[۲]

جب میت کو دفن کرے تو اس کا چہرہ قبلہ کی طرف کرنا سنت ہے میت کو داہنی کروٹ پر لٹایا جائے گا تو میت کا رخ قبلہ کی طرف ہو جائے گا۔ جب میت کو قبر میں رکھا جائے تو قبر میں رکھنے والا یہ دعاء پڑھے۔بسم الله وعلى ملة رسول صلی اللہ علیہ وسلم۔(شرح شرعۃ الاسلام : ۵۷۶)(عالمگیری : ۱/۱۶۶)(بدائع الصنائع : ۱/۳۱۹)

میت کے دفن کے بعد کی سنت[۳]

جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم میت کے دفن سے فارغ ہوتے تو تھوڑی دیر کھڑے رہتے اور فرماتے کہ تمہارے بھائی کے لئے استغفار کرو اور اس کے لئے ثابت قدمی کی دعاء کرو۔ كان اذا فرغ من دفن الميت وقف عليه فقال استغفروا لاخيكم وسلواله التثبيت فانه الآن يسئل (د۔عثمان)،کنزالعمال : ۷/۹۷)

میت کے غسل کی تحقیق

میت کو غسل دینا واجب علی الکفایہ ہے۔اس غسل کو سنتِ موتی بھی کہتے ہیں جیسا کہ ایک روایت میں ہے۔ هذه سنة موتاكم ۔یہاں سنت بمعنی واجب کے ہے۔میت کے جسم پر سے ایک مرتبہ پانی بہانہ واجب ہے۔تین مرتبہ پانی بہانا سنت ہے۔الواجب هو الغسل مرة واحدةً والتكرار سنة ۔(بدائع الصنائع : ۱/۳۰۰)

ويغسل ثلٰثا اعتباراً بسنة الغسل حال الحياة ۔(کبیری جدید : ۴۹۸)(شامی علی الدر : ۲/۱۹۷)

toobaa-elibrary.blogspot.com

باب ﴿۵۸﴾

جنازہ اور قبر سے متعلق سنتوں کا بیان

صلوٰۃِ جنازہ کی چار سنتیں

(۱) امام کو میت کے سینے کے بالمقابل کھڑے رہنا چاہئے۔ میت مذکر ہو یا مؤنث ہو۔ کیونکہ سینہ قلب کی جگہ ہے اور نورِ ایمان کی جگہ ہے۔

(۲) پہلی تکبیر کے بعد ثناء پڑھنا۔ سبحانك اللہ و بحمدك اخیر تک۔

(۳) نبی ﷺ پر درود شریف پڑھنا دوسری تکبیر کے بعد۔

(۴) تیسری تکبیر کے بعد میت کے لئے اپنے لئے تمام مسلمانوں کے لئے دعاء کرنا۔

اللھم اغفر لحینا ومیتنا وشاھدنا وغائبنا اخیر تک۔(مراقی الفلاح مع الطحطاوی : ۵۸۵)

جنازہ کو اٹھانے کی سنت[۱]

جنازہ کو چار آدمی مل کر اٹھائے جنازہ کے چاروں جانب کی لکڑی کو پکڑ کر اٹھائے۔(مبسوط : ۵۶/۲)(الشاملہ سیڈی)

جنازہ کے متعلق سنت[۲]

چاروں جانب سے میت کو کندھا دینا سنت ہے۔ چاہے تھوڑی ہی دیر کے لئے دیوے۔ومن السنة ان یاخذ بجوانبھا الاربع ساعة ثم یدعھا ان شاء (شرح شرعۃ الاسلام : ۵۷۴)

toobaa-elibrary.blogspot.com

جنازہ کو دیکھ کر اٹھ جانا[۳]

کسی کا جب جنازہ آتے ہوئے دیکھے تو کھڑے ہو جانا سنت ہے۔(شرح شرعۃ الاسلام : ۵۷۴)

جنازے کو اٹھانے کی سنت[۴]

چاروں طرف چار آدمیوں کا جنازے کو اٹھانا سنت ہے۔(بدائع الصنائع : ۴۲/۲)

جنازہ کو کندھا دینے کا سنت طریقہ[۵]

سب سے پہلے جنازہ کے اگلے جانب میں داہنے طرف سے کندھا دے۔ پھر داہنے جانب کے پچھلے حصے کو کندھا دے۔ پھر اگلے جانب کے بائیں حصے کو کندھا دے پھر پچھلے جانب کو کندھا دے۔(مبسوط : ۵۶/۲)(الشاملہ سیڈی)

جنازہ میں شرکت کرنے والے کے لئے سنت[۶]

جنازہ میں شرکت کرنے والے کا میت کو دفن کرنے تک حاضر رہنا سنت ہے۔

والسنة ان لایرجع حتی یفرغ من دفنه ففی الحدیث من صلی علی جنازه فله قیراط ومن تبعهاحتی یقضی دفنها له قیراطان اصغرها مثل احد۔ فان رجع بعد الصلوٰة وقبل الدفن فلیرجع باذن اهلهٖ فقد امربذلك رسول الله ﷺ۔

اگر صلوٰۃ جنازہ کے بعد دفن سے پہلے لوٹنا ہو تو میت کے وارث سے اجازت لیکر گھر لوٹے آپ ﷺ نے اسی طرح حکم فرمایا۔(شرح شرعۃ الاسلام : ۵۷۶)

toobaa-elibrary.blogspot.com

قبر کیسی بنانا سنت ہے[۱]

میت کے لئے قبر بغلی بنائے بغلی جس کو عربی میں لحد کہتے ہیں یہ سنت ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اللحد لنا والشق لغیرنا۔ لحد یعنی بغلی قبر ہمارے لئے ہے اور شِق (یعنی پیٹی کی قبر غیروں کے لئے ہے۔ (شرح شرعۃ الاسلام : ۵۷۱) (بدائع الصنائع : ۱/ ۳۱۸)

قبر میں کچی اینٹیں استعمال کرنا سنت ہے[۲]

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے اپنے مرض الوفات میں فرمایا کہ میرے لئے ''لحد'' یعنی ''بغلی'' بنانا اور مجھ پر کچی اینٹیں چننا جسطرح رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کیا گیا۔ (مسلم شریف : ۱/ ۳۱۱، بحوالہ فتاویٰ رحیمیہ : ۸/ ۱۷۲)

میت کو قبر میں داہنی کروٹ پر لٹانا مسنون ہے[۳]

مراقی الفلاح میں ہے کہ میت کو داہنے کروٹ پر لٹائے اور اس کا چہرہ قبلہ کی طرف کرے۔ اسی طرح آپ ﷺ نے حکم فرمایا ہے۔ طحطاوی میں ہے کہ آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حکم دیا جب عبد المطلب کے خاندان میں سے کسی کا انتقال ہوا کہ اے علی رضی اللہ عنہ میت کا رخ قبلہ کی طرف کرو۔ (مراقی الفلاح : ۳۳۷) (الجوھرۃ النیرۃ : ۱/ ۱۱۰) شامی : ۱/ ۸۳۷) (عمدۃ الفقہ : ۲/ ۵۳۱، بحوالہ، فتاویٰ رحیمیہ : ۸/ ۱۷۶)

میت کو قبر میں رکھنے کی سنت[۴]

آپ ﷺ میت کو قبر میں رکھتے تو یہ فرماتے بسم اللہ وباللہ وفی سبیل اللہ وعلی ملۃ رسول اللہ ﷺ (د، ت، ہ، ھق۔ عن ابن عمر) (کنز العمال : ۷/ ۹۶) (بدائع الصنائع : ۱/ ۳۱۹)

toobaa-elibrary.blogspot.com

قبور المسلمین کی زیارت سنت ہے[۵]

قبور المسلمین کی زیارت اسلام کی سنت میں سے ہے۔ ومن سنة الاسلام زيارة قبور المسلمين فان النبی ﷺ قال انی قد نهيتكم عن زيارة القبور الا فزوروها (شرح شرعۃ الاسلام : ۵۷۹)

آپ ﷺ جب صحابہؓ کی قبروں پر تشریف لے جاتے تو ان کے لئے دعاء کرتے ان کے لئے بخشش چاہتے اور جذبۂ رحمت سے متاثر ہو کر تشریف لے جاتے جو آپ ﷺ نے امت کے لئے مشروع اور مسنون بتائی۔ (زاد المعاد۔اردو : جلد ۱ قسط ۳ ۱۴/۳۱۸)

میت کو دفن کرنے کے بعد کی سنت

میت کو دفن کرنے کے بعد سات سورتیں پڑھنا مستحب ہے۔ (۱) سورۂ فاتحہ (۲) قل اعوذ برب الفلق (۳) قل اعوذ برب الناس (٤) قل هو الله احد (٥) قل يا ايها الكافرو (٦) اذا جاء نصر الله (٧) انا انزلناه فی الیلة القدر۔ (شرح شرعۃ الاسلام : ۵۷۷)

باب ۵۹

تعزیت کے متعلق سنتوں کا بیان

تعزیت سنت ہے[۱]

جس کے گھر میت ہوئی ہو اس کی تعزیت کرنا سنت ہے اس کو تسلی کے جملے کہے جائے

toobaa-elibrary.blogspot.com

اوراس مصیبت پر صبر کرنے کا بہترین بدلہ ثواب ملے گا اوراس طرح کے مناسب جملے کہنا جس سے اس کو تسلی ہو جائے اوراس سے مصافحہ کرے یہ حقوقِ اسلام میں سے ہے۔اوررسول اللہ ﷺ کی سنت ہے۔(شرح شرعۃ الاسلام : ۵۷۱)

میت کے رشتہ داروں کے لئے سنت[۲]

ولی میت کے لئے سنت ہے کہ دفن کرنے کے بعد پہلی رات گذرنے سے پہلے اپنی حیثیت کے مطابق کچھ صدقہ کرے۔والسنۃان یتصدق ولی المیت له قبل مضی اللیلة اَلا ولی بشئ مما تیسرله۔(شرح شرعۃ الاسلام : ۵۷۸)

پسماندگان کی تعزیت سنت ہے[۳]

میت کے اھل خانہ کی تعزیت حضور ﷺ کی سنتِ طیبہ میں داخل ہے۔(زادالمعاد۔ اردو : جلد ۱ قسط ۳ ۱۵/ ۳۱۸)

تعزیت کا مسنون طریقہ اور بذریعہ خط یا فون تعزیت کرنا[۴]

تعزیت کا سنت طریقہ یہ ہے کہ تدفین کے بعد یا تدفین سے قبل میت کے گھر والوں کے یہاں جا کران کو تسلی دے ان کی دل جوئی کرے صبر کی تلقین وترغیب دے اوران کے اور میت کے حق میں دعائیہ جملے کہے۔

تعزیت کرنے کی احادیث میں بڑی فضیلت آئی ہے۔ایک حدیث میں ہے۔عن النبی ﷺ انه قال مامن مومن یعزی اخاه بمصیبة الاکساه الله سبحانه من حلل الکرامة یوم القیامة ۔ترجمہ۔جو شخص مصیبت و پریشانی کے وقت اپنے بھائی کو تسلی دے اوراس کی تعزیت کرے تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کو بزرگی اور کرامت کا لباس پہنائیں گے۔(ابن ماجہ شریف : ۱۱۶،بحوالہ،فتاویٰ رحیمیہ : ۶/ ۳۴۱-۳۴۲)

toobaa-elibrary.blogspot.com

مجبوری یا دوری کی بنا پر بذات خود حاضر نہ ہو سکے تو بذریعہ خط یا فون یا بذریعہ قاصد وغیرہ تعزیت کرلے تو اس سے بھی سنت ادا ہو جائے گی رسول اللہ ﷺ نے حضرت معاذ بن جبلؓ کو ان کے صاحبزادے کی وفات پر تعزیت کا خط لکھا تھا۔ وہ تعزیتی خط یہاں درج کیا جاتا ہے۔

کتب النبی ﷺ الی معاذ یعز بہٖ فی ابن لہ بسم الله الرحمن الرحیم ۔من محمد رسول الله الی معاذ ابن جبل سلام علیك فانی احمد الیك الله الذی لااله الاھو امابعد۔ فاعظم الله لك الاجر واَلھَمَكَ الصبرَ ورزقنا وایّاك الشکر فان انفسنا واموالنا واھلینا واولادنا مِن مواھب الله عز وجل الھنیَّةَ وعواریة المستودعةِ نمتعُ بھا الی اجلٍ معدودٍ ویَقُبِضُھا لِوقتٍ معلوم ثم افترض علینا الشکر اذا اعطیٰ والصبر اذابتلیٰ فکان ابنُكَ من مواھب الله الھنیةِ وعواریہ المستودعةِ مَتَّعك بہٖ فی عطیةٍ وسُرورٍ وقَبَضَهَ مِنكَ بِاجرٍ کبیر الصلوٰةوالرحمة والھدیٰ ان احتَسبُتَ فاصبر ولایحبط جَزَعُكَ أجرَك فتَنُدم واعلَمُ اَنَّ الجزعَ لایَرُدُّ شیئاً ولایدفع حزناً وماھو نازلٌ فکان قدوالسلام۔

ترجمہ نبی کریم ﷺ نے حضرت معاذ بن جبلؓ کو ان کے لڑکے کی تعزیت کے بارے میں لکھا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ اللہ کے رسول محمد ﷺ کی جانب سے معاذ بن جبل کے نام ۔ تم پر سلامتی ہو۔ میں تمہارے سامنے اللہ کی تعریف کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ حمد وثناء کے بعد اللہ تمہیں اجر عظیم عطا فرمائے ۔ اور صبر کی توفیق دے۔ اور ہمیں اور تمہیں شکر کی توفیق نصیب فرمائے ۔ اس لئے کہ بے شک ہماری جانیں اور ہمارا مال اور ہماری بیویاں اور ہماری اولاد سب اللہ بزرگ وبرتر کے مبارک عطیے اور عاریت کے طور پر سپرد کی ہوئی چیزیں ہیں جن

toobaa-elibrary.blogspot.com

سے ہمیں ایک خاص وقت تک فائدہ اٹھانے کا موقع دیا جاتا ہے۔ اور مقررہ وقت پر اللہ تعالیٰ ان کو واپس لے لیتا ہے۔ پھر ہم پر فرض عائد کیا گیا ہے کہ جب وہ عطاء کرے تو ہم شکر ادا کریں اور جب وہ آزمائش کرے اور ان کو واپس لے لے تو صبر کریں۔ تمہارا بیٹا بھی اللہ تعالیٰ کی خوشگوار نعمتوں اور سپرد کی ہوئی امانتوں میں سے ایک امانت تھا۔ اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس سے قابل رشک اور لائق مسرت صورت میں نفع پہونچایا۔ اور اب اجر عظیم رحمت و مغفرت اور ہدایت کے بدلہ اس کو اٹھالیا۔ اگر تم ثواب چاہتے ہو تو صبر کرو۔ کہیں تمہاری بے صبری اور تمہارا رونا دھونا، تمہارا ثواب نہ کھودے پھر تمہیں پشیمانی اٹھانی پڑے۔ اور یاد رکھو کہ رونا دھونا کوئی چیز لوٹا کر نہیں لاتا۔ اور نہ ہی غم و اندوہ کو دور کرتا ہے۔ اور جو ہونے والا ہے وہ تو ہو کر رہے گا اور ہونا تھا وہ ہو چکا والسلام۔ (حصن حصین : ۸۰، مستفاد: فتاویٰ رحیمیہ : ۶/۳۴۴)

باب ۶۰

میزبان اور مہمان سے متعلق سنتوں کا بیان

مہمان کی خدمت بذات خود کرنا مسنون ہے [۱]

حضرت ابوھریرہؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص بطور مہمان کے آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ ﷺ نے پہلے اپنے گھر اس کے کھانے کے انتظام کے متعلق معلومات لی کہ گھر کھانا ہے یا نہیں۔ (ادب المفرد : ۷۴۶)

حضرت مجاہد نے بیان کیا کہ حضرت ابراہیمؑ مہمان کی خدمت خود کیا کرتے تھے۔ (بیہقی : ۱۰۲) (شمائل کبریٰ : ۴/۱۹۰)

toobaa-elibrary.blogspot.com

امام بخاریؒ نے اپنی کتاب ادب المفرد مستقل اس بات پر باب قائم فرمایا کہ میزبان خود مہمان کی خدمت کرے مہمان کو دوسروں کے حوالہ نہ کرے بسا اوقات اس طرح کرنے سے مہمان کی حق تلفی ہو جاتی ہے اور مہمان کو تکلیف پہونچ جاتی ہے۔(شمائل کبریٰ : ۱۹۱/۴)

دعوت قبول کرنا سنت ہے[۲]

حضرت انسؓ فرماتے ہیں ایک درزی نے آپ ﷺ کو کھانے کی دعوت دی جو اس نے تیار کیا تھا۔ میں بھی آپ ﷺ کے ساتھ کھانے لئے گیا تھا۔(بخاری شریف : ۸۱۰/۲)

حضرت ابوھریرہؓ فرماتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر کوئی بکری کے پائے کی بھی دعوت کرے تو میں قبول کرلونگا(بخاری شریف : ۷۷۸/۲)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ دعوت کی جائے تو اس کو قبول کرو۔(مسلم شریف : ۴۶۲/۲)

حضرت ابوھریرہؓ فرماتے ہیں کہ جس نے دعوت کو چھوڑ دیا یعنی قبول نہ کیا اس نے خدا اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔(بخاری شریف : ۷۷۸/۲)(شمائل کبریٰ : ۱۳۱/۱)

فائدہ:- اس سے ہر دعوت مراد نہیں بلکہ جو دعوت علی طریقۂ سنت ہو اور مال حلال سے ہو ۱۲.

میزبان کی سنت [۳]

میزبان کے لئے سنت ہے کہ مہمان کا ہاتھ پکڑ کر اس کو اپنے گھر میں لائے خوش ہو کر چہرے پر خوشی کے اثرات ظاہر کرکے اور مہمان کا اکرام کرے مہربانی اور نرمی سے ممکن حد تک پیش آئے۔ان یاخذ بید ضیفہٖ ویدخل المنزل بالبشرو البشاشة ویکرمه بمااستطاع من الرفق واللطف۔(شرح شرعۃ الاسلام : ۴۲۵)

toobaa-elibrary.blogspot.com

میزبان کی ایک اور سنت [۴]

میزبان کے لئے سنت ہے کہ مہمان کے روانگی کے وقت اپنے گھر کے دروازے تک مہمان کے ساتھ مشایعت کرتے ہوئے جائے۔ان من السنة ان یخرج مع ضیفه الی باب داره۔(شرح شرعۃ الاسلام : ۴۳۱)

پانچ چیزوں میں جلدی کرنا سنت ہے [۴]

حضرت حاتم اصمؒ نے فرمایا۔کاموں میں عجلت اور جلدی کرنا شیطانی عمل ہے لیکن پانچ کاموں میں جلدی کرنا رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے

(۱)مہمان کے کھانا کھلانے میں (۲)میت کی تجہیز وتکفین میں (۳)باکرہ بالغہ کے نکاح کرنے میں (۴)قرض کی ادائیگی میں (۵) گناہوں سے توبہ کرنے میں

قال حاتم الاصم قدس سره العجلة من عمل الشیطان الافی خمسة فانها من سنة رسول الله ﷺ اطعام الضیف وتجهیز المیت وتزویج البکروقضاء الدیون والتوبة من الذنب۔(شرح شرعۃ الاسلام : ۴۲۵)

مہمان کی مہمانی سنت ہے [۵]

مہمان کی مہمانی سنت اسلام میں سے ہے اس مہمانی کے طفیل میزبان کی مغفرت کی جاتی ہے۔ الضیافة من سنن الاسلام والحال انه قد غفر لصاحبه ۔(شرح شرعۃ الاسلام : ۴۲۴)

اجنبی مہمان کی تین دن مہمانی سنت ہے [٦]

اجنبی فقیر کی تین دن مہمانی کرے اگر تین دن سے زیادہ کرے تو یہ صدقہ ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

مہمان کے لئے پہلے دن اچھا کھانا حاضر کرنا یعنی روزانہ کے معمول سے کچھ اچھا مہمان کے اعزاز میں ایک آدھ کھانا زیادہ بنالینا یہ سنت مؤکدہ ہے۔ دوسرے تیسرے دن جو کھانا گھر میں پکتا بنتا ہو جو کھانا حاضر ہو وہ بھی کھلا سکتے ہیں۔ ومن السنة ان يضيف الغريب والفقير ثلثة ايام فان زاد علىٰ ذالك فهوصدقة يعنى تقديم الطعام الى الضيف سنة مؤكدة فى اليوم الاول وليلته وفى اليوم الثانى والثالث يقدم اليه ماكان حاضراً عنده بلا زيادة على عادته ومازاد على ذالك صدقة ومعروف۔ (شرح شرعۃ الاسلام : ۴۳۱)

رخصت کے وقت بھی مصافحہ مسنون ہے [۸]

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ جب کسی کو رخصت فرماتے تو اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیتے اور اس وقت تک نہ چھوڑتے تھے جب تک کہ وہ رسول پاک ﷺ کے ہاتھ کو خود نہ چھوڑتا۔ اور یہ دعا فرماتے۔ تمہارا دین تمہاری امانتیں اور اواخر اعمال سب اللہ کے حوالے ہے۔ ترمذی شریف) (الاذکار : ۲۵۲) (شمائل کبریٰ : ۴/۴۲۴)

روانگی میں مہمان کو اپنے گھر کے دروازے تک پہونچانا سنت ہے [۹]

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا میزبان کے لئے سنت ہے کہ وہ مہمان کے ساتھ دروازے تک چھوڑنے کے لئے جائے۔ اسی طرح حضرت ابوھریرہؓ کی بھی روایت ہے۔ (ابن ماجہ شریف : ۲۵۰) (شمائل کبریٰ : ۴/۱۸۱)

وداع کے وقت کی مسنون دعاء [۱۰]

جب کسی کو وداع کرے تو یہ دعاء پڑھنا سنت ہے۔ اَسۡتَوۡدِعُ اللّٰهَ دِيۡنَكُمۡ وَامانتَكم وخواتيم اعمالِكم۔ (مفتاح السعادۃ : ۳/۷۷)

toobaa-elibrary.blogspot.com

ترجمہ:- میں تمہارا دین اور تمہاری امانت اور تمہارے اعمال کے خواتیم کو اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔ (دافع السھو والغفلۃ ترجمہ عمل الیوم واللیلۃ : ۲۵۷)

باب ﴿۶۱﴾

بیع وشراء یعنی خرید وفروخت کے متعلق سنتوں کا بیان

ضرورت سے بازار جانا تمام انبیاء کی سنت ہے

ابن ابی حاتم نے حضرت ابوقتادہؓ کا یہ قول نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ سے پہلے تمام انبیاء کرامؑ بازاروں میں آمدورفت رکھتے تھے تاکہ اپنی ضرورت کا سامان خریدے۔ (شمائل کبریٰ : ۳/۳۶)

حضرت ابوھریرہؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کے ساتھ میں بازار میں گیا آپ ﷺ کپڑا فروش کے پاس تشریف فرما ہوئے اور چار درہم میں ایک پاجامہ خریدا۔ (مجمع الزوائد : ۵/۱۲۴) دیہاتوں اور قصبات کے بازاروں میں جہاں منکرات اور فواحش نہیں ہوتے یا بہت کم ہوتے ہیں اور عورتوں کا بھی فتنہ نہیں ہوتا ہے وہاں ضرورت سے جانا یقیناً تواضع اور سنت کی اتباع ہوگی۔ (شمائل کبریٰ : ۳/ ۳۷)

علامہ عینیؒ شارح بخاری نے لکھا ہے کہ بڑے اور اونچے مرتبہ والوں کا خود سامان خریدنا باوجودیکہ ان کے خدام ہوں، سنت اور تواضع ومسکنت کا اظہار ہے۔ حضرات صحابہؓ اور اسلاف صالحین کا طریق ہے۔ (شمائل کبریٰ : ۳/ ۳۷)

فائدہ:- خیال رہے کہ بازار میں ضرورت سے جانا سامان وغیرہ خرید وفروخت خود کرنا

toobaa-elibrary.blogspot.com

سنت اور تواضع ومسکنت ہے لیکن اگر بازار میں منکرات اور عریانیت بہت زیادہ ہو نظر وغیرہ کی حفاظت نہ ہوسکتی ہو۔ عورتیں حد درجہ بے حیائی کرتے پھرتی ہوں تو ایسے بازاروں میں ارباب فضل اور مقتدیٰ لوگوں کا نہ جانا ہی بہتر ہے۔ (شمائل کبریٰ : ۳/ ۳۸)

جب کسی کو وزن کرکے دیوے تو جھکتا تول کردینا سنت ہے

حضرت سوید بن قیسؓ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے پاجامہ کا بھاؤ کیا۔ ہم نے آپ ﷺ کے ہاتھ اس پاجامہ کو فروخت کردیا۔ پھر ایک شخص جو اجرت سے وزن کررہا تھا آپ ﷺ نے اس سے فرمایا تولو اور جھکتا تولو۔ (ترمذی،) (ابوداؤد : ۲/۴۷۴) (سبل الھدیٰ : ۹/۶)

باب ﴿۶۲﴾

زکوٰۃ کے متعلق سنتوں کا بیان

زکوٰۃ کی وصولی کے لئے عامل مقرر کرنا

(۱) اسلامی حکومت میں امیر المؤمنین بادشاہ وقت کے لئے سنت ہے کہ وہ زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے اور مستحقین زکوٰۃ کو زکوۃ پہنچانے کے لئے کوئی آدمی عامل مقرر کرے۔

فالسنة ان ينصب السلطان الاعظم من يجمع الصدقات من الاغنياء ويفرقها الى الفقراء ولهذا الساعى اجر غازى فى سبيل الله۔ (شرح شرعۃ الاسلام : ۱۷۵)

toobaa-elibrary.blogspot.com

سونے چاندی کی زکوٰۃ کی سنت

اگر کسی کے پاس تھوڑا سونا ہے تو اس کے لئے سنت ہے کہ وہ اپنے پاس چاندی تلاش کرے اور چاندی کی قیمت اور سونے کی قیمت کو جوڑے اور دیکھے چاندی کے نصاب کو پہونچتی ہے۔ اسی طرح اگر چاندی ہے تو سونے کی قیمت کو ساتھ جوڑے کہ دونوں کو ملا کر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔ بکیر بن عبداللہ بن الاشج ؓ کی حدیث ہے۔ قال من السنة ان يضم الذهب الى الفضة لايجاب الزكوٰةومطلق السنة ينصرف الى سنة رسول الله ﷺ ۔ (مبسوط : ۲/۱۹۰)(الشاملہ سیڈی)

باب ۶۳

صدقۃ الفطر کی سنت کا بیان

صدقۃ الفطر کس وقت ادا کرنا سنت ہے

نماز سے پہلے پہلے صدقۃ الفطر ادا کرنا سنت ہے آپ ﷺ کا معمول تھا کہ آپ ﷺ نماز عید سے پہلے صدقۃ الفطر ادا فرمایا کرتے تھے۔ صحیحین میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ عیدگاہ کی طرف لوگوں کے روانہ ہونے سے پہلے ہی صدقۂ فطر ادا کردیا کرو۔(زادالمعاد : جلد ۱ قسط ۳ ۲۵/۳۲۹)

toobaa-elibrary.blogspot.com

باب ﴿۶۴﴾

جہاد کی سنت کا بیان

جہاد کی سنت

جہاد کے گھوڑوں کے درمیان اسی طرح جہاد کی جو بھی سواریاں ہیں ان میں مسابقہ اور ریس لگانا جہاد کی مشق کے لئے یہ سنت ہے۔ المسابقة علی الفرس لامتحان کرمه وعرقه من السنة فان النبی ﷺ سابق بین الخیل من الحفیاء الی ثنیة الوداع وبینهما ستة امیال۔ (شرح شرعۃ الاسلام : ۵۲۹)

باب ﴿۶۵﴾

دورانِ سفر اور سفر سے واپسی کی سنتوں کا بیان

سفر میں متعدد رفقاء ہوں تو ایک کو امیر مقرر کرنا سنت ہے[۱]

حضرت ابوسعید خدریؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب سفر میں ۳/آدمی ہو تو ایک کو امیر بنالو۔ (مشکوٰۃ شریف : /۳۳۹، ابوداؤد، شمائل کبریٰ : ۲۳۳/۳)

توشۂ سفر ساتھ رکھنا مسنون ہے[۲]

علامہ عینی نے لکھا ہے کہ توشہ سفر ساتھ رکھنا سنت کے خلاف نہیں ہے بلکہ سنت ہے۔ بلکہ اس میں سہولت بھی رہتی ہے دوسروں کے کھانے پر خیال نہیں رہتا فراغت واطمینان کے ساتھ وقت یادالٰہی میں گذرتا ہے۔ سلف صالحین کا یہی معمول رہا ہے۔ (شمائل کبریٰ : ۲۳۰/۳)

toobaa-elibrary.blogspot.com

حضرت اسماءؓ کہتی ہیں کہ آپ ﷺ نے جب ہجرت کا ارادہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے مکان سے کیا تو میں نے سفر کا کھانا آپ کے لئے تیار کیا۔(بخاری شریف: ۱/ ۴۱۸، بحوالہ شمائل کبریٰ : ۳/ ۲۲۹)

سفر سے واپسی پر کھانے کی دعوت کا اہتمام سنت ہے[۳]

علامہ طیبی شارح مشکوٰۃ نے لکھا ہے کہ سفر سے واپس آنے پر اپنی وسعت کے موافق دعوت مسنون ہے۔(طیبی : ۷/ ۳۳۷)

نیز ملا علی قاریؒ نے بھی سفر سے واپسی کی دعوت کو مسنون قرار دیا۔(مرقات: ۴/ ۴۱۵)

حضرت جابر بن عبد اللہؓ فرماتے ہیں آپ ﷺ جب سفر سے واپس مدینہ تشریف لائے تو ایک گائے یا ایک اونٹ ذبح کیا اور لوگوں کو کھلا یا۔(بیہقی، ابوداؤد، بخاری شریف : ۱/ ۴۳۳، بحوالہ شمائل کبریٰ : ۳/ ۲۶۷)

سفر سے آنے والوں سے مصافحہ و معانقہ مسنون ہے[۴]

علامہ شامیؒ نے فرمایا کہ سفر سے واپسی پر معانقہ سنت ہے اس لئے حضرت جعفرؓ جب حبشہ سے تشریف لائے تو آپ ﷺ نے حضرت جعفر سے معانقہ فرمایا۔(شامی : ۶/ ۳۸۰)

حضرت جعفرؓ فرماتے ہیں کہ میں حبشہ کی زمین سے جب واپس آیا اور مدینہ حاضر ہوا ہماری ملاقات رسول اللہ ﷺ سے ہوئی تو آپ ﷺ نے مجھ سے معانقہ کیا۔(مشکوٰۃ شریف : /۴۰۲)

عزالدین ابن جماعہ نے فرمایا کہ سفر سے واپس آنے والوں سے مصافحہ و معانقہ کرنا مسنون ہے۔(الفتوحات الربانیہ : ۵/ ۱۷۳، بحوالہ شمائل کبریٰ : ۳/ ۲۶۵)

toobaa-elibrary.blogspot.com

سفر سے پہلے نماز مسنون ہے [۶]

سفر میں جانے لگے تو پہلے دو رکعت نماز پڑھے پھر سفر میں جائے۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ کے پاس ایک شخص آیا اور کہا کہ میں تجارت کے سلسلہ میں بحرین کا سفر کا ارادہ رکھتا ہوں آپ ﷺ نے اس کو دو رکعت نماز پڑھنے کو کہا۔ (شمائل کبریٰ : ۳/ ۲۲۷)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ جب سفر کے ارادہ سے گھر سے نکلتے تو مسجد میں جا کر دو رکعت نماز پڑھتے تھے۔ (ابن ابی شیبہ : ۲/ ۸۱، بحوالہ شمائل کبریٰ : ۳/ ۲۲۸)

سواری کے متعلق سنتیں [۷]

آپ ﷺ نے گھوڑے، اونٹ، خچر اور گدھے پر بھی سواری فرمائی۔ کبھی گھوڑے پر زین ڈال کر سواری کرتے کبھی بغیر زین ڈالے ننگی پیٹھ پر بھی سواری فرمالیتے تھے۔ کبھی کبھی سواری کو دوڑایا بھی کرتے تھے۔ زیادہ تر تنہا سوار ہوتے تھے کبھی کبھی اونٹ کے پیچھے کسی اور کو بھی سوار فرمالیتے کبھی خود پیچھے بیٹھتے اور دوسرے آدمی کو آگے بٹھالیتے۔ بعض مرتبہ اونٹ پر تین آدمی کی سواری بھی ثابت ہے بعض مرتبہ مردوں کو اور بعض مرتبہ اپنی ازواج مطہرات کو بھی سوار فرمایا ہے زیادہ تر آپ ﷺ کی سواری اونٹ اور گھوڑے پر ہوتی تھی۔ (مستفاد: زادالمعاد : جلد ۱ قسط ۱ ۱۱۳)

سفر سے واپسی پر پہلے مسجد آنا مسنون ہے [۵]

حضرت کعبؓ فرماتے ہیں کہ جب آپ ﷺ دن کے وقت سفر سے واپس تشریف لاتے تو مسجد میں داخل ہوتے اور بیٹھنے سے قبل دو رکعت نماز ادا فرماتے۔ (بخاری شریف : ۱/ ۴۳۴)

حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ میں آپ ﷺ کے ساتھ سفر میں تھا جب میں مدینہ آیا تو آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ مسجد میں جاؤ اور دو رکعت نماز پڑھو (بخاری شریف: ۱/ ۴۳۴)(شمائل کبریٰ : ۳/ ۲۶۰)

toobaa-elibrary.blogspot.com

باب ﴿٦٦﴾

عصا کی سنت کا بیان

عصا کا استعمال سنت ہے

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ عصا استعمال فرماتے تھے۔(سبل الھدیٰ : ۷/۵۸۹)

حضرت عوف بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ کے دستِ مبارک میں عصا تھا۔(شمائل کبریٰ : ۲/)

حضرت معاذ بن جبلؓ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ عصا کا استعمال کرو۔کیونکہ حضرت ابراہیمؑ نے عصا کا استعمال کیا ہے۔(سیرۃ الشامی: ۷/۵۸۹)

عصا کے سہارے خطبۂ جمعہ دینا مسنون ہے[۱]

ابوداؤد کی روایت ہے۔حکم بن حزن کلفی فرماتے ہیں کہ میں نے قیام مدینہ کے موقعہ پر جمعہ کے دن آپ کو عصا یا کمان کے سہارے خطبہ دیتے ہوئے دیکھا ہے۔(مختصراً ابوداؤد شریف : ۱/۱۵۶)

مراسیل ابوداؤد میں ابن شہاب زہری (جو جلیل القدر تابعین ہیں) کہتے ہیں کہ آپ ﷺ جمعہ کے دن خطبہ دینے کھڑے ہوتے تو عصا لیتے اور اس کے سہارے ممبر پر کھڑے ہوکر خطبہ دیتے۔اسی طرح عصا کے سہارے صدیق اکبرؓ،عمر بن خطابؓ عثمان بن عفانؓ خطبہ دیتے۔(مراسیل ابوداؤد : ۷)(شمائل کبریٰ : ۲/۲۸۳)

toobaa-elibrary.blogspot.com

چلتے وقت عصا کا رکھنا اور سہارا لینا مسنون ہے[۲]

ابن ماجہ شریف میں ہے حضرت ابوامامہؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور آپ ﷺ عصا کا سہارا لئے ہوئے تھے۔(ابن ماجہ : ۲۷۲)

طبرانی میں حضرت اُنیس سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں حضور ﷺ کی خدمت میں گیا حضور ﷺ کے پاس عصا تھا جس سے آپ ﷺ سہارا لئے ہوئے تھے آپ ﷺ نے ان کو دیدیا (طبرانی : ۵۸۹)

مصنف عبدالرزاق کی روایت ہے کہ عبداللہ ابن انیسؓ کو آپ ﷺ نے عصا دیتے ہوئے فرمایا کہ لو اور اس کو استعمال کرو۔ (مصنف عبدالرزاق : ۳/۱۸۵، بحوالہ شمائل کبریٰ : ۲/۲۸۲)

سفر میں بھی عصا کا استعمال مسنون ہے[۳]

حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ اپنے عصا کو سفر میں بھی ساتھ رکھ لیتے اور اس کو سامنے رکھ کر نماز پڑھتے یعنی سترہ کے طور پر استعمال فرماتے۔(سبل الھدیٰ : ۷/۵۸۸)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سفر حضر میں آپ ﷺ کا عصاء مبارک رکھتے تھے۔ اس لئے حضرت ابن مسعودؓ صاحب عصا النبی ﷺ کے لقب سے نوازے گئے (الجامع لاحکام القرآن : ۱۱/۱۸۹، بحوالہ شمائل کبریٰ : ۲/۲۸۲)

باب ۶۷

غصہ کے وقت کی سنت کا بیان

toobaa-elibrary.blogspot.com

غصہ کے وقت اعوذ باللہ پڑھے [۱]

حضرت معاذ بن جبلؓ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا آپ ﷺ نے غصہ کے وقت اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھنے کے لئے فرمایا جبکہ آپ ﷺ کے سامنے دو آدمیوں میں سے ایک آدمی کو دوسرے پر غصہ آیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں ایسا کلمہ جانتا ہوں جو اس کو کہے اس کا غصہ ختم ہو جائے وہ ہے۔ اعوذ باللّٰہ من الشیطان الرجیم (ابن سنی/ ١٤٦)

غصہ کے وقت کی سنت [۲]

جب کسی بات کی وجہ سے غصہ آئے تو اگر کھڑا ہو تو بیٹھ جائے اگر بیٹھا ہوا ہو تو لیٹ جائے تو غصہ ختم ہو جائے گا۔

حضرت ابو ھریرہؓ سے مروی ہے۔

عن ابی ھریرۃؓ کان اذا غضب وھو قائم جلس واذا غضب وھو جالس اضطجع فیذھب غضبه۔ (جامع الصغیر) (ابن ابی الدنیا فی ذم الغضب) (کنز العمال : ۷/۸۵، مطبع مجلس دائرۃ المعارف حیدر آباد)

باب ﴿۶۸﴾

گھر میں نوافل وسنتیں پڑھنے کے لئے جگہ متعین کرنے کی سنت کا بیان

گھر میں نماز ذکر وغیرہ کی جگہ متعین کرنا مسنون ہے

محمود بن ربیع کہتے ہیں کہ حضرت عتبان بن مالکؓ آپ ﷺ کی خدمت میں آئے

toobaa-elibrary.blogspot.com

اور کہا میں آنکھوں سے معذور ہوں اپنی قوم میں نماز پڑھاتا ہوں جب بارش ہوتی ہے تو ہمارے اور ان کے درمیان وادی کے نالے بارش سے بھر کر بہنے لگتے ہیں تو میں مسجد نہیں آسکتا ہوں کہ ان کو نماز پڑھاؤں۔ اللہ کے رسول ﷺ میں یہ چاہتا ہوں کہ آپ ﷺ ہمارے گھر تشریف لائیں اور کسی جگہ نماز پڑھ دیں تو میں اس جگہ کو (اپنی نماز کی جگہ) بنالوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا ان شاء اللہ ایسا کردوں گا عتبان کہتے ہیں کہ جب دن نکل آیا آپ ﷺ اور حضرت ابوبکرؓ صبح تشریف لائے۔ تو گھر آنے کی اجازت چاہی۔ میں نے اجازت دی۔ گھر میں تشریف لانے کے بعد آپ ﷺ بیٹھے بھی نہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا بتاؤ کہاں چاہتے ہوں کہ تمہارے گھر میں نماز پڑھوں (کہ جس کو تم اپنی مسجد بنالو) میں نے گھر کے ایک کونہ کی جانب اشارہ کیا۔ چنانچہ آپ ﷺ کھڑے ہوئے تکبیر کہی ہم آپ ﷺ کے پیچھے کھڑے ہوئے دو رکعت نماز پڑھی سلام پھیرا تو ہم نے آپ کو روک لیا حلوہ کھلانے کے لئے جو میں نے آپ ﷺ کیلئے بنایا تھا۔ (بخاری شریف : /۶۰) (شمائل کبریٰ : ۶/۳۷۸)

نوافل اور سنتیں گھر میں پڑھنا سنت ہے۔

حضور ﷺ نے فرمایا اے لوگوں اپنے گھروں میں نماز پڑھو کیونکہ فرض کے علاوہ انسان کی سب سے بہتر نماز اپنے گھر میں ہوتی ہے۔ اور آپ ﷺ کی سنت طیبہ یہ ہے کہ آپ سنتیں و نوافل گھر میں پڑھتے تھے۔ اور آپ ﷺ کی یہ بھی سنت ہے کہ آپ کے فرائض مسجد میں ادا ہوتے تھے۔ ہاں کوئی سفر یا مرض یا اس کے علاوہ مسجد میں جانے سے روک دینے والی کوئی رکاوٹ پیش آجاتی تو الگ بات تھی۔ (زادالمعاد۔ اردو : جلد ۱ قسط ۲ ۱۸۳/۳۱)

toobaa-elibrary.blogspot.com

باب ﴿۶۹﴾

قارن کی بقیہ سنتوں کا بیان

قارن کے لئے سنت[۱]

قران کے آسانی کے لئے اللہ سے سوال کرنا(اللباب فی شرح الکتاب :/۸۸)(الشاملہ سیڈی)

قران کی سنت[۲]

پہلے عمرہ کی نیت کرے پھر حج کی یہ سنت ہے اس کے پہلے حج کی نیت کرنا پھر عمرہ کی تو یہ خلاف سنت ہے۔

اذا اضاف الحج الی العمرة بان اهل بالعمرة اولاً ثم بالحج فهو جامع مصيب للسنة فيكون محسناً وفی أهل بالحج ثم بالعمرة وهو جامع مخالف للسنة فكان شيئاً(مبسوط : ۴/۳۳)(الشاملہ سیڈی)

طواف قدوم[۳]

طواف قدوم سنت ہے۔(مبسوط : ۴/۳۴)(الشاملہ سیڈی)

toobaa-elibrary.blogspot.com

باب ﴿۷۰﴾

ہدی کے جانوروں کی سنتوں کا بیان

ہدی کے جانور کے ذبح کی سنت[۱]

ہدی کے جانور ایام نحر میں مقام منیٰ میں ذبح کرنا سنت ہے اور اگر ایام نحر کے علاوہ میں جانور ذبح کرنا ہو تو مکہ میں کسی بھی جگہ کر سکتے ہیں۔(مبسوط : ۴/۲۰)(الشاملہ سیڈی)(شامی علی الدر : ۲/۶۱۶)(مراقی الفلاح مع الطحطاوی : ۷۴۴)

ہدی کے جانور میں تقلید اور تعریف سنت ہے[۲]

تقلید اور تعریف ہدی کے جانوروں میں ہے دم کفارہ کے جانوروں می تقلید اور تعریف سنت نہیں ہے۔(مبسوط : ۴/۷)(الشاملہ سیڈی)(شامی علی الدر : ۲/۶۱۸)

صفا مروہ کی سنت

صفاءمروہ پر اس قدر چڑھنا کہ بیت اللہ نظر آئے یہ سنت ہے۔اس کا ترک مکروہ ہے۔

مبسوط میں ہے۔قال ویکره ترك الصعود على الصفاء والمروة. فان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صعد عليهما وامرنا بالاقتداء به" بقوله خذوا عنی مناسککم وكذا الصحابةؓ. ففی تقدهم توارثوا الصعود على الصفاء والمروة بقدر مايصير البيت بمراء العين منهم فهو سنة متبعة يكره تركها۔(مبسوط : ۴/۴۸)(الشاملہ سیڈی)(شامی علی الدر : ۲/۵۰۰)

toobaa-elibrary.blogspot.com

باب ۷۱

روزوں کی بقیہ سنتوں کا بیان

رمضان المبارک کے روزہ کی سنت

(۱) رمضان المبارک کی سنتوں میں سے یہ ہے کہ شعبان المعظم سے رمضان کی تیاری کرے۔ گناہوں سے توبہ کرے گناہوں کو چھوڑ دے۔ ایسے کاموں کو چھوڑ دے جو خیر سے مانع ہو اور ایسے کاموں کو اختیار کرے جو نیکیوں کا سبب بنے۔ (شرح شرعۃ الاسلام : ۱۹۵)

نوٹ:- رمضان المبارک کی اکثر سنتیں جلد اول میں گذر چکی یہ سنتیں باقی تھیں اس لئے یہاں درج کی گئی ۱۲۔

روزہ کی سنت

روزے کی ایک سنت یہ ہے کہ رات سے روزہ کی نیت کرے۔ اور روزہ سے ارادہ یہ کرے کہ نفسِ امارہ کا علاج ہو اس کو تنبیہ ہو۔ ومن سنته ان ينويه ليلاً ويقصد بهٖ قهر النفس الامارة بالسوء وقطع شهوتها۔ (شرح شرعۃ الاسلام : ۱۹۳)

عرفہ کا روزہ سنت ہے

علامہ عبدالحق محدث دہلویؒ نے فرمایا جمہور علماء کا قول ہے کہ عرفہ کا روزہ سنت ہے۔

(''مومن کے ماہ وسال'' ترجمہ ماثبت بالسنۃ : ۲۴۰،)

شوال کے چھ روزے رکھنا مسنون ہے

علامہ عبدالحق محدث دہلویؒ نے ماثبت بالسنۃ میں فرمایا کہ صحیح مسلم میں حضرت ابوایوب

toobaa-elibrary.blogspot.com

انصاریؓ کی زبانی مذکور ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا جس نے رمضان کے روزے رکھ کر شوال کے چھ روزے رکھے گویا اس نے زمانہ بھر روزے رکھے(یعنی سال بھر روزے رکھے)(ماثبت بالسنۃ مترجم : ۲۴۳)

جب کسی دوسرے کے یہاں روزہ افطار کرے تو یہ دعاء کرنا سنت ہے

حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ جب کسی دوسرے کے گھر افطار کرتے تو ان کے لئے اس طرح دعاء کرتے۔ افطر عندکم الصائمون واکل طعامکم الابرار وصلت علیکم الملائکۃ۔(ابن سنی : ۱۵۴)

باب ﴿۴۷﴾

خوشی اور غمی کے وقت کی سنتوں کا بیان

خوشی کے وقت کی سنت

جب کوئی خوش خبری سنتے تو آپ ﷺ ان جملوں کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی حمد بیان فرماتے۔الحمد لله الذی بنعمتہٖ تتم الصالحات۔(کنز العمال : ۸۴/۷،بحوالہ ابن سنی)

غمی کے وقت کی سنت

جب کوئی غم اور پریشانی کی بات پیش آتی تو بھی اللہ کی حمد ان جملوں سے بیان فرماتے الحمد للّٰہ علی کل حال۔(کنز العمال : ۸۴/۷،بحوالہ ابن سنی)

toobaa-elibrary.blogspot.com

باب ۷۳

گھر میں داخل ہونے اور بیٹھنے کے متعلق سنتوں کا بیان

گھر میں بیٹھنے کے متعلق سنت

آپ ﷺ اندھیرے اور تاریک زدہ گھر میں نہ بیٹھتے تھے۔ یہاں تک اس گھر میں چراغ یا روشنی نہ کی جاتی تھی۔ کان لا یقعد فی بیت مظلم حتی یضاء له بالسراج (ابن سعد ۔عن عائشہ)(کنزالعمال : ۹۳/۷)

بیٹھنے کی سنت

جب آپ ﷺ بیٹھتے تھے تو جوتے اتار کر بیٹھتے تھے۔ کان اذا جلس یتحدث یخلع نعلیه (ھب۔عن انس)(کنزالعمال : ۹۲/۷)

رات کے وقت گھر میں سلام کرنے کی سنت

حضرت مقداد ابن الاسودؓ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ جب اپنے گھر میں داخل ہوتے ایسا سلام کرتے کہ جس سے سونے والا بیدار نہ ہوتا اور بیدار سن لیتا۔(ابن سنی : ۱۴۶)

کسی کے گھر میں داخل ہونے کی سنت

صحیح روایت سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اجازت چاہنا تین مرتبہ ہوتا ہے۔ اگر تین مرتبہ میں اجازت مل جائے تو ٹھیک ورنہ واپس لوٹ جاؤ۔(زادالمعاد۔اردو : جلد ۲ قسط ۴ ۱۸/۴۷۶)

toobaa-elibrary.blogspot.com

باب ﴿۴۷﴾

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی سنتوں کا بیان

امر بالمعروف اور نھی عن المنکر کی سنت[۱]

امر بالمعروف نھی عن المنکر کی ابتداء اپنی ذات اور اپنے قریبی رشتے دار گھر والوں سے کرے پھر دوسرے لوگوں کو کرے۔ومن السنة ان يبدأ بنفسهٖ فياتمر فيما يأمر بهٖ وينتهي اولا عما نهى عنه فان لم يفعل ذالك لم ينجع (اى لم يوثر)كلامه فى القلوب۔(شرح شرعۃ الاسلام : ۵۱۰)

امر بالمعروف اور نھی عن المنکر کی سنت[۲]

والدین کو بھی امر بالمعروف نھی عن المنکر کم از کم ایک مرتبہ کرنا سنت ہے۔ومن السنة فى امر الوالدين بالمعروف ان يامر هما بهٖ بالمعروف مرة وكذا ينهاهما عن المنكر مرة ان قبلا وان كرها سكت عنهما والشتغل بالدعاء لهما والاستغفار لهما فان الله يكفيه مايهمه ۔اگر وہ ہماری بات مان لے تو ٹھیک ہے ورنہ ان کے لئے دعاء اور استغفار کرتے رہے اور ان کے ساتھ ادب واحترام کا معاملہ کرے اور حسن سلوک مرتے دم تک کرتے رہے۔(شرح شرعۃ الاسلام : ۵۱۲)

toobaa-elibrary.blogspot.com

باب ﴿۷۵﴾

کوئی چیز اچھی معلوم ہو اس وقت کی سنت اور اچھا نام نہ ہو تو اچھا نام رکھنے کی سنتوں کا بیان

کوئی چیز اچھی معلوم ہو اس وقت کی سنت[۱]

جب کوئی چیز بھا جائے اچھی لگی اور خوف ہو کہ اس کو نظر لگ جائے گی تو اس وقت یہ کہنا سنت ہے۔ ماشاء اللہ لاقوۃ الا باللہ۔اس کے بعد اس چیز کے لئے برکت کی دعاء کرے۔بارک اللہ فیک وعلیک ۔(شرح شرعۃ الاسلام : ۵۵۰)

کسی کا نام اچھا نہ ہو تو اس کو اچھے نام سے بدلنا سنت ہے[۲]

حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ ناپسندیدہ نام کو پسندیدہ نام سے اچھے نام سے بدل دیتے تھے۔اسی طرح حضرت عتبہ بن عبد اور حضرت عروہ سے بھی مروی ہے۔(کنز العمال : ۹۶/۷)

باب ﴿۷۶﴾

دواء اور علاج کی سنتوں کا بیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم.یافتاح افتح لی ابواب العلم والعلوم ابواب الفضل والکمال ابواب الرحمۃ والمغفرۃ والعنایات والکرامات الباھرۃ

toobaa-elibrary.blogspot.com

والظاهرة والباطنة والقربة والدرجة العليا بالدنيا والآخرة عندك يا الله ياعزيز يـاغـفـار ياقوى يامتين ياستار برحمتك وكرمك يارحيم يارحمن. اللهم انى اسئلك باسمك العلى الاجل الاكبرا لاعظم يا الله يا ذ الجلا ل والاكرام برحمتك استغيث .يا مغيث اغثنى.

بسم الله الرحمن الرحيم

بچھو کا منتر[۱]

حضرت جابرؓ سے روایت ہے انہوں فرمایا کہ مدینہ میں ابو مذکر نامی ایک آدمی بچھو کا منتر جانتا تھا۔اور اللہ تعالیٰ اس کے منتر سے فائدہ پہونچاتے تھے۔آپ ﷺ نے اس سے ایک مرتبہ فرمایا اے ابو مذکر! آپ کا منتر جو بچھو کے کاٹنے پر پڑھتے ہو وہ مجھ پر پیش کیجئے تو ابو مذکر نے پیش کیا۔(شَجْنَةٌ قَرْنيةٌ مِلحَةٌ بحرٌ قَفْطا) آپ ﷺ نے فرمایا۔یہ منتر پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ یہ تو وہ عہد نامہ ہے جو حضرت سلیمان علیہ السلام نے حشرات الارض سے لیا تھا۔(سبل الھدیٰ والرشاد : ۱۲/ ۷۹)

ہر قسم کے درد کے لئے[۲]

حضرت کعب بن مالکؓ نے فرمایا کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی کسی جگہ درد محسوس کرے تو درد کی جگہ اپنا ہاتھ رکھے اور حسب ذیل دعاء سات مرتبہ پڑھے۔اعـوذ بـعـزة الله وقدرتهٖ علىٰ كل شيءٍ مِن شرِ ماأَجدُ ۔تو ان شاء اللہ درد ختم ہو جائے گا۔(سبل الھدیٰ والرشاد : ۱۲/ ۸۱)

بیماری سے بچنے میں آپ ﷺ کی سنت[۳]

حضرت ابو بُردہؓ نے اپنے والد سے روایت کیا کہ آپ ﷺ نے دھوپ اور سایہ میں

toobaa-elibrary.blogspot.com

بیٹھنے سے منع فرمایا (بدن کا کچھ حصہ دھوپ میں ہو اور کچھ سایہ میں ہو) (سبل الھدیٰ والرشاد : ۱۲/۱۳۹)

بخار کے علاج میں آپ ﷺ کی سنت [۴]

حضرت سمرہؓ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا جب آپ ﷺ کو بخار آتا تو آپ ﷺ ٹھنڈے پانی کا مشکیزہ منگواتے اور اپنے بدن پر ڈال دیتے تھے اور غسل کرتے تھے۔ (طبرانی) (حاکم) (سبل الھدیٰ والرشاد : ۱۲/۱۶۲)

حضرت انسؓ کی روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کو بخار آجائے تو چاہیئے کہ اس پر تین رات ٹھنڈا پانی بہائے۔ (یعنی تین دن ٹھنڈے پانی سے غسل کرائے۔ (سبل الھدیٰ والرشاد : ۱۲/۱۶۳) (زادالمعاد : جلد ۳ قسط ۷ ۱۹/۹۲۵)

نظر لگنے کے متعلق آپ ﷺ کی سنت [۵]

حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نظر کے سلسلہ میں یہ عمل کرتے تھے۔ کہ جس کی نظر لگی ہے اس کو وضوء کرنے کا حکم فرمایا کرتے اور اس وضوء کے پانی سے جس کو نظر لگی ہو اس کو غسل کراتے (ابوداؤد) (سبل الھدیٰ والرشاد : ۱۲/ ۱۶۷)

جب کسی پریشانی میں مبتلا ہو جائے تو یہ دعاء پڑھے [۶]

سوید بن غفلہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علیؓ سے سنا کہ انہوں نے فرمایا کہ حضور ﷺ نے ان کو فرمایا کہ اے علی! کیا میں تم کو ایسے کلمات نہ سکھادوں کہ جب تم کسی مصیبت میں گرفتار ہو جاؤ تو اس کے طفیل مصیبت سے محفوظ ہو جاؤ تو حضرت علیؓ نے فرمایا ضرور سکھادیجئے۔ تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ یہ دعاء پڑھا کرو۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ (ابن سنی : ۱۰۹)

toobaa-elibrary.blogspot.com

درد کی جگہ پر دم کرنے سے متعلق سنت[۷]

صحیح مسلم میں حضرت عثمان بن ابی العاصؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی اقدس ﷺ کی خدمت میں درد کی شکایت پیش کی جب سے انہوں اسلام قبول کیا تھا جسم میں ایک طرح کا درد محسوس کرتے تھے۔ نبی ﷺ نے فرمایا بدن میں جہاں درد محسوس ہوتا ہو اس جگہ ہاتھ رکھو اور یہ دعاء پڑھو۔ پہلے بسم اللہ تین مرتبہ پڑھو پھر سات بار یہ دعاء پڑھو:- اعوذ بعزة الله وقدرتهٖ من شر ماا جد واحاذر۔

نیز صحیحین میں نبی ﷺ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ اہل میں سے کسی کو دم کرتے اور دائیں ہاتھ سے رگڑتے اور یہ دعا پڑھتے۔ اَللّٰهم رب الناس اذهب الباس واشف انت الشافی لاشفاء الاشفاءك شفاء لایغادر سقما۔

ترجمہ:- اے اللہ لوگوں کے پروردگار تکلیف دور کردے۔ اور شفاء دے تو ہی صحت دینے والا ہے تیری شفاء کے سوا کوئی شفاء نہیں۔ ایسی شفاء دے کہ کوئی تکلیف نہ رہے۔ (زاد المعاد : جلد ۳ قسط ۷ ۱۰۱۷/۱۱۱)

خاص سر درد کے لئے[۸]

حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا کہ حضور ﷺ سر درد کے لئے یہ کلمات فرماتے تھے۔

بسم الله الرحمن الرحيم بسم الله الكبير واعوذ بالله العظيم من شركل عرقٍ نعّار۔ ومن شر حَرّ النار۔ (سبل الھدیٰ والرشاد : ۸۵/۱۲)

آگ لگنے کا علاج[۹]

حضور ﷺ نے فرمایا کہ جب تم کسی جگہ آگ لگی ہوئی دیکھو تو تکبیر کہو (یعنی الله اکبر اللہ اکبر) کہو۔ پس بیشک تکبیر آگ کو بجھاتی ہے۔ (سبل الھدیٰ والرشاد : ۸۵/۱۲)

toobaa-elibrary.blogspot.com

پھوڑے پھنسی کے علاج کے لئے دوسری دعا مسنون [۱۰]

صحیحین میں حضرت عائشہؓ سے منقول ہے کہ جب کسی کو تکلیف ہوتی یا زخم ہو جاتا یا پھوڑا نکل آتا تو نبی اقدس ﷺ اپنی انگشت شہادت کا سرا اس طرح زمین پر رگڑتے پھر اس انگلی کو اٹھاتے اور یہ دعاء پڑھتے۔ بسم الله تربة ارضنا بريقة بعضنا يشفى سقيمنا باذن ربنا۔ (زادالمعاد۔اردو : جلد ۳ قسط ۷ ۱۰۹/۱۰۱۵)

پھنسی کے علاج میں حضور ﷺ کی سنت [۱۱]

کتاب ابن سنی میں نبی ﷺ کی کسی زوجہ محترمہ سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ نبی ﷺ میرے پاس تشریف لائے۔ مری انگلی پر پھنسی نکلی ہوئی تھی۔

آپ ﷺ نے فرمایا کیا تمہارے پاس (ذریدہ ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ذریدہ کو پھنسی پر رکھدو اور یہ دعاء کرو۔ اَللهم مصغر الكبير ومكبر الصغير صَغِّر مابى۔

ترجمہ اے اللہ بڑے کو چھوٹا کرنے والے اور چھوٹے کو بڑا کرنے والے میری تکلیف کو چھوٹا کردے (یعنی تکلیف کو ختم فرمادے) (ذریدہ ایک دوا ہے) (زادالمعاد۔اردو : جلد۳ قسط ۷ ۶۳/۹۶۹)

سحر وجادو سے حفاظت کا مسنون عمل [۱۲]

حضرت کعبؓ فرماتے ہیں کہ اگر میں یہ دعاء نہ پڑھا کرتا تو یہود مجھے گدھا بنادیتے۔

اعوذ بوجه الله العظيم۔ الذى ليس شئ اعظم منه وبكلمات الله التامات التى لايجاورهن برٌ ولا فاجرٌ وباسماء الله الحسنىٰ كلها ماعلمتُ منها ومالم اعلم من شرِّ ماخلق وَبَرَأَ وَذَرَأَ۔ (مؤطا امام مالکؒ : ۳۷۷)

ترجمہ:- پناہ مانگتا ہوں بلند وبالا اللہ کی ذات سے کہ اس سے کوئی چیز بڑی نہیں ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

اور اس کے اس کلمہ تامہ سے جس سے کوئی اچھائی اور برائی تجاوز کئے ہوئے نہیں ہے۔ اور اللہ کے تمام اسماء حسنیٰ سے جس کو ہم جانتے ہیں اور جس کو ہم نہیں جانتے اور مخلوق کی تمام برائی سے جو پیدا ہوئی اور پھیلی ہے۔ (الدعاء المسنون : ۳۰۰) (مظاہر حق : ۳/)

باب ۷۷

متفرق سنتوں کا بیان

بوڑھوں کی سنت

بوڑھوں کے لئے سنت ہے کہ وہ عصا لیکر چلے یہ علامۃ المسلمین بھی ہے اور سنۃ الانبیاء بھی ہے۔ والمشی بالعصا للشیخ لاللشواب علامة المسلمین وسنة الانبیاء

حضرت حسن بصریؒ نے فرمایا عصا میں چھ فائدے ہیں (۱) انبیاء کی سنت ہے (۲) صلحاء کی زینت ہے (۳) دشمن کے لئے ہتھیار کا کام دیتا ہے یعنی کتے اور سانپ وغیرہ کو مارنے میں کام دیتا ہے۔ (۴) ضعیف کے سہارہ (۵) منافقین کے لئے تنبیہ کا کام دیتا ہے (۶) نیکیوں میں زیادتی کرتا ہے (شرح شرعۃ الاسلام/۳۰۹)

خواب کی سنت

جب کوئی اچھا خواب دیکھے تو خواب کی تعبیر کے جاننے والے کو خواب سنائے اس سے تعبیر لے۔ یا اپنے خیر خواہ چاہنے والے کو بتلائیں یہ سنت ہے۔

والسنة لمن یریٰ فی منامهٖ شیئاً من الرؤیا الحسنة لاکل مایراه کما سیجی ان یقصه علی عالم اوناصح روی انه قال النبی ﷺ لاتحدث

toobaa-elibrary.blogspot.com

الاحبیباً اولبیباً۔ وفی روایة لاتقصها الاعلیٰ واد ای محب اوذی رأيٍ ۔ (شرح شرعۃ الاسلام : ۳۱۵۸)

یابنی لاتقصص رویاك علی اخوتك فیکیدولك کیداً۔ (شرح شرعة الاسلام : ۳۸۵)

لوگوں کو اپنی ذات کی طرف سے سوء ظن سے بچانا

لوگوں کو اپنی ذات کی طرف سے بدظن ہونے سے بچانا سنت ہے۔ ایسا کوئی کام نہ کرے کہ لوگ اس کی وجہ سے بدظن ہو جائے اگر ایسا کوئی موقع ہو تو صحیح معاملہ کی وضاحت لوگوں کے سامنے کر دے تاکہ لوگ بدظن ہونے سے بچ جائے۔ حضور ﷺ حالت اعتکاف میں مسجد میں تھے حضرت صفیہؓ آپ ﷺ کی ملاقات کے لئے رات کے وقت مسجد میں آئی آپ ﷺ سے کچھ گفتگو کی اور آپ ﷺ نے ان کو روانہ کر دیا لیکن بعض صحابہ کرامؓ جو مسجد کے باہر تھے ان کے دل میں بات آئی کہ کوئی اجنبیہ ہوگی آپ ﷺ اس بات کا احساس ہوا تو آپ ﷺ نے صحابہ کرامؓ کو بلا کر فرمایا کہ ابھی جو عورت مسجد میں آئی تھی جس کو میں نے ابھی روانہ کیا وہ میری زوجہ صفیہ تھی (شرح شرعۃ الاسلام/۴۹۷)

مصیبت کے وقت کی سنت

جب کوئی مصیبت آئے تو صبر جمیل سے کام لے کیونکہ کوئی مصیبت آئی ہے تو اس سے گناہ معاف کئے جاتے ہیں اگر وہ گناہ گار نہیں ہے تو اس کے رفع درجات اور عزت کا سبب بنتی ہے۔

ومنها ای من تلك السنن ان یستقبل البلاء العظیم بالصبر الجمیل فانها طهارة عن الذنوب وکرامة ودرجة۔(شرح شرعۃ الاسلام : ۵۳۸)

toobaa-elibrary.blogspot.com

صبر کی سنت

صبر جمیل کی سنت یہ ہے کہ جزع وفزع نہ کرے۔اور جس مصیبت میں مبتلاء ہے شکایت کے طور پر کسی سے ذکر نہ کرے۔اسی پریشانی کے دوری کا علاج اس کے اسباب اختیار کر سکتے ہیں۔(شرح شرعۃ الاسلام : ۵۳۹)

چراغ بجھ جانے کے وقت کی سنت

جب چراغ بجھ جائے تو انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھنا سنت ہے۔آپ ﷺ کا چراغ بجھا تو آپ ﷺ نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا۔صحابہ کرامؓ نے آپ ﷺ سے پوچھا کہ کیا چراغ کا بجھ جانا مصیبت ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہاں یہ بھی مصیبت ہے اور ہر وہ چیز جس سے مسلمان کو تکلیف پہونچے وہ مصیبت ہے۔(شرح شرعۃ الاسلام)

جادو کے اثر اور نظر لگ جانے کے اثر کے متعلق سنت

جادو کا اثر ہوتا ہے یہ عقیدہ رکھنا اور اسی طرح نظر کا اثر بھی ہوتا ہے ایسا عقیدہ رکھنا سنت ہے۔

ومن السنة ان یری السحر حقا ای کائنا اثرہ فی المسحور ۔کیونکہ آپ ﷺ پر سحر کیا گیا تھا اور آپ ﷺ پر سحر کا اثر بھی ہوا تھا۔(شرح شرعۃ الاسلام : ۵۴۷)

ومن السنة ان یری العین حقا۔ ای یعتقد ان اثرھا حق فانه قال ﷺ العین حق ۔(شرح شرعۃ الاسلام : ۵۴۹)

موت کی سنت

مسلمان کے لئے سنت ہے کہ وہ موت کو اکثر یاد کرے۔یعنی یہ خیال کرے کہ موت

toobaa-elibrary.blogspot.com

ضرور ایک نہ ایک روز آئے گی ہم سب کو ایک دن مرنا ضرور ہے حضرت ابوھریرہؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ لذتوں کو توڑنے والی چیز یعنی موت کو کثرت سے یاد کیا کرو

ومن السنة ان یکثر ذکر الموت عن ابی ھریرةؓ انه قال النبی ﷺ اکثروا ذکر ھاذم اللذات ای الموت۔(شرح شرعة الاسلام : ۵۵۶)

اگر گھر میں سانپ نظر آئے تو مسنون عمل

اگر گھر میں سانپ نظر آئے تو سانپ کو تین مرتبہ سلیمان بن داؤدؑ کا عہد یاد دلانا سنت ہے اور اس کو کہے کہ ہم تجھ کو حضرت نوحؑ اور حضرت سلیمان بن داؤدؑ کا عہد یاد دلاتے ہیں کہ تم ہم کو تکلیف نہ دو اور ہمارے سامنے نہ آؤ۔(شرح شرعة الاسلام : ۵۰۱)

جب آگ لگ جائے تو کیا کام کرنا سنت ہے؟

جب کسی جگہ آگ لگ جائے تو بلند آواز سے تکبیر یعنی۔ اللہ اکبر کہے کیونکہ تکبیر اس آگ کو بجادے گی۔ والسنة فی اطفاء الحریق ماقال النبی ﷺ اذا رأیتم الحریق فکبروا فان التکبیر یطفئهٗ ۔(شرح شرعة الاسلام : ۵۴۷)

حاکم قاضی اور والی کی سنتیں

قاضی حاکم اور والی کیلئے سنت ہے کہ وہ اہلِ فضل واہلِ علم اہلِ عقل نیک لوگوں کو اپنے قریب کرے ان لوگوں سے تعلق رکھے۔ومن السنة القاضی والوالی ان یقرب اھل الفضل ای یجعله مقربا عنده وکذا اھل العلم واھل العقل واھل العمل الصالح ۔(شرح شرعة الاسلام : ۵۱۹)

مسلمان کو کسی مسلمان سے محبت ہو جائے تو اس کو مطلع کرنا مسنون ہے

toobaa-elibrary.blogspot.com

حضرت مقدام بن معدیکربؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم کو کسی مسلمان بھائی سے محبت ہوجائے تو اس کو اطلاع کردے کہ مجھ کو تجھ سے دین کی وجہ سے محبت ہے۔(ابن سنی : ۶۸)

چھینک کی آواز کو پست کرنا مسنون ہے

حضرت ابوھریرہؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ کو جب چھینک آتی تو آپ ﷺ سر کو پست کرتے اور اپنی چھینک کی آواز کو بھی پست کرتے۔(ابن سنی : ۷۸)

عذاب کی جگہ سے ہٹ جانا

عذاب اور ہلاکت کی وجہ سے ہٹ جانا سنت ہے۔

مظاھر حق میں حدیث جابرؓ کے ماتحت لکھا ہے کہ جب آپ ﷺ پر جہنم ظاہر کی گئی جس میں جہنمیوں کو عذاب دیا جارہا تھا تو آپ ﷺ پیچھے ہٹے۔(مظاھر حق: جلد۳ قسط:۳صفحہ ۹)

قربانی کے جانور کو ذبح کرنے کا طریقہ

ظاہراً کلام فقہاء سے معلوم ہوتا ہے کہ ذبح کرنے والے کا منہ قبلہ کی طرف ہونا سنت ہے اور سنت بھی مؤکدہ ہے اس کو چھوڑنا بلا عذر مکروہ ہے باقی جانور کے متعلق کہیں نظر سے صریحاً نہیں گذرا۔(امداد الفتاویٰ : ۳/۵۵۹،بحوالہ مسائل عیدین وقربانی : ۱۷۲)

قبر کی سنت

قبر کے معاملہ میں سنت یہ ہے کہ معمولی اونچی کوہان پشت انداز کی بنائی جائے (قبروں کو زیادہ اونچا کرنا اس ارشاد نبوی کے خلاف ہے جس میں آپ ﷺ نے ایسی قبروں کو عام قبروں کے برابر کردینے کا حکم فرمایا ہے۔(جواھر الفقہ : ۳/۱۹۵)

toobaa-elibrary.blogspot.com

گفتگو خاموشی اور رونے میں آپ ﷺ کی سنت

نبی ﷺ تمام مخلوق سے زیادہ فصیح، شیریں بیان اور گفتگو میں حلاوت اور تسلسل لئے ہوتے تھے۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ کا کلام دلوں میں گھر کر جاتا تھا۔ اور روح کو گرما دیتا تھا دشمن بھی آپ ﷺ کے ان صفات حمیدہ کے معترف تھے جب آپ ﷺ گفتگو فرماتے تھے۔ تو واضح اور جدا جدا الفاظ بولتے، کلام کو آپ ﷺ دہراتے۔ اتنا تیز نہ بولتے کہ سامعین یاد نہ رکھ سکتے ہوں۔ اور جملوں میں اتنا سکوت نہ ہوتا کہ وہ گراں گذرتا ہو۔ بلکہ آپ کا انداز کلام ہر لحاظ سے بہتر اور مکمل تھا۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ نبی ﷺ تمہاری طرح مسلسل تیز گفتگو نہ فرماتے تھے۔ بلکہ آپ ﷺ جدا جدا اور واضح گفتگو فرماتے تھے۔ کہ پاس بیٹھنے والا اس کو یاد کر لیتا اکثر اوقات آپ ﷺ ایک بات کو تین تین بار دہراتے تھے۔ تا کہ خوب یاد ہو جائے۔

اکثر اوقات آپ ﷺ خاموش رہتے تھے۔ ضرورت کے بغیر کلام نہ فرماتے تھے۔ آپ ﷺ کلام کا آغاز اور انجام جبڑوں کے دہانے سے کرتے (یعنی توجہ سے بات فرماتے تھے) آپ جامع کلا فرماتے تھے۔ بات نہ زیادہ طویل ہوتی تھی اور نہ بے معنی حد تک مختصر ہوتی۔ ضرورت کے بغیر آپ ﷺ کلام نہ فرماتے تھے۔ صرف اس معاملہ میں کلام فرماتے تھے جہاں ثواب کی امید ہوتی۔ جب آپ ﷺ کسی بات کو ناپسند فرماتے تو چہرے سے ظاہر ہو جاتی۔ آپ ﷺ لغو کلام اور بے ہودہ گو نہ تھے۔ اور نہ تیز کلام تھے آپ ﷺ کا ہنسنا اکثر تبسم کی حد تک رہتا تھا۔ بلکہ آپ ﷺ محض تبسم ہی فرماتے۔ آپ ﷺ کے ہنسنے کی آخری حد یہ تھی کہ فقط ڈاڑھین نظر آ جاتی۔ (زادالمعاد۔ اردو : جلد ۱ قسط ۱ ۱۲۸)

toobaa-elibrary.blogspot.com

باب ﴿۷۸﴾

دعاء کی سنتوں کا بیان

دعاء کی مسنون ترتیب

دعاء کرنے والا پہلے اللہ کی حمد بیان کرے۔ پھر درود شریف پڑھے پھر دعاء کرے۔

حضرت فضالہ بن عبیدؓ کی روایت ہے کہ ایک روز حضور اقدس ﷺ تشریف رکھتے تھے ایک شخص آیا۔ اس نے نماز پڑھی۔ نماز پڑھکر دعاء کرنے لگا (اَللّٰھُم اغفر لی وارحمنی) اے اللہ میری مغفرت فرما۔ اور مجھ پر رحم فرما۔ اس کی دعاء سن کر آپ ﷺ نے فرمایا اے نماز پڑھنے والے! تو نے جلدی جب تم نماز پڑھ کر بیٹھو تو اللہ کی حمد بیان کرو۔ جس کے وہ لائق ہے۔ اور مجھ پر درود بھیجو۔ پھر اللہ تعالیٰ سے دعاء مانگو۔ اس کے بعد اور ایک شخص نے نماز پڑھی اس نے اللہ کی حمد بیان کی اور نبی پاک ﷺ پر درود بھیجا آپ ﷺ نے اس سے فرمایا۔ اے نماز پڑھنے والے! دعا مانگو تمہاری دعاء قبول ہوگی۔ (ترمذی : ۱۸۶/۲) (الدعاء المسنون : ۹۴)

دعاء کی سنت

دعاء ہاتھ اٹھا کر مانگنا سنت ہے نماز کے بعد اور ان جگہوں میں جہاں کوئی متعین دعاء حدیث پاک میں منقول نہیں۔ (الدعاء المسنون : ۷۴)

حضرت سلمانؓ نبی پاک ﷺ سے نقل فرماتے ہیں کہ آپ نے کہا تمہارا رب بڑا ہی حیادار کریم ہے جب کوئی ہاتھ اٹھا کر اس کی طرف کوئی دعاء کرتا ہے تو خالی ہاتھ واپس کرنے میں اس کو شرم محسوس ہوتی ہے۔ (ابوداؤد : ۲۷۵) (ابن ماجہ : ۲۷۵، بحوالہ الدعاء المسنون : ۷۰)

toobaa-elibrary.blogspot.com

کوئی شخص تکلیف دہ چیز کو ہم سے دور کردے اس کے لئے یہ دعا دینا مسنون ہے

حضرت ابوایوب انصاریؓ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کی ریش مبارک پر کوئی چیز لگی ہوئی تھی میں نے اس کو آپ ﷺ کی ریش مبارک سے دور کیا تو آپ ﷺ نے یہ دعاء دی۔ مَسَحَ اللہ عنک یاایوب ماتکرہ۔ترجمہ:-اللہ تعالیٰ تجھ سے ناپسندیدہ چیز کو دور کرے اے ایوب۔(ابن سنی : ۹۳)

بازار میں جاتے وقت پڑھنے کی مسنون دعاء

ابو بریدہؓ نے اپنے والد سے نقل کیا کہ آپ ﷺ جب بازار میں جانے کے لئے نکلتے تو یہ دعاء پڑھتے تھے۔ بسم اللہ اَللّٰھم انی اسئلک من خیر ھٰذہ السوق وخیر مافیھا واعوذبک من شر ھٰذہ السوق وشرمافیھا واعوذبک ان احبّبُ فیھا یمیناً فاجرۃ او صفقۃً خاسرۃ۔(ابن سنی : ۶۳)

ترجمہ:- اللہ کے نام کے ساتھ اے اللہ میں تجھ سے اس بازار کی خیر اور جو اس میں ہے اس کی خیر کا سوال کرتا ہوں اور اس بازار کے شر اور جو اس میں ہے اس کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور اس میں جھوٹی قسم اور خسارہ کے سودے سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔(دافع السھو والغفلہ ترجمہ عمل الیوم واللیلہ : ۱۱۲)

سورج طلوع ہونے کے وقت پڑھنے کی مسنون دعاء

حضرت ابوسعید خدریؓ سے مروی ہے کہ جب سورج طلوع ہوتا تو یہ دعاء پڑھتے تھے۔

الحمدللہ الذی حللنا الیوم عافیۃ وجاء بالشمس من مطلعھا اللّٰھم انی اصبحت اشھدلک بما شھدت بہ نفسک وشھد بہٖ ملائکتک وحملۃ عرشک وجمیع خلقک انک لاالٰہ الاانت القائم بالقسط لاالٰہ الاانت العزیز الحکیم

toobaa-elibrary.blogspot.com

اکتب شهادتی بعد شهادة ملائکتك واولو العلم ومن لم یشهد مثل ماشهدت بہٖ فاکتب شهادتی مکان شهادتہٖ اَللّٰهم انت السلام ومنك السلام والیك السلام اسئلك یاذاالجلال والاکرام ان تستجیب لنا دعوتنا وان تعطینا رغبتنا وان تغنینا عمن اغنیتہٗ عنا من خلقك اَللّٰهم اصلح لی دینی الذی هو عصمة امری واصلح لی دنیای التی فیها معاشی واصلح لی آخرتی التی الیها منقلبی۔(ابن سنی : ۵۲)

ترجمہ:- اللہ ہی کے لئے حمد ہے جس نے ہم کو اس دن میں عافیت سے داخل کیا اور سورج کو اس کے نکلنے کی جگہ سے نکالا اے اللہ! میں نے صبح کی درانحالیکہ میں تیرے لئے اس چیز کی شہادت دیتا ہوں جس چیز کی تو نے اپنے اوپر شہادت دی اور جس چیز کی تیرے فرشتوں اور حاملانِ عرش (فرشتوں) اور تیری تمام مخلوق نے شہادت دی بے شک تیرے سوا کوئی لائق عبادت نہیں ہے تو ہی انصاف کو قائم کرنے والا ہے۔ تیرے سوا کوئی لائق عبادت نہیں تو بڑے غلبہ اور حکمت والا ہے میری شہادت کو فرشتوں اور علم والوں کی شہادت کے بعد لکھ دے اور جس نے میری اس شہادت کے مثل شہادت نہیں دی میری شہادت کو اس کی شہادت کی جگہ لکھ دے۔ اے اللہ! تو ہی سلامتی والا ہے اور تیری ہی طرف سے سلامتی ہے میں تجھ ہی سے سوال کرتا ہوں اے بزرگی و بخشش والے کہ ہماری اس دعاء کو قبول فرما اور ہم کو ہماری رغبت کی چیز عطا فرما اور ہم کو اپنی مخلوق میں سے ہر اس شخص سے مستغنی بنا دے جس کو تو نے ہم سے مستغنی بنایا ہے۔

اے اللہ میرا دین سنوار دے جس میں میرے ہر کام کی حفاظت ہے۔ اے اللہ میری دنیا بھی سدھار دے جس میں تو نے میری معاش مقرر کی ہے اور میری آخرت کو بھی درست فرما دے جس کی طرف میرا لوٹنا مقرر فرمایا ہے۔(دافع السھو والغفلۃ ترجمہ عمل الیوم واللیلۃ : ۹۳)

toobaa-elibrary.blogspot.com

آندھی کے وقت پڑھنے کی دعاء

جب آندھی آتی تو آپ ﷺ یہ دعاء پڑھتے تھے۔ اللّٰھم انی اسئلك من خير ماارسلت بهٖ واعوذبك مِن شرما ارسلت بهٖ ۔

ترجمہ:- اے اللہ جو ہوا بھیجی ہے اس کے خیر کا سوال اور اس کی برائی سے پناہ مانگتا ہوں۔(ادب المفرد : ۲۱۵)(الدعاء المسنون : ۳۴۰)

آندھی کے وقت تکبیر کہنا بھی سنت ہے

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب ہوا تیز چلے تو تکبیر کہو۔ (اذکار نووی : ۱۵۳)(الدعاء المسنون : ۳۴۱)

ادائیگی قرض اور تمام پریشانی کے دفعیہ کی دعاء نبوی

سنن ابی داؤد میں حضرت ابو سعید خدریؓ سے مروی ہے کہ فرمایا کہ حضور ﷺ ایک روز مسجد میں تشریف لائے اچانک ایک انصاری صحابی حضرت ابوامامہؓ ان کے سامنے آئے آپ ﷺ نے فرمایا اے ابوامامہؓ کیا بات ہے اس وقت نماز کا وقت بھی نہیں اور تم مسجد میں بیٹھے ہو۔ انہوں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ مجھے قرض اور آلام نے گھیر رکھا ہے آپ ﷺ نے فرمایا میں تمہیں ایسا کلام نہ بتاؤ کہ جب تم اس کو پڑھو تو اللہ عزوجل تمہارا غم دور کر دے اور تمہارا قرض ادا فرمادے انہوں نے فرمایا کہ ہاں ضرور بتادیجئے اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ ﷺ نے فرمایا جب صبح ہو اور جب شام ہو تو یہ دعاء پڑھ لیا کرو۔ اَللّٰھم انی اعوذبک من الھم والحزن واعوذبک من العجز والکسل واعوذبک من الجبن وا لبخل واعوذبک من غلبة الدين وقهر الرجال.

ترجمہ:- اے اللہ میں غم و حزن سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور میں عجز اور سستی سے تیری

toobaa-elibrary.blogspot.com

پناہ مانگتا ہوں اور میں بزدلی اور کنجوسی سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور میں غلبہ قرض اور آدمیوں کے قہر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

حضرت ابوامامہؓ فرماتے ہیں میں نے ایسا ہی کیا چنانچہ اللہ عزوجل نے تمام غم وحزن دور فرمادیئے۔اور میرے سارے قرض ادا کردیئے۔(زادالمعاد: جلد۳ قسط ۷ ۱۱۸/۱۰۲۴)قول متین ترجمہ حصن حصین ۱۲۰)

سخت مصیبت کے وقت کی دعاء

حضرت ام سلمہؓ نے فرمایا کہ حضور ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کسی کو کوئی مصیبت پہونچے تو وہ یہ کلمات کہے۔انا للہ وانا الیہ راجعون ،اَللّٰھم عندك احتَسِبُ مصیبتی فَأجِرنی منھا وأ بدِلُ لی بھا خیراً منھا۔(ابوداؤد۔سبل الھدیٰ والرشاد : ۸۵/۱۲)

ترجمہ:- ہم سب اللہ کے لئے ہیں اور ہم سب اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں اور اے اللہ میں تیرے پاس اپنی مصیبت کو ثواب سمجھتا ہوں پس مجھکو اس میں اجر عطا فرما اور اس کے بدلہ میں اس سے بہتر عطا فرما۔(دافع السھو والغفلۃ ترجمہ عمل الیوم واللیلۃ : ۲۶۶)

گھبراہٹ اور رات میں نیند نہ آنے کا علاج

حضرت بریدہؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ حضرت خالد نے حضورﷺ سے شکایت کی۔مجھ کو رات میں نیند نہیں آتی۔تو حضورﷺ نے فرمایا کہ جب تو سونے کے لئے بستر پر آوے تو یہ کلمات کہہ۔

اَللّٰھم رَبَّ السمٰوٰت السَّبعِ وما اَظَلَّت ورَبَّ الارضین السبع وما اقلَّت وربَّ الشیاطینِ وَمَا اضلَّت. کن لی جاراً من شر خلقک کلھم جمیعاً ان

toobaa-elibrary.blogspot.com

یفرط علَیّ احد منهم او یبغی عَلَیّ عَزَّجارک وجَلَّ ثناؤک ولاالٰه غیرک ولاالٰه انت. (ترمذی۔سبل الھدی والرشاد : ۱۲/۸۵)

ختم قرآن پر یہ دعاء پڑھنا مسنون ہے

اَللّٰھم ارحمنی بالقرآن العظیم واجعله لی اماماً ونوراً وھدیً ورحمة۔ اَللّٰھم ذَکِّرنی منه مانَسِیتُ وعلِّمْنِی منه مَا جھِلْتُ وارْزُقْنِی تِلاوتهٗ اٰناء اللیلِ واٰناء النَّھار واجعلهٗ لی حجَّةً یَا رَبَّ العٰلمین۔(الدعاءالمسنون : ۴۶۴)

ترجمہ:- اے اللہ! قرآن کے ذریعہ سے مجھ پر رحم فرما اور اسے میرے لئے مقتدا اور نور اور ہدایت اور رحمت کرالٰہی! جو اس میں سے میں بھول گیا اُسے مجھے یاد دلا اور جو میں نہیں جانتا مجھے سکھا اور اس کی تلاوت رات کی ساعتوں اور دن کی طرفوں میں میرے لئے نصیب کر اور اے دونوں جہاں کے پروردگار اُسے میرے لئے حجت کر۔(حصن حصین مع ترجمہ قول متین :۴۴۳)

دوران طواف پڑھنے کی مسنون دعا

حضرت ابوھریرہؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص بیت اللہ کا طواف سات چکر کرے اور کوئی گفتگو نہ کرے مگر یہ کہے۔ سبحان اللهِ والحمدللهِ ولااله الا اللهُ اللهُ اکبر ولاحول ولاقوة الا باللهِ ۔ پڑھتا رہے تو اس کے دس گناہ معاف ہوتے ہیں دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور دس درجے بلند ہوتے ہیں۔(ابن ماجہ)(الدعاءالمسنون : ۳۹۸)

toobaa-elibrary.blogspot.com

مآخذ ومراجع

قرآن مجید	کتاب اللہ المنزل من اللہ علی حبیبہ محمد ﷺ
نعت النبی ﷺ ماہنامہ ندائے شاہی۔مرادآباد	حضرت مفتی سلمان صاحب منصور پوری
شمائل نبوی ﷺ	حضرت شیخ زکریاؒ
اطاعت رسول ﷺ	حضرت مولانا یوسف صاحب متالا
اکابر علماء دیوبند	حضرت شیخ زکریاؒ
خزینہ	مولانا اسلم شیخوپوری صاحب
ارواح ثلٰثہ	حضرت تھانویؒ
ترجمہ ارشاد الطالبین	
ایمان بالرسول ﷺ کے لوازمات	حضرت مفتی احمد دیولہ صاحب
عشق رسول ﷺ	حضرت مولانا ذوالفقار صاحب نقشبندی
مثالی نوجوان	
بدائع الصنائع	علامہ کاسانیؒ
مراقی الفلاح	حسن ابن عمار شرنبلالیؒ
طحطاوی علی المراقی	احمد ابن طحطاوی
شمائل کبریٰ	مفتی ارشاد صاحب
شامی	علامہ محمد ابن عابدین الشامیؒ
فضائل مسواک	مولانا اطہر حسین صاحب
بکھرے موتی	مولانا یونس صاحب مدظلہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

بخاری شریف	امام محمد بن اسماعیل
نصر الباری	مولانا محمد عثمان صاحب
مسلم شریف	مسلم بن حجاج قشیری
نسائی شریف	احمد بن علی بن شعیب
مظاہر حق جدید	نواب قطب الدینؒ
ابوداؤد شریف	امام ابوداؤد سلیمان بن شعیبؒ
مؤطا امام محمد	امام محمدؒ
مجمع الزوائد	
صلوٰۃ مسعودی	
کنز العمال	علامہ علی متقی الھندیؒ
سعایہ	مولانا عبدالحی لکھنویؒ
مطالب عالیہ	
الشاملہ سیڈی	جس میں سیکڑوں کتب ہیں
الدعاء المسنون	مفتی ارشاد صاحب
الاذکار للنووی	علامہ نوویؒ
ترمذی شریف	ابوعیسیٰ ترمذی
شعب الایمان	امام بیہقی
ابن ماجہ شریف	محمد ابن یزید ابن عبداللہ ابن ماجہؒ
القول البدیع	علامہ سخاویؒ

toobaa-elibrary.blogspot.com

روح البیان	مولانا احمد پرتا بگڈھیؒ
کشف الغمہ	شیخ عبدالوھاب شعرانیؒ
تلخیص الحبیر	ابن حجر عسقلانیؒ
عمدۃ الرعایہ حاشیہ شرح وقایہ	علامہ عبدالحی لکھنویؒ
فتاویٰ رحیمیہ	حضرت مفتی عبدالرحیم صاحبؒ
عمدۃ الفقہ جدید	حضرت مولانا زوار حسین صاحبؒ
مبسوط (الشاملہ سیڈی)	امام محمد بن حسن شیبانیؒ
اعلاء السنن	مولانا ظفر احمد تھانویؒ
امداد الاحکام	
فتح القدیر	علامہ محمد ابن عبدالواحدؒ
الاستذکار	ابن عبدالبرؒ مالکی
شرح مہذب	علامہ نوویؒ
شرح شرعۃ الاسلام	علامہ یعقوب ابن سید علیؒ
مشکوٰۃ شریف	محمد ابن عبداللہ خطیب تبریزیؒ
ادب المفرد	امام محمد بن اسماعیل بخاریؒ
مصنف ابن ابی شیبہ	ابوبکر ابن ابی شیبہؒ
فتح الباری شرح البخاری	علامہ ابن حجر عسقلانیؒ
ابن سنی	ابوبکر احمد ابن محمد ابن اسحاق دینوریؒ
زاد المعاد	علامہ ابن القیمؒ

toobaa-elibrary.blogspot.com

الجوھرۃ النیرہ	ابوبکر بن علی محمد الحدادیؒ
سبل الھدیٰ والرشاد	علامہ یوسف الشامیؒ
طیبی شرح مشکوٰۃ	
بیہقی	امام بیہقی احمد ابن حسنؒ
مرقات شرح مشکوٰۃ	ملا علی قاریؒ
الفتوحات الربانیہ	
اللباب	ملا علی قاریؒ
ما ثبت بالسنۃ	حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلویؒ
مؤطا امام مالک	امام مالکؒ
امداد الفتاویٰ	حضرت تھانویؒ
نزھۃ المجالس	
عیدین وقربانی	
احسن الفتاویٰ	حضرت مفتی رشید احمد لدھیانویؒ
جواھر الفقہ	حضرت مفتی محمد شفیعؒ
دافع السھو والغفلہ ترجمہ عمل الیوم واللیلہ	مفتی محمد فاروق صاحب
قول متین ترجمہ حصن حصین	مولانا محمد عبدالعلیم صاحب ندوی

toobaa-elibrary.blogspot.com

مؤلف کی دیگر تصانیف

۱	اسلام کے فرائض وواجبات	......	مطبوعہ
۲	رسول اللہ ﷺ کی پیاری سنتیں	اول	مطبوعہ
۳	رسول اللہ ﷺ کی پیاری سنتیں	دوم	مطبوعہ
۴	رسول اللہ ﷺ کی پیاری سنتیں	سوم	مطبوعہ
۵	مختصر رسول اللہ ﷺ کی پیاری سنتیں	اول	مطبوعہ
۶	اسلام کے مستحبات وآداب	......	زیر طبع
۷	اسلام کے مکروہات	......	زیر طبع
۸	حلال بھی واضح ہے اور حرام بھی واضح ہے	اول	مطبوعہ
۹	حلال بھی واضح ہے اور حرام بھی واضح ہے	دوم	زیر طبع
۱۰	حلال بھی واضح ہے اور حرام بھی واضح ہے	سوم	زیر طبع
۱۱	تاثیر ذکر اور ذکر کے ۷۳ رفوائد	......	مطبوعہ
۱۲	آدابِ مریدین	......	زیر طبع
۱۳	ارکان خمسہ اور اس کے متعلق دوسو معتبر احادیث	......	زیر طبع
۱۴	احب الاعمال الی اللہ والی رسولہ	......	زیر طبع
۱۵	خلاصۂ تصوف	......	مطبوعہ
۱۶	رسول اللہ ﷺ کی پیاری سنتیں (شافعی)	اول	مطبوعہ
۱۷	روح القرآن (فی تفسیر ایات الاحکام)	اول	مطبوعہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

۱۸	روح القرآن (فی تفسیر ایات الاحکام)	دوم	زیر طبع
۱۹	روح القرآن (فی تفسیر ایات الاحکام)	سوم	زیر طبع
۲۰	ذکر کی تاثیر	......	مطبوعہ
۲۱	احب العمال الی اللہ والی رسولہ	......	زیر طبع

مؤلف سے رابطے کے لئے پتہ

HAZRAT MAULANA MUFTI IKRAAMUDDEEN SAHIB (D.B)

Dahela State, Ashrafeeya Apartment,Block .No.2 " Rander ",

Distt : Surat,(G.J)India , pin : 395005.

E - Mail : shaikhikramuddin111@ gmail.com

Mo.+91-9898378997.9898525130

-:**ناشر**:-

مکتبۂ فیض فقیہ الامت

MAKTABA-E-FAIZ-E-FAQEEHUL UMMAT

Dahela State, Ashrafeeya Apartment,Block .No.2 " Rander ",

Distt : Surat,(G.J)India , pin : 395005.

toobaa-elibrary.blogspot.com